ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تالیف جناب جامع کمالات ستودہ صفات ابو عبد اللہ المعروف بہ مولوی غلام العلی القصوری مدظلہ

مسمّٰی

بالشافیہ

ترجمہ اردو

حمویہ

فی الرد علی الجہمیہ

از تصنیف لطیف سند المحدثین مستند المجتہدین شیخ الاسلام امام الائمہ ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ الحرانی

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

۱۹۸۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد ابو عبد اللہ معروف بغلام العلی ابن حافظ داؤد ابن حافظ
شیخ محمد ابن حافظ مرتضیٰ القصوری غفر اللہ لہ ولہم برادران دین
اور مخلصان صادق الیقین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ معرفت
وجودِ ذات اور صفات مقدسہ حضرت باری عز اسمہ کے ہر ایک پر
واجب ہے اور صحت ہر عبادت اور معاملات کی اوسی پر موقوف اور بحکم
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اَيْ لِيَعْرِفُوْنِ علت غائیہ
خلق مخلوق سے یہی سبب ہے اور اصل مقصود ابلاغ قرآن اور ارسال رُسل کا
بہی یہی ہے اور قرآن شریف بیان اس امر عظیم سے مملو ہی اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مُبیّنِ قرآن کے ہین بواضح ترین تقریر کی تفصیل فرمائے
ہی ایس سب پر واجب ہے کہ اس مقصود کو بذریعہ قرآن ور حدیث رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی حاصل کرین اور غیر راستونکا قصد نکرین اکثر لوگون نے کہ بغیر اس ذریعہ
سنیہ کے قصد تحصیل اس مطلب کا کیا ہے از دست وہ مطلب سے دور رہی اور
راہ گم کیا اور عالم حیرانی مین سرگردان ہوئی اور سلف صالح یعنی صحابہ وتابعین

۳

رضوان اللہ علیہم کہ مشہود لہم بالخیر اور افضل القرون مین سے ہین جب اس ذریعہ کو
ہاتھہ سے نہ دیا کامیاب اور فائز المطلب ہوئی اور چونکہ ان دنون مین تصنیفات سلف
کے مفقود اور نایاب ہین سو اکثرون نے اس مطلب عظمی کیواسطی اور اور ذرائعہ اختیار
کئی اور طریق سلف کا چہوڑ دیا اور طریق متاخرین پر کہ تصنیفات انکی جا بجا پہیل
رہین ہین اعتماد کیا ایسی وقت مین اس عاجز کو رسالہ حمویہ فی الرد علی الجہمیہ تصنیف شیخ
الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا دستیاب ہوا اور اس رسالہ سی بہرہ وافی حاصل کیا
لیکن بسبب عربی عبارت کے فہم اکثر عوام کا سمجہنی مطالب اسکی سے قاصر ہوا اس
لئیے اس عاجز کے دل مین آیا کہ زبان اردو سلیس مین ترجمہ کری تاکہ یہہ فائدہ تام
اور مائدہ عام ہووے پس باعانت ایک دوست دینی کے کہ متکفل تحریر مسودہ کا
ہوا تہا چند روز مین فراغت حاصل ہوئی اور اصل نسخہ ایک ہی تہا حتی الوسع
صحت مین بہت سعی کی اگر باوجود اس سعی کے کوئی غلطی ترجمہ مین رہگئی ہو امیدوار
عفو کا ہون ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ
علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا
واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا
علی القوم الکافرین اور اس ترجمہ کا
نام شافیہ فی ترجمۃ الحمویہ
رکہا گیا والمامول
من اللہ القبول
فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

ما تقول سادة العلماء ائمة الدين احسن الله تعالى اليهم اجمعين في آيات الصفات كقوله تعالى الرحمن على العرش استوى وقوله تعالى ثم استوى الى السماء وهي دخان الى غير ذلك من الآيات و احاديث الصفات ايضا كقوله صلى الله عليه وسلم قلوب بني آدم بين اصبعين من اصابع الرحمن وقوله يضع الجبار قدمه في النار الى غير ذلك وما قالت العلماء فيه و

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال کیا فرماتی ہین علمار برگزیدہ پیشوایان دین کی احسان کری اللہ تعالی اُن
سب پر بیچ آیات صفات کے جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی
الْعَرْشِ اسْتَوٰی یعنی رحمن نے قرار پکڑا اوپر عرش کے اور جیسا کہ فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰی
اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ یعنی پہر متوجہ ہوا طرف آسمان کی اور وہ دہوان تہا
اور سوا اسکے اور آیات سی اور نیز کیا فرماتے ہین بیچ احادیث صفات کے جیسا کہ
فرمایا ہی رسول اللہ صلعم نے قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن یعنی دل
بنی آدم کی بیچ دو انگلیون کے ہین انگلیون رحمان کی سی اور مثل قول آنحضرت صلعم
کے یضع الجبار قدمہ فی النار یعنی رکہیگا اللہ تعالی قدم اپنا بیچ آگ کے اور سوا
اسکی ایسی اور احادیث مین کیا فرمایا ہے علمانے بیچ اُن آیات صفات اور احادیث صفات
مین بیان کرو وضا اسباب مین ثواب پاؤگے اور اجر پاؤگے اگر چاہیگا اللہ تعالی **جواب**
سب حمد واسطے اللہ رب العلمین کے ہے قول ہمارا بیچ اسبات کے وہی ہی جو فرمایا
اللہ تعالی نے اور رسول اسکی نے اور وہ ہی کہ کہا ہے سابقون اولون نے کہ مہاجرین
اور انصار ہین اور جو کہا ہے تابعین اور ائمہ مجتہدین مہتدین نے کہ اتفاق کیا تمام
مسلمانون نے بعد تابعین کے اوپر ہدایت انکی اور اوپر سمجھ انکی کے اور یہہ

ما القول في ذلك ابسطوا تؤجروا ان شاء الله تعالى الجواب الحمد لله رب العلمين قولنا فيها ما قال الله تعالى ورسوله والسابقون الاولون من المهاجرين و الانصار والذين اتبعوهم باحسان وما قاله ائمة الهدى بعد هؤلاء الذين اجمع المسلمون على هدايتهم ودرايتهم وهكذا

والواجب على جميع الخلق في هذا الباب وغيره فان الله سبحانه وتعالى بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالهدى ودين الحق ليخرج الناس من الظلمات الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد وشهد له بانه بعثه داعيا اليه باذنه وسراجا منيرا وامره ان يقول هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني فمن المحال في العقل والدين ان يكون السراج المنير الذي اخرج الله به الناس من الظلمات الى النور وانزل معه الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه وامر الناس ان يردوا ما تنازعوا فيه من دينهم الى ما بعث به من الكتاب والحكمة وهو يدعو الى الله والى سبيله باذنه على بصيرة وقد اخبر الله بانه اكمل له ولامته دينهم واتم عليهم نعمته محال مع هذا وغيره ان يكون قد ترك باب الايمان والعلم ملتبسا مشتبها ولم يميز ما يجب لله تعالى من الاسماء الحسنى والصفات العليا وما يجوز عليه وما يمتنع عليه فان معرفة هذا اصل الدين واساس الهداية

وہ طریق ہے کہ واجب ہی اوپر کل مخلوق کے بیچ اسبات کے اور غیر اوسکے
یعنے رجوع کرنا طرف قول اللہ تعالے اور اوسکی رسول اور صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین کے واجب ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالی نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
ہدایت کے اور دین حق کے تا کہ نکالے لوگونکو اندہیری سے نور مین ساتھ حکم رب
اونکے کے طرف راہ اللہ غالب ور محمود کے اور گواہی دی اللہ تعالے نے
واسطے اوس رسول کے کہ بھیجا مین نے اُسکو بلانے والا طرف آپنی ساتھ حکم آپنے
کے اور حکم کیا اوسکو یہہ کہ کہہ دے لوگونکو هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ یعنے راہ میرا ہے بلاتا ہون مین طرف اللہ کے اوپر بصیرت
کے اور بلاتا ہے وہ جو تابع دار میرا ہے پس محال ہے بیچ عقل اور دین کے یہہ بات
کہ ہو چراغ روشن یعنی محمد ص کہ نکالا ہے اللہ تعالی نے سبب اوسکی لوگونکو طرف
نور کے اور اُتاری طرف اسکے کتاب سچی تا کہ فیصلہ کرے درمیان لوگونکے جس
چیز مین کہ وہ اختلاف کرتے ہین اور حکم کیا اللہ تعالے نے لوگونکو کہ لیجاوین
جھگڑے دین اپنے کے طرف اوس کتاب اور شریعت کے کہ لائی ہین اسکو پیغمبر
صلعم اور وہ پیغمبر بلاتا ہے طرف اللہ کے اور طرف راہ اوسکی کے ساتھ حکم اسکے کے
سمجھہ سوچ کر اور خبر دی اللہ تعالی نے کہ تحقیق کیا ہے اللہ تعالی نے واسطے اوسکی اور
واسطے اُمت اوسکی کے دین انکا اور تمام کے اوپر اونکی نعمتین آپنی پس باوجود اسکے
کہ ہووی ایسا پیغامبر اور وہ چھوڑ دے باب ایمان اور علم کو مشتبہ اور غیر معلوم اور
نہ تمیز کرے درمیان اسمار اور صفات کے کہ لایق ہین واسطے اللہ کے اور غیر لایق
بھی ہین واسطے اسکی پس تحقیق تمیز کرنا اسما حسنی اور صفات اُسکیکا جہر دین کے اور بنیاد ملت

اور افضل اور بہت ضروری اُن اموری ہے کہ پیدا کرین اسکو دل اور حاصل کرین
اسکو نفس اور سمجہین اسکو عقلین پس کس طرح ہوا یہی کتاب اور ایسا پیغمبر اور وہ
لوگ کہ افضل الخلق ہین بعد انبیا کے یعنے صحابہ وتابعین نہ حکم کرین اس باب مین
از روی اعتقاد اور قول کے اور محال ہے یہہ بہی کہ ہوا ایسا پیغمبر کہ سکہلایا اوسنے
امت اپنی کو سب کچہہ یہان تک کہ طریقہ پایخانہ کا بہی۔ اور فرمایا کہ چہوڑا مین نے
تمکو زمین سفید پر یعنے دین کہ رات اسکی مثل دن کے روشن ہے نہ روگردان ہوگا
اس دین سے پیچہے میری مگر ہلاک ہونے والا اور حدیث صحیح مین ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلعم نے کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نے کسی نبی کو مگر تہا حق اوپر اوس رسول کے کہ سمجہاوے
اُمت اپنی کو جو بہتر جانے بیچ حق اونکی کے اور منع کردے اوس سے کہ برا جانے بیچ
حق اونکی کے۔ اور کہا ابو ذر نے تحقیق وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور کوئی ویسا جانور نہین کہ پہیرتا دو بازو اپنے بیچ آسمان کے مگر ذکر کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے حال اوس جانور کا اور کہا عمر بن الخطاب نے
کہ کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے بیچ ایک جگہہ کے
اور ذکر کیا ابتدا پیدایش خلقت کا اور راستہا اوسکا یہان تک کہ داخل کیا یعنے
ذکر کرنے مین اہل جنت کو بیچ جنت کے اور اہل دوزخ کو بیچ دوزخ کی یاد رکہا
اس بات کو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسنے اور فراموش کردیا اس بات کو
اُس شخص نے کہ فراموش کردیا رواہ البخاری۔ پس باوجود تعلیم امور دقیق
نافع دین کے محال ہے یہہ کہ چہوڑدی یون مین آیات صفات کو کہ پہیرتے رہین اسکو
ساتہہ زبانون اپنے کے اور دلون اپنے کے بیچ صفتہ رب اپنے کے اور معبود اپنے کے

وافضل واوجب الكسب
رحمته لكن النفوس وادركته
العقول فكيف يكون ذلك الكتاب
وذلك الرسول صلى الله عليه وسلم
وافضل خلق الله تعالى بعد
النبيين لم يحكموا في هذا الباب
اعتقادا وقولا ومن المحال ايضا
ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم
قد علم امته كل شيء حتى الخراءة و
قال تركتكم على البيضاء ليلها
كنهارها لا يزيغ عنها بعدي الا
هالك وفي الصحيح عنه ايضا
ما بعث الله من نبي الا كان حقا عليه
ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم
وينهاهم عن شر ما يعلمه لهم وقال

٦

ابو ذر لقد توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما طائر يقلب جناحيه في السماء الا
ذكر لنا منه علما وقال عمر بن الخطاب
قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
مقاما فذكر بدء الخلق حتى
دخل اهل الجنة منازلهم واهل
النار منازلهم حفظ ذلك من
حفظه ونسيه من نسيه
رواه البخاري ومحال مع تعليم
كل شيء لهم فيه منفعة
في الدين وان دق ان ترك
تعليمهم ما يقولونه
بالسنتهم وقلوبهم في ربهم
ومعبودهم

کہ پہچاننا اوس معبود کا غایۃ معرفتون کا ہے - اور عبادت اسکی شرف
مقصودونکی ہے اور پہونچنا طرف اوسکی غایت مطلبونکا ہے - بلکہ یہی خلاصہ
دعوت نبوت کا ہے اور برگزیدہ مقصودون رسالۃ الٰہی سے ہے - پس کیونکر وہم
کریگا وہ شخص کہ اسکے دل مین تہوڑا سا حصہ ایمان اور حکمت کا ہی اس بات مین
کہ نہو واقع بیان اس قسم کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر تمام اور کمال
وجہ کے پہر اگر بیان ہی کیا پیغمبر نے تو محال ہے یہہ کہ تحقیق بہتر متون کے
اور افضل زمانون کے قصور کرین اسبات مین زیادہ کرکے یا ناقص کرکے پہر محال ہے
یہہ بہی کہ ہون نہ جاننیوالے اہل قرون کہ بہیجے گئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نہ بیان کرنے والے اس قسم کے
حق ظاہر کو کیونکہ سبب اسکا یا جہل اور نا کہنا ہے یا اعتقاد خلاف حق کا اور
قول خلاف صدق کا ہے یہہ دونو منع ہین - اسپر پہلے بات اس لئے منع ہے
کہ وہ شخص جسکی دل مین تہوڑسے حیاتے اور طلب علم کے اور قصد عبادت کا
ہو - ہی واسطے اوسکی یہہ بحث اور سوال - اور معرفۃ حق کے - اس بات مین
بہت بڑا مقصود مقصودون اوسکی کا اور بہت بزرگ مطلب مطلبون اسکے کا
یعنے بیان اس شی کا کہ لائق ہے اعتقاد اوسکا واسطے معرفۃ کیفیت رب اور
صفات اوسکے اور حالانکہ نہین ہے کوئی نفس صحیح کہ بہت شوق رکہتا
ہو طرف کسی شی کے زیادہ معرفۃ رب کے سی آور یہہ امر معلوم ہے ساتہ فطرت
اصلی کی پس کیونکر تصور کیا جاوی کہ باوجود قائم ہونے ان باعثون کے کہ بہت
قوی ہین بہ نسبت اور باعثون کے ہٹ رہین اس بحث سی وہ سردار یعنے

سبحانه العلمين الله معرفته غاية المعارف وعبادته اشرف المقاصد والوصول اليه غاية المطالب بل هذا خلاصة الدعوة النبوية وزبدة الرسالة الالهية فكيف يتوهم من في قلبه ادنى مسكة من ايمان وحكمة ان لا يكون بيان هذا الباب قد وقع من الرسول صلى الله عليه وسلم على غاية التمام ثم اذا كان قد وقع ذلك منه فمن المحال ان خير امته وافضل قرونها قصروا في هذا الباب زائدين فيه او ناقصين عنه ثم من المحال ايضا ان تكون القرون الفاضلة

التي بعث فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم كانوا غير عالمين وغير قائلين في هذا الباب بالحق المبين لان ضد ذلك اما عدم العلم والقول واما اعتقاد نقيض الحق وقول خلاف الصدق وكلاهما ممتنع اما الاول فلان من في قلبه ادنى حياة وطلب للعلم او نهمة في العبادة يكون هذا البحث والسؤال عنه ومعرفة الحق فيه اكبر مقاصده واعظم مطالبه اعني بيان ما ينبغي اعتقاده دون معرفة كيفية الرب وصفاته وليست النفوس الصحيحة الى شيء اشوق منها الى معرفة هذا الامر وهذا امر معلوم بالفطرة الوجدية فكيف يتصور مع قيام هذا المقتضي الذي هو من اقوى المقتضيات

صحابہ بیچ تمام زمانون اپنے کے بلکہ یہہ بات غیر ممکن ہے کہ ظہور مین آوی بیچ
احمق ترین خلقت کے اور بہت ہو نہ یہہ پہیر نیوالے کے اللہ کے سے اور بہت
گرہی ہوکے اوپر مطلب دنیا کے اور غافل ذکر اللہ کے سی - پس کسطرح ظاہر ہو یہہ
بات بیچ ان بزرگون کے یعنے ہٹ رہنا - ایسا ہونا اونکا اس مسئلہ مین معتقد
غیر حق کا یا قایل غیر حق کا - پس یہہ بات نہین سمجھتا اسکو کوی - مسلمان اور نہ
عاقل کہ پہچانتا ہے حال جماعتہ صحابہ کا یہہ کلام اسباب مین زیادہ ہی اس سے
کہ ممکن ہو لکھنا اوسکا اس فتوی مین اور پورا کرنا اوسکا - جانتا ہے اس باتکو
وہ شخص کہ طلب کری اوسکو اور ڈہونڈہی اوسکو - اور یہی نہین جائز یہہ - کہ
پچھلے بہت جانینوالے ہون اگلون سے جیسا کہ کہتے ہین بعضے غبیے کہ نہین
پہچانتی ہین قدر سلف کا اور نہین پہچانتے ہین اللہ اور رسول اور مومنونکو
حق پہچاننے انکیکا - جیسا کہ امر کیا گیا ہے اور کہتے ہین کہ طریقہ سلف کا
سلامتی والا اور طریقہ خلف کا محکم اور اچہا اور بہتر ہے - اگرچہ یہہ عبارت
سبب صادر ہوے بعض علماسی مراد لئے جائینگے ساتہہ اوسکی معنے صحیح پس تحقیق
یہہ بدعتی غبیے فضیلت دیتی ہین طریقہ خلف کو کہ وہ فلسفیو نسے ہین اور جو انکے
پیرو ہین طریقے سلف پر اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ گمان کرتے ہین یہہ بدعتی
بسبب کم فہمی اپنے کے اس بات کو کہ طریقہ سلف کا مجرد ایمان ہے ساتہہ الفاظ
قرآن اور حدیث کے بغیر سمجہنے کے مثل امیون اور ان پڑہون کے کہ کہا ہے
اللہ تعالے نے بیچ حق انکے کے ۔ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ
یعنے بعضے اونکی ان پڑہ ہین کہ نہین جانتے کتاب کو مگر آرزوئین دل اپنے کو

يقع أولئك وأما كونهم كانوا الغفلة عن ذكر الله فكيف أعظمهم أكبر إعراضا على طلب الدنيا وأشدهم إعراضا عن الله و بل كيف يقع في الأمة في عموم عصورهم هذا يتخلف عنه مقتضاه في أولئك

فيه معتقدين غير الحق أو قائليه فهذا لا يعتقده مسلم ولا عاقل عرف حال القوم ثم الكلام في هذا الباب أكثر من أن يمكن سطره في هذه الفتوى وأضعافها يعرف ذلك من طلبه وتتبعه ولا يجوز أيضا أن يكون الخالفون أعلم من السالفين

8

كما قد يقوله بعض الأغبياء ممن لم يعرف قدر السلف ولا عرف الله ورسوله والمؤمنين به حقيقة المعرفة المأمور بها أن طريقة السلف أسلم وطريقة الخلف أعلم وأحكم وإن كانت هذه العبارة إذا صدرت من بعض العلماء قد يعني بها معنى صحيحا فإن هؤلاء المبتدعة الذين يفضلون طريقة الخلف من المتفلسفة ومن حذا حذوهم على طريقة السلف إنما أتوا من حيث ظنوا أن طريقة السلف هي مجرد الإيمان بألفاظ القرآن والحديث من غير فقه لذلك بمنزلة الأميين الذين قال الله تعالى فيهم ومنهم أميون لا يعلمون الكتاب إلا أماني

اور کہتے ہین کہ طریقہ خلف کا نکالنا ہے معنے نصوص کا کہ پہیرے ہوئی ہین حقیقتون اپنی سے ساتھہ طرح طرح کے مجازات اور غریب لغات کے - پس یہہ ظن فاسد ہے کہ موجب ہوا ہی کہنے ان باتونکو کہ مضمون ان باتونکا ڈالنا اسلام کا ہے پیچہے پیٹھہ کے اور حالانکہ جہوٹہہ باندہا ہے انہون نے اوپر طریقہ سلف کے اور گمراہ ہوئے ہین بیچ بہتر جاننے طریقہ خلف کے - پس جمع کیا انہون نے جہالت طریقہ سلف کو بسبب جہوٹ کہنے کے اوپر اونکی جہالت اور گمراہی کو بسبب اچہا جاننے طریقہ خلف کے اور سبب اس گمراہیکا اعتقاد کرنا انکا ہے اسبات پر کہ نہین ہے فی الحقیقۃ کوئی صفتہ اللہ کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اونکے یہہ نصوص بسبب شبہات فاسدہ کے شریک ہوئے ہین بیچ ان شبہونکی اپنے بہائی کافرون سے جب اعتقاد کیا انہون نے نفی صفات الہی کا حقیقت مین یعنی حقیقت مین کوئی صفت نہین ہے اور باوجود اسکی ضرور تہا نصوص کو معنی سے تو ہوگئی حیران درمیان ایمان کے ساتھہ لفظ کے - اور درمیان پہیر دینے معنی کے طرف اللہ کے اور اسکا نام رکہا ہے طریقہ سلف کا اور حیران ہے درمیان پہیرنے معانے کے ساتھہ طرح طرح کے تکلف کے اور اسکا نام رکہا ہے طریقہ خلف کا - پس ہوا یہہ عقیدہ باطل مرکب فساد عقل سے اور انکار سے ساتھہ نصوص کے - کیونکہ نفی صفات مین - اعتماد کیا انہون نے اوپر امور عقلیہ کے کہ ظن کیا انہون نے ان امور عقلیہ کو دلایل ظاہرہ - حالانکہ وہ شبہات ہین - اور پہیرا انہون نے نصوص کو اپنی جا سے بسبب جو قت بنا کیا انہون نے امر اپنی کو اوپر ان دو مقدمہ جہوٹونکے ہوا نتیجہ اسکا جاہل سمجہنا پہلونکا - اور بیوقوف جاننا اونکا اور اعتقاد کیا انہون نے کہ تہے سلف

وان طريقة الخلف هي استخراج معاني النصوص المصروفة عن حقائقها بانواع المجازات وغرائب اللغات فهذا الظن الفاسد اوجب تلك المقالة التي مضمونها نبذ الاسلام وراء الظهر وقد كذبوا على طريقة السلف وضلوا في تصويب طريقة الخلف فجمعوا بين الجهل بطريقة السلف في الكذب عليهم وبين الجهل والضلال بتصويب طريقة الخلف وسبب ذلك اعتقادهم انه ليس في نفس الامر صفة دلت عليها هذه النصوص بالشبهات الفاسدة التي شاركوا فيها اخوانهم من الكفرة

9

فلما اعتقدوا انتفاء الصفات في نفس الامر وكان مع ذلك لا بد للنصوص من معنى بقوا مترددين بين الايمان باللفظ وتفويض المعنى وهي التي يسمونها طريقة السلف وبين صرف المعنى الى انواع من التكلفات وهي التي يسمونها طريقة الخلف فصار هذا الباطل مركبا من فساد العقل والكفر بالسمع فان النفي انما اعتمدوا فيه على امور عقلية ظنوها بينات وهي شبهات والسمع حرفوا فيه الكلم عن مواضعه فلما انبنى امرهم على هاتين المقدمتين الكاذبتين كانت النتيجة استجهال السابقين الذين هم افضل الامة واستبلاههم واعتقاد انهم

قوم امی ان پڑہ مثل نیک بختون عامہ کے نہین کوشش کی اونہون نے بیچ معرفتہ حقایق لہیے کے اور نہین سمجہے وہ دقایق علم الٰہی کے - اور تحقیق خلف فاضل بڑہ گئے ان کل باتون مین سلف سی پہر یہہ قول اگر تدبیر کرے اسکو انسان تو پاویگا اسکو بیچ نہائت گمراہی کے کسطرح ہون یہہ متاخرین زیادہ عالم کہ بہت ہوا بیچ امور دین کے اضطراب اونکا اور گاڑہا ہوا ہے بیچ معرفت اللہ کے حجاب اونکا بہت جاننے والے اللہ کو اور اسمار اوسکی کو اور صفات اسکیکو سابقین اولین اور مہاجرین انصار سی حالانکہ خبر دی ہے اوس شخص نے یعنی فخر الدین رازی سنے کہ واقف ہی اوپر انجام کار ان متاخرین کے حقیقت حال اونکی سے جیساکہ کہا ہے

شعر لَعَمْرِیْ لَقَدْ طُفْتُ الْمَعَاهِدَ کُلَّهَا قسم ہے بقا اپنے کی کہ تحقیق پہرا مین بیچ تمام - ہم عصر من اپنے کے ○ وَسَیَّرْتُ طَرْفِیْ بَیْنَ تِلْکَ الْمَعَالِمِ اور پہیرے مینی آنکہہ اپنی بیچ ان معلومات کے ○ فَلَمْ اَرَ اِلَّا وَاضِعًا کَفَّ حَائِرٍ پس نہین دیکہا مین کسی شخص کو مگر رکہنے والا تہا ہتیلی حیرانی کے ○ عَلٰی ذَقْنٍ اَوْ قَارِعًا سِنَّ نَادِمٍ اوپر تہوڑی کے یا ٹہکورنے والا دانت ندامت کا اور اقرار کیا متاخرین متکلمین نے یا ازروی تابعداری اس قول کے یا اپنے طرف سی بیچ کتابون اپنے کے جو تصنیف کی ہے اونہون نے ساتہہ مثل قول بعض رئیسان اپنے کے وہ قول یہہ ہے

شعر نہایۃ اقدام العقول عقال - نہایت سعی عقلونکی بند ہوتا ہے ○ واکثر سعی العالمین ضلال - اور اکثر کوشش علماء کے گمراہی ہے ○ وارواحنا فی وحشۃ من جسومنا اور روح ہماری بیچ پریشانی کی ہین کوشش ہاری سے ○ وحاصل دنیانا

قوم امیین بمنزلۃ الصلحین من العامۃ لم یتبحروا فی حقائق العلم باللہ ولم یفطنوا لدقیق العلم الالہی وان الخلف الفضلاء حازوا اقصب السبق

نذیر مقالاتہم فی ہذا کلہ ثم ہذا القول اذا تدبرہ الانسان وجدہ فی غایۃ الضلالۃ کیف یکون ہولاء المتأخرین لاسیما الذین کثر فی باب الدین اضطرابہم وغلظ فی معرفۃ اللہ حجابہم واخبر الواقف علی نہایاتہم بما انتہی الیہ مرامہم حیث یقول شعر لعمری لقد طفت المعاہد کلہا وسیرت طرفی بین تلک المعالم

١٠

فلم ار الا واضعا کف حائر علی ذقن او قارعا سن نادم وقد اعترفوا علی نفوسہم متقلدین او مستبدین فیما صنفوہ من کتبہم مثل قول بعض رؤسائہم شعر نہایۃ اقدام العقول عقال واکثر سعی العالمین ضلال وارواحنا فی وحشۃ من جسومنا وحاصل دنیانا

تؤذي ووبال ◦ ولم نكتسب من بحثنا طول عمرنا ◦ سوى ان جمعنا فيه قيل وقال ◦ وقول الآخر منهم لقد خضت البحر الخضم وتركت اهل الاسلام وعلومهم وخضت في الذي نهوني عنه والآن ان لم يتداركني ربي برحمته فالويل لفلان وها انا اموت على عقيدة امي ويقول الآخر منهم اكثر الناس شكا عند الموت اصحاب الكلام ثم هؤلاء المتكلمون المخالفون للسلف اذا حقق عليهم لم يوجد عندهم من حقيقة العلم بالله وخالص المعرفة خبر ولا وقعوا

ذلك على عين ولا اثر كيف يكون هؤلاء المتعصبون المحجوبون المفضولون المسبوقون الحيارى المتهوكون اعلم بالله واسمائه وصفاته واحكم في باب ذاته وآياته من السابقين الاولين من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان من ورثة الانبياء وخلفاء الرسل واعلام الهدى ومصابيح الدجى الذين بهم قام الكتاب وبه قاموا وبهم نطق الكتاب

اذا و وبال - اور حاصل دنیا ہماری کا ایذا اور وبال ہے ولم نکتسب من بحثنا
طول عمرنا - اور نہین حاصل کیا ہمنے بحث اپنی سے تمام عمر اپنی مین ہے سوا
ان جمعنا فیہ قیل و قال - سوا اسبات کے کہ جمع کیا ہمنے بیچ اسکی جھگڑا اور
قول دوسری کا اونمین سے یہہ ہی تحقیق غوطہ مارا مینے دریائی عمیق مین اور چھوڑ
دیا مینے اہل اسلام کو اور علوم انکی کو اور کوشش کی مینے بیچ اوسکی کہ منع کیا
اونہون نے مجکو - اور اگر اب تدارک کری رب میرا ساتھہ رحمت اپنی کے بیچ
حق میرے کی پس افسوس ہے اوپر میری خبردار ہو مین مرتا ہون اوپر عقیدہ مان
اپنے کے - اور کہاہے دوسری ان متاخرین ہی کہ اکثر زیادہ تر شک والی بیچ
ایمانکے نزدیک موت کے صاحب کلام کے ہین - یعنی متاخرین - پہرہہ متکلمین
مخالف سلف کے جب تحقیق کیا جاوی امر اونکا نہین پائی جاتے نزدیک اونکی -
حقیقت علم الٰہی کی اور خالص معرفت الٰہی کی سی کوئی خبر اور نہین واقف ہین
اصل معرفت سی اور نہ نشانی اوسکی سے کیونکر ہون یہہ متعصب اور حجاب کرے
گئے اور کم مرتبہ والے اور پیچہے آنے والے اور حیران اور بہکے ہوئی بہت
جاننی والے اللہ کے ذات کو اور اسمار اوسکی کو اور صفات اوسکی کو اور بہت
محکم بیچ امور ذات الٰہی کے اور آیات الٰہی کے سابقین اولین مہاجرین انصار سے
اور بہت جاننے والی تابعین اور تبع تابعین ہی کہ وارث انبیار کے اور خلیفہ
رسولونکی اور نشانے ہدایت کے - اور چراغ اندہیرونکی ہین اور بہت جاننے
والے ان لوگون سی کہ سبب اونکی قایم ہوئے ہی کتاب اللہ کے اور وہ اوپر
اوس کتاب کے قایم ہوئی ہین اور بیچ حق اونکی کے گواہی دیتی ہے کتاب اللہ کے

وبہ قاموا وبهم نطق الكتاب ◦

اور یہ لوگ ایسے دیتی ہین اوپر کتاب اللہ کے - یہہ وہ لوگ ہین کہ بخشا اللہ نے
اونکو اسقدر علم اور حکمت کہ بڑہ گئے ہین بسبب اوسکی تمام اُمتون سے اور گہیر لیا ہے
اونہون نے حقایق معرفت آلہی کو اور بہید اوسکی کو اسقدر اگر جمع کئے جاوین
حکمتین غیرون سے مقابلہ اونکے البتہ حیا کرین مقابلہ سے - پہر کسطرح ہون
خیر قرون امت کے ناقص علم اور حکمت مین ان کمینون متکلمین سے خصوصًا
علم آلہی اور احکام اور اسمار اور آیات اوسکی مین اور کسطرح ہون یہہ جوزی
فلسفیون کے اور تابعدار اہل ہند اور یونان کے اور وارث مجوسیون اور
مشرکین کے اور بہکائی ہوئی یہود اور نصاری کے اور صابئین ورمثل
اونکی کے زیادہ جاننے والے ذات اللہ کو ان لوگون سے کہ وارثۃ الانبیاء
اور اہل قرآن اور ایمان کے ہین اور سوا اسکی نہین کہ مقدم لایا ہون مین اس
مقدمہ کو اسواسطے کہ جسپر ثابت ہو یہہ مقدمہ جان لیگا طریقہ ہدایت کا اور مکان
اسکا ہر امر مین اور جان لیگا اس بات کو کہ گمراہی اور بہٹکنا غالب ہوا ہے
اوپر بہتونکی متاخرین سے بسبب ڈالدینے اونکے کتاب اللہ کو پیچہے پیٹہہ کے
اور بسبب مونہہ پہیرنے اونکے کے ظاہر دلائل سے کہ جنکو لائی ہین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور بسبب چہوڑدینے بحث اور تفتیش طریقہ سابقین تابعین کے
اور بسبب طلب کرنے معرفت آلہی کے اوس شخص سے جو نہین پہچانتا اللہ کو
اور نا پہچاننا اوسکا ثابت ہی اقرار اوسکی سے اور شہادت امت کی سے
اور بہت قراین سے - اور نہین مراد میرے ایک شخص معین بلکہ مین بیان
کرتا ہون حال صنف انکی کا اور جنس اونکی کا اور جب غرض یہہ ہے تو دیکہو کتاب

فهل يظن من له ادنى مسكة من عقل ... اعلم بالله من ورثة الانبياء ...
[illegible]

اللہ تعالی من اولہ الی آخرہ وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اولہا الی آخرہا ثم عامۃ کلام الصحابۃ و التابعین ثم کلام سائر الائمۃ مملوۃ بما ہو اما نص و اما ظاہر فی ان اللہ سبحانہ و تعالی فوق السماء مثل قولہ تعالی فوق کل شیء و علی کل شیء و انہ فوق العرش و انہ فوق السماء مثل قولہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ و قولہ تعالی انی متوفیک و رافعک الی و قولہ تعالی أأمنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ہی تمور ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا و قولہ تعالی بل رفعہ اللہ الیہ و قولہ تعالی تعرج الملئکۃ والروح الیہ و قولہ تعالی یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ و قولہ تعالی یخافون ربہم من فوقہم

اللہ کے اول سے آخر تک اور احادیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اول سے آخر تک
یہ عام کلام صحابہ اور تابعین کے اور کلام ایمۂ مجتہدین کے کہ بھری ہوئی ہے نصاً
یا ظاہراً اسباب مین کہ اللہ سبحانہ تعالے اوپر آسمانونکے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے
نے فوق کل شیٔ یعنی اوپر ہر چیز کے ہے وعلی کل شیٔ یعنی اللہ اوپر ہر چیز کے
ہی اور اسباب مین کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور عرش اوپر آسمانونکی ہے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ
یعنی طرف اسکی چڑھتی ہین کلمہ پاک اور عمل صالح بلند ہوتی ہین طرف اسکی اور
فرمایا اللہ تعالے نے انی متوفیک ورافعک الی یعنی تحقیق مین مہلت پوری
کرنے والا ہون تیری ای عیسی اور اوٹھانے والا ہون تجھکو طرف اپنی اور
فرمایا اللہ تعالے نے أأمنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا
ہی تمور اور فرمایا ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا
یعنی بے ڈر ہو تم اوس شخص سے کہ اوپر آسمانونکے ہے یہہ کہ وہ دہساوے تمکو
زمین مین پس اسوقت وہ حرکت کرے یا نڈر ہو تم اس شخص سے کہ اوپر آسمانو
ہی کہ بہیجے اوپر تمہاری مینہ پتھرونکا اور فرمایا بل رفعہ اللہ الیہ یعنی
بلکہ اوٹھالیا اللہ نے عیسی کو طرف اپنی اور فرمایا تعرج الملئکۃ والروح
الیہ یعنی چڑھتے ہین فرشتے اور جبرائیل طرف اللہ کے اور فرمایا اللہ تعالی نے
یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ یعنی تدبیر کرتا ہی کامون کے
آسمانونسی طرف زمین کے پہر چڑھتے ہین وہ کام طرف اوسکے اور فرمایا اللہ
تعالی نے یخافون ربہم من فوقہم یعنی ڈرتے ہین رب اپنے سے اوپر اونکے ہے

اور فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر ٹھہرا رب اوپر عرش کے
اور آیات اور اقوال استوی علی العرش کا کلام اللہ مین سات جگھہ مین ہے
جیساکہ فرمایا الرحمن علی العرش استوی یعنی رحمن نے قرار پکڑا اوپر عرش کے
اور فرمایا یا ھامان ابْنِ لِی صَرْحًا لَعَلِّی اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰی
اِلٰہِ مُوْسٰی وَاِنِّی لَاَظُنُّہٗ کَاذِبًا یعنی ای ہامان تیار کر واسطے میرے محل شاید مین پہونچون
رستون مین آسمانونکے پہر جہانک دیکھون موسی کی معبود کو اور میری اٹکل مین تو
وہ جہوٹا ہے اور فرمایا اللہ تعالے تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ یعنے اتارنا ہے
حکمت والی محمود سی اور فرمایا اللہ تعالے نے مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ یعنے اوتارا گیا
ہے رب تیری سے اور مثل اسکی اسقدر آیات ہین کہ شمار نہین ہوسکتین مگر
تکلف سے اور احادیث صحیح اور حسن اسقدر ہین کہ نہین شمار کیا جاتا اونکا مثل قصہ
معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوترنا فرشتونکا رب اپنی سے اور چڑہنا
اونکا طرف اوسکی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے نوبت بنوبت
آتے ہین رات اور دن مین چڑھتے ہین وہ فرشتے کہ رات کو رہتے درمیان تمہارے
طرف رب اپنی کے پس پوچھتا ہے اون سے اللہ تعالی اور حالانکہ بہت جانتا ہے
حال اونکا۔ اور حدیث صحیح مین کہ وارد ہی بیچ بیان حال خارجیونکی آیا ہے
آیا نہین امانت دار جانتے ہو تم مجکو اور حالانکہ مین امانتدار ہون اوسکا
کہ اوپر آسمان کے ہے آتی ہی مجکو خبر آسمانکے فجر کو اور رات کو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث منتر کے کہ روایت کیا اوسکو ابوداؤد اور
غیر اوسکی نے کہ رب ہمارا وہ اللہ ہے کہ اوپر آسمان کے ہی پاک ہے اسم تیرا

وقوله تعالى ثم استوى على العرش في سبعة مواضع الرحمن على العرش استوى يا هامان ابن لي صرحا لعلي ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الى اله موسى واني لاظنه كاذبا تنزيل من حكيم حميد منزل من ربك الى امثال ذلك مما لا يكاد يحصى الا بتكلف وفي الاحاديث الصحاح والحسان ما لا يحصى مثل قصة معراج الرسول صلى الله عليه وسلم الى ربه ونزول الملائكة من عند الله وصعودها اليه وقوله ان الملائكة يتعاقبون بالليل والنهار فيعرج الذين باتوا فيكم الى ربهم فيسألهم وهو اعلم بهم وفي الصحيح في حديث الخوارج الا تأمنوني وانا امين من في السماء يأتيني خبر السماء صباحا ومساء وفي حديث الرقية الذي رواه ابوداؤد وغيره ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك

اور حکم تیرا بیچ آسمان اور زمین کے جسطرح کہ رحمت تیری بیچ آسمان کی ہے کر رحمت
اپنی بیچ زمین کے بخش واسطے ہماری گناہ ہماری اور خطائین ہمارین تو رب
پاکونکا ہے نازل کر ایک رحمت رحمت اپنی سے اور شفا شفا اپنی سے اوپر
اس بیماری کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت بیمار ہووے
ایک تمہارے سے یا بیمار ہووے ایک بہائی بہائیون اسکے سے پس کہے یہہ دعا
کہ رب ہمارا اوپر آسمانون کے ہے آخر تک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچ حدیث اوعال یعنے بزکوہی کے کہ عرش اوپر بزکوہی کے ہی اور اللہ
اوپر عرش کے ہے اور وہ جانتا ہے حال تمہارا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ حدیث قبض روح کی کہ لیجاتا ہے فرشتہ روح کو طرف اوس آسمان کی
کہ جسمین اللہ ہے اور قول عبد اللہ ابن رواحہ کا کہ شعر پڑہا تہا اوسنے روبروے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پسند کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہہ ہے
شعر شہدت بان وعد اللہ حق + وان النار مثوی الکافرینا - گواہی
دیتا ہون مین اسبات کی وعدہ اللہ کا حق ہے ۵ اور تحقیق آگ مکان کافرون کا
ہے ۵ وان العرش فوق الماء طاف - وفوق العرش رب العالمینا -
اور تحقیق عرش اوپر پانی کے پہرتا ہے - اور اوپر عرش کے رب العالمین ہے ۵
اور قول امیہ ابن ابی الصلت الثقفی کا جسنے شعر پڑہا تہا روبرو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پسند کیا آپنے اوسکو اور فرمایا کہ ایمان لایا شعر اسکا
اور کافر ہے دل اوسکا شعر مجدو اللہ فہو للمجد اہل ۵ ربنا فی السماء امسی
کبیرا - بزرگی بیان کرو اللہ کے پس وہ لایق بزرگی کے ہی رب ہمارا اوپر آسمان کی ہوا ہی بزرگ

امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء اجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة من رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع و قال صلی الله علیه وسلم اذا اشتکی احد منکم او اشتکی اخ له فلیقل ربنا الله الذی فی السماء وذکر الحدیث وقوله فی حدیث الاوعال والعرش فوق ذلک والله فوق عرشه وهو یعلم ما انتم علیه وقوله فی حدیث قبض الروح حتی یعرج به الی السماء التی فیها الله وقول عبد الله ابن رواحة الذی انشده للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم واقره علیه شهدت بان وعد الله حق + وان النار مثوی الکافرینا + وان العرش فوق الماء طاف + وفوق العرش رب العالمینا + وقول امیة ابن ابی الصلت الثقفی الذی انشد للنبی صلی الله علیه وسلم فاستحسنه وقال صلی الله علیه وسلم آمن شعره وکفر قلبه شعر مجدوا الله فهو للمجد اهل + ربنا فی السماء امسی کبیرا

البناء كما على الذين سموا الناس
وسموا فوق البناء سبعا
ستر خفا ما يناله بصر
العين ترى دونه الملائكة
صوروا الى مثال ذلك
ثم لا تخصيصه الله تعالى

ساتہہ بنا بلند کے کہ آگے ہوا آدمیونسے - اور بنایا اوپر بنا کے تخت سے ستر
خفا ما ینالہ بصر العین سے تری دونہ الملائکۃ صوراً سے ایک بہید بہی پوشیدہ
نہین پاتے اسکو بینائی آنکہہ کے - دیکہتا ہی تو فرشتون کو کہ آگے اسکے مثل
تصویر کے ہین اور مثل ان اشعار کے اور بہی اقوال ہین جو نہین شمار کرسکتا کوئی
اونکی مگر اللہ اور بعض اوس بات سی کہ اول درجہ کے متواتر ہے لفظاً او رمعنے
حاصل ہوتا ہے اوس سے نہایت درجہ کا یقین یہہ ہے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پوہچانے والے ہین اللہ کے طرف سی پوہچا دیا اوسنے
طرف امت مدعوین اپنے کے یہہ بات کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور عرش
اوپر آسمانون کے اور یہہ اوپر عرش کے ہونا موافق فطرت کے ہے کہ پیدا
کیا اللہ تعالے نے اوپر اوسی فطرت کے تمام مخلوق کو عربی ہو یا عجمی کفر مین
یا اسلام مین مگر نہین سمجہتا وہ شخص کہ پہیر دی فطرت اسکی شیطان نے اور سلف
سی اسمین اسقدر قول ہین اگر جمع کئی جاوین تو پہنچ جاوین سیکڑون اور
ہزارون تک اور نہین ہے بیچ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے اور نہ
مروی ہے کسی ایک سلف امت اور صحابہ اور تابعین سے اور نہ آیمہ دین سے
کہ جنہون نے پایا زمانہ ظہور بدعت اور اختلاف کا ایک حرف خلاف اسکی نہ نصاً
نہ ظاہراً اور نہین کہا ہے کسی نے ہرگز کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ہے اوپر آسمان کے
اور نہ یہہ کہ تحقیق نہین ہے اوپر عرش کے اور نہ یہہ کہ تحقیق وہ بیچ ہر مکان کے
ہے اور نہ یہہ کہ تمام مکان نسبت اوسکی برابر ہین اور نہ یہہ کہ نہین ہے
داخل جہان مین اور نہ یہہ کہ نہین ہے خارج جہان سے اور نہ یہہ کہ متصل ہے

وهذا هو من ابلغ المتواترات
اللفظية والمعنوية التي
تورث علماً يقينياً من ابلغ
العلم الضرورية ان الرسول
المبلغ عن الله تعالى القى الى امته
المدعوين ان الله سبحانه على
العرش وانه فوق السماء كما
فطر الله تعالى على ذلك جميع
الامم عربهم وعجمهم في الجاهلية

والاسلام الا من اجتالته الشياطين
عن فطرته ثم عن السلف في
ذلك من الاقوال ما لو جمع لبلغ مئين
او الوفاً ثم ليس في كتاب الله
تعالى ولا في سنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم ولا عن احد
من سلف الامة لا من الصحابة
ولا من التابعين ولا عن الائمة الذين
ادركوا زمن الاهواء والاختلاف
حرف واحد يخالف ذلك لا نصاً
ولا ظاهراً ولم يقل احد منهم قط
ان الله ليس في السماء ولا انه ليس
على العرش ولا انه في كل مكان ولا ان
جميع الامكنة بالنسبة اليه سواء ولا انه
لا داخل العالم ولا خارجه ولا متصل
ولا منفصل

اور نہ یہہ کہ منفصل ہے اور نہ یہہ کہ نہین جایز اشارہ حسّیہ طرف اوسکے ساتہہ انگلیون کے اور مثل اوسکی بلکہ تحقیق ثابت ہی بیچ حدیث صحیح کے جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا طویل دن عرفات کے بیچ جماعت عظیمہ کے کہ حاضر تہی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شروع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تہے کہ خبردار ہو کہ پہونچا دیا مین نے پس کہا اصحاب نے کہ ہان پہونچا دیا آپنے پس اوٹہائی انگلی اپنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف آسمان کی اور جہکایا اوسکو طرف اصحاب کے اور فرمایا ای اللہ گواہ رہ اور موافق اسکی بہت حدیثین ہین اگر ہوتا حق یہہ جو کہتی ہین نفی کرنیوالے صفات کے اونکی موہنہ گری ہوئی اور منکر صفات کے جو ثابت ہین قرآن اور حدیث مین اس قسم کی عبارتون سے اور سوا اسکی اور ناحق ہووے شئی کہ مفہوم ہے قرآن اور حدیث سے صریح یا ظاہر تو کسطرح جایز ہی اوپر اللہ تعالیٰ کے اور اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خیر امت کے کہ بولتے ہتی ہمیشہ بات جو نصًا و ظاہرًا خلاف اس حق کے ہے جو واجب ہے اعتقاد کرنا اوسکا اور نہ اشارہ کرتا اللہ۔ اور نہ رسول اوسکا اور نہ رہنمائی کرتے اوپر اوسکے نصًا اور ظاہرًا یہان تک کہ یہہ پیدا ہوئی یہہ موئی عانہ فارس اور روم کے اور چوزہ یہود اور نصارا اور فلاسفہ کے کہ بیان کرین واسطے امت کے عقیدہ صحیح۔ کہ واجب ہے اوپر آدمیونکی اعتقاد اوسکا اسواسطے کہ کہتے ہین یہہ متکلمین تکلف کرنے والے کہ قول ہمارا واجب الاعتقاد ہی۔ اور یہہ ہم چہوڑی گئی ہین بیچ معرفت حق کے اوپر مجرد عقلون اپنی کے اور اوپر اس بات کے کہ دفع کرین ہم ساتہہ قیاس عقلون اپنی کے اوسکو کہ دلالت کرتے ہی اوپر اوسکی کتاب اور سنت نصًّا

وانه منفصل ولا انه لا تجوز الاشارة الحسية اليه بالاصابع ونحوها بل قد ثبت في الصحيح عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم لما خطب خطبته العظيمة يوم عرفات في اعظم مجمع حضره رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل يقول الا هل بلغت فيقولون نعم فيرفع اصبعه الى السماء وينكبها اليهم ويقول اللهم اشهد غير مرة وامثال ذلك كثيرة فلئن كان الحق ما يقوله هؤلاء النافون السالبون لهذه العبارات ونحوها دون ما يفهم من الكتاب والسنة اما نصا واما ظاهرا فكيف يجوز على الله ثم على رسوله ثم على خير الامة انهم يتكلمون دائما بما هو اما نص واما ظاهر في خلاف الحق ثم الحق الذي يجب اعتقاده لا يبوحون به قط ولا يدلون عليه لا نصا ولا ظاهرا حتى يجيء انباط الفرس والروم وفروخ اليهود والنصارى والفلاسفة يبينون للامة العقيدة الصحيحة التي يجب على كل مكلف او كل فاضل ان يعتقدها لئن كان ما يقوله هؤلاء المتكلمون المتكلفون هو الاعتقاد الواجب وهم مع ذلك احيلوا في معرفته على مجرد عقولهم وان يدفعوا بمقتضى قياس عقولهم ما دل عليه الكتاب والسنة نصا

یا ظاہراً - پس اگر یہہ قول بدعتیون کا حق ہے تو چہوڑ دینا آدمیون کو بلا کتاب
اور سنت کی بہتر اور نافع تہا بلکہ اس تقدیر پر وجود کتاب اور سنت کا محض ضرر اصل
دین مین ہے - کیونکہ حقیقت امر بزعم ان بدعتیونکے یہہ ہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالے
تحقیق تم ای جماعت بندونکی نہ طلب کرو معرفت اللہ کے اور اس چیز کے کہ لایق
ہے اسکو صفات سلبیہ اور ثبوتی سی نہ کتاب اور سنت سی اور نہ طریقہ سلف
اُمت سی مگر تفکر کرو تم - پس جو پاؤ تم از روی عقل اپنے کے لایق واسطے اللہ کے
پس صفت کرو تم اللہ کی ساتہہ اوسکے گو کتاب اور سنت مین پائی جاوی یا نہ پائی
جاوی - اور جو نہ پاؤ تم اوسکو لایق اللہ کے اپنی عقلون مین پس صفت کرو
تم اللہ کی ساتہہ اوسکی گو پائی جاوی بیچ کتاب اور سنت کے پہر اس جگہ ان
بدعتیونکی دو فرقہ ہین اکثر اونکی یہہ بات کہتے ہین کہ جو شی بیچ عقل کے ثابت
نہ ہو - پس نفی کرو تم اسکے اور بعض اونکی کہتے ہین کہ توقف کرو تم بیچ اوسکی
اور وہ چیز کہ نفی کردی اوسکو قیاس عقل تمہاری کا کہ تم بیچ اوسکی مختلف اور
مضطرب ہو اور اختلاف کرتے ہو اختلاف بہت تمام اختلافونسی جو روے
زمین پر ہین پس نفی کرو تم اوسکو اور تنازع کے وقت طرف اوسی بات کے
رجوع کرو کہ تحقیق حق یہی ہے کہ یہہ حکم تعبدی ہی یعنے امتحان کی گئی ہو
ساتہہ اوسکی اور وہ شی کہ ہو منقول بیچ کتاب اور سنت کے جو مخالف ہی
قیاس تمہاریکی یا ثابت ہو وہ شی کہ نہ سمجہی عقل تمہاری اس بنا پر کہ طریقہ اکثر
انکیکا ہی پس جانو تم یہہ کہ اوتاری گئی ہی واسطے امتحان تمہاریکے نہ واسطے
اسبابکی کہ علم حاصل کرو تم اوترنے اوسکے سے اور نہ واسطی اسکی کہ پکڑو تم اوس سے

او ظاہراً فلقد کان ترک الناس بلا الکتاب و سنۃ اہدی لہم و انفع علی ہذا التقدیر بل کان وجود الکتاب والسنۃ ضرراً محضاً فی اصل الدین فان حقیقۃ الامر علی ما یقولہ ہؤلاء انکم یا معشر العباد لا تطلبوا معرفۃ اللہ تعالی وما یستحقہ من الصفات نفیاً و اثباتاً لا من الکتاب ولا من السنۃ ولا من طریق سلف الامۃ ولکن انظروا انتم فما وجدتموہ مستحقاً لہ من الصفات فصفوہ بہ سواء کان موجوداً فی الکتاب والسنۃ او لم یکن وما لم تجدوہ مستحقاً لہ فی عقولکم فلا تصفوہ بہ ثم ہم ہہنا فریقان اکثرہم یقولون ما لم تثبتہ عقولکم فانفوہ ومنہم من یقول بل توقفوا فیہ وما نفاہ قیاس عقولکم الذی انتم فیہ مختلفون ومضطربون اختلافاً اکثر من جمیع اختلاف علی الارض فانفوہ والیہ عند التنازع فارجعوا فانہ الحق الذی تعبدتکم بہ وما کان مذکوراً فی الکتاب والسنۃ مما یخالف قیاسکم او یثبت ما لم تدرکہ عقولکم علی طریق اکثرہم فاعلموا انہ انما ہو امتحان لکم انزلہ لا لتعلموا

یمکن ان یهتدی منه ... وانتجعل علی شواذ اللغة ووحشیه وفی الکلام وان تسکتوا عنه مفوضین علمه الی الله تعالی مع نفی دلالته علی شیء من الصفات هذا حقیقة الامر علی رای هؤلاء المتکلمین وهذا الکلام قد رایته صرح بمعناه طائفة منهم وهو لازم لجماعتهم لزوما لا محید منه ومضمونه ان کتاب الله تعالی لا یهتدی به فی معرفة الله تعالی وان رسول الله صلی الله علیه وسلم معزول عن التعلیم والاخبار بصفات من ارسله وان الناس عند التنازع لا یردون ما تنازعوا فیه الی الله والرسول صلی الله علیه وسلم بل الی مثل ما کانوا علیه فی الجاهلیة والی مثل ما یتحاکم الیه من لا یؤمن بالانبیاء کالبراهمة والفلاسفة وهم المشرکون والمجوس وبعض الصابئین وان کان هذا الرد لا یزیدهم الا بعدا ولا یرتفع به الخلاف اذ لکل فریق طواغیت یریدون ان یتحاکموا الیهم وقد امروا ان یکفروا بهم وما اشبه حال هؤلاء المتکلمین بقوله الم تر الی الذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت

ہدایت - لیکن اوتری ہے واسطی اوسکی کہ کوشش کرو تم واسطی نکالنی شاذ
اور نادر لغتوں کے اور غیر مشہور الفاظوں کے اور اسواسطی کہ چپ رہو تم اونسی
اور سپرد کرو تم علم اوسکا طرف اللہ کے - اور جانو کہ یہہ آیات نہین دلالت کرتین
اوپر صفات الہی کے یہہ خلاصہ ہی رائی متکلمین کا یہہ کلام دیکھی ہے مین نی تصریح
کئی ہوئی ایک جماعت کے اونہین سی - اور وہ لازم ہی واسطی جماعت اونکی کے
ایسا لازم کہ نہین چارہ اوس سی - اور حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ کتاب اللہ
کی نہین ہدایت کرتی بیچ معرفت اللہ کے اور تحقیق رسول اللہ کا معزول ہے
تعلیم اور خبر دینی صفات اللہ کے سی کہ بہیجا ہے اللہ نی اوسکو اور تحقیق آدمی
وقت تنازعہ کے نہ رجوع کرین جہگڑی اپنی طرف اللہ اور رسول کے - بلکہ رجوع
کرین طرف اوسکی کہ تہی اوپر اوسکی بیچ جہالت کے - اور رجوع کرین طرف مثل
اسکے - کہ رجوع کرتا ہے طرف اوسکی وہ شخص کہ نہین ایمان لایا ساتہہ انبیا کے
مثل براہمہ اور فلاسفہ کے اور وہ مشرک اور مجوس اور بعض صابئین ہین اور
اگرچہ ہی یہہ رجوع کرنا ان بیدینوں کا طرف غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہین زیادہ کرتا اس امر مین مگر شدت اور سختی اور نہین معدہ ہوتا ساتہہ اوسکے
اختلاف اونکا کیونکہ واسطی ہر فرقہ گمراہ کے طاغوت ہین یعنی معبود باطل ارادہ
کرتے ہین یہہ کہ متوجہ ہووین واسطے فیصلہ کے طرف اونکی حالانکہ امر کئی گئی ہین
یہہ کہ انکار کرین اونکا اور یہہ کیا مشابہ ہی حال ان متکلمین کا ساتہہ قول اللہ تعالی
کے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ

وقد امروا ان يكفروا به ويريد الشيطان ان يضلهم ضلالا بعيدا واذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله والى الرسول رايت المنافقين يصدون عنك صدودا فكيف اذا اصابتهم مصيبة بما قدمت ايديهم ثم جاؤك يحلفون بالله ان اردنا الا احسانا وتوفيقا فاذا دعوا الى ما انزل الله من الكتاب والى الرسول والدعاء اليه بعد وفاته الدعاء الى سنته اعرضوا عن ذلك وهم يقولون انا قصدنا الاحسان علما وعملا بهذه الطريقة التي سلكناها والتوفيق بين

الدلائل العقلية والنقلية ثم عامة هذه الشبهات التي يسمونها دلائل انما تقلدوها عن طاغوت من طواغيت المشركين او بعض الصابئين وورثتهم الذين امروا ان يكفروا بهم مثل

وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۚ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۔ یعنے آیا نہین دیکھتا ہے تو ای محمد طرف آن لوگون کے کہ زعم کرتے ہین اسبات کا کہ تحقیق وہ ایمان لائی ہین ساتھہ اوسکے کہ اوتاری گئی ہے طرف تیری اور ساتھہ اوسکی کہ اوتاری گئے ہی پہلے تیری ارادہ کرتے ہین اسبات کا کہ فیصلہ لیجاوین طرف معبودون باطلہ کے حالانکہ امر کئے گئے ہین کہ انکار کرین اونکا اور چاہتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے انکو گمراہ کرنا دور۔ جب کہا جاتا ہے ان بیدینون کو کہ آؤ تم طرف اوسکی کہ اوتاری ہی اللہ نے اور آؤ طرف رسول کے یعنی واسطی فیصلہ کے دیکہتا ہے تو منافقون کو ہٹ رہتے ہین تیری ہی ہٹ رہنا پس کسطرح ہوگا حال اونکا کہ جسوقت پہونچے گے اونکو مصیبت بسبب اوسکی کہ آگے بہیجا ہے ہاتہون اونکی نے پہر آوین تیرے پاس قسم کہاتے ہوئے اللہ کی کہ نہین ارادہ کرتے تہی ہم مگر احسان اور توفیق کا۔ پس تحقیق یہہ بدعتی جب بلائی جاتے ہین طرف اسکی کہ اوتاری ہی اللہ نے کتاب اپنی سے اور بلائی جاتے ہین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا جانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات آنحضرتؐ کے بلانا طرف سنت اوسکی کے ہی تو منہہ پہیرتے ہین اوس سے اور کہتی ہین کہ ہم قصد کرتے ہین احسان کا از روی علم اور عمل کے ساتھہ اوس طریقے کہ جاری کیا ہی ہمنے اور موافق کرتے ہین دلائل عقلی اور نقلی کو۔ اور پہر یہہ شبہات کہ جنکو بزعم اپنی کے دلائل بولتے ہین حاصل کیا ہے اونہون نے انکو طاغوت مشرکین اور صابئین اور وارثون اونکی سے کہ امر کیا ہی اللہ تعالی نے کہ انکار کرو انکا اور وہ طاغوت

فلان وفلان وعن من قال بقولهم لتشابهت قلوبهم قال الله تبارك وتعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وانزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه وما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جاءتهم البينت بغيا بينهم فهدى الله الذين امنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

٢١

فلان فلان ہین یا حاصل کیا ہی اونہون نے متبعین طاغوت سی کہ دل اونکے
(یعنی رؤسا متکلمین ۱۲) (یعنی مشائخ ۱۲)
آپسمین ملی ہوئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما پس قسم ہے
تیری رب کی کہ نہ پورا ہوگا ایمان اونکا یہان تک منصف ٹہراوین تجکو بیچ
اوسکی کہ اختلاف ہو درمیان اونکی پہر نہ پاوین بیچ دلون اپنی کے کچہہ تنگی
فیصلہ تیری سی اور قبول کرین راضی ہوکر۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے کان الناس
امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معہم الکتاب بالحق
لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ
من بعد ما جاءتہم البینت بغیا بینہم فہدی اللہ الذین
امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم تہی آدمی ایک جماعت پس بہیجا اللہ نے انبیا ؑ کو
بشارت دینی والے اور ڈرانے والے اور اوتاری ساتہہ اونکی کتاب سچی
تا کہ فیصلہ کری وہ کتاب درمیان آدمیون کے کہ جسمین اختلاف کرتے ہین اور نہین
اختلاف کیا بیچ اوسکی مگر اون لوگون نے کہ دی گئی ہین کتاب اور اختلاف کیا
اونہون نے پیچھے اسکی کہ پہونچی اونکو دلیلین ظاہر واسطے عناد اور سرکشی
کے پس ہدایت کی اللہ نے ساتہہ اذن اپنی کے طرف حق کے ان لوگونکو کہ ایمان
لائے اور اللہ ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہے طرف سیدہی راہ کی اور ان
بدعتیون کے کلام سی یہہ بات لازم آتی ہے کہ نہ قرآن شریف ہدایت واسطی
آدمیون کے۔ اور نہ بیان کرنے والا اور نہ شفا دینی والا امراض سینونکو

ولزم من هذه المقالة ان لا يكون الكتاب هدى للناس ولا بيانا وشفاء لما في الصدور

ولم تنور لهم ولم تكن عند التنازع لانا نعلم بالاضطرار انه الحق الذي يجب اعتقاده ولم يدل عليه الكتاب والسنة لا نصا ولا ظاهرا ولو انا غاية التحذق ان نستنبط هذا من قوله تعالى ولم يكن له كفوا احد وهل تعلم له سميا وبالاضطرار يعلم كل عاقل ان من دل الخلق على ان الله تعالى ليس على العرش ولا فوق السموات ونحو ذلك بقوله هل تعلم له سميا لقد ابعد النجعة وهو اما ملغز واما مدلس لم يخاطبهم بلسان عربي مبين ولازم هذه المقالة ان يكون ترك الناس بلا رسالة خيرا لهم في اصل دينهم لان مردهم قبل الرسالة وبعدها واحد وانما الرسالة زادتهم عمى وضلالة يا سبحان الله كيف لم يقل الرسول يوما من الدهر ولا احد من الامة هذه الآيات والاحاديث لا تعتقدوا ما دلت عليه ولكن اعتقدوا الذي تقتضيه مقاييسكم واعتقدوا كذا وكذا فانه الحق وما خالف ظاهره فلا تعتقدوا ظاهره وانظروا فيها فما وافق قياس عقولكم فاعتقدوه وما لا فتوقفوا فيه او انفوه ثم الرسول صلى الله

اور نہ نور اور نہ لایق رجوع کے وقت تنازع کے - کیونکہ بقول ان متکلمین کے
بالضرور جانتے ہین ہم کہ وہ حق کہ واجب الاعتقاد ہی نہین دلالت کرتے ہے
اوپر اوسکی کتاب اور سنت نصاً اور نہ ظاہراً - اور اگر ہم نہایت تیز فہمی
اور عقل سی عقیدہ حق کا نکالنا چاہین تو صرف ان دو آیات سی نکلتا ہے
وَلَمْ یَکُن لَّهُ کُفُواً اَحَدٌ یعنی نہین ہی واسطی اوسکی کوئی ہمسر وَهَلْ تَعْلَمُ
لَهُ سَمِیًّا یعنی آیا جانتا ہے تو واسطی اوسکی کوئی ہم اسم اور ہم جنس یعنے کلام
اللہ مین بیان تنزیہ الٰہی اسیقدر نکلتا ہے اور بالضرور جانتا ہے ہر عاقل
کہ تحقیق جسنے بتلایا ہے خلق کو کہ اللہ تعالی نہین ہے اوپر عرش کے اور نہین
ہے اوپر آسمانون کے اور مثل اسکے ساتھہ قول هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِیًّا کے
تحقیق دور ڈالدیا ہے اوسنی مطلب کو اور یا وہ چیستان ڈالنے والا ہے
یا خلط ملط کر دینے والا ہے باتونکو نہین کلام کے اوسنی ساتھہ زبان
عرب ظاہر کے اور لازم ان باتونسی یہہ ہی کہ چھوڑ دینا آدمیونکا بغیر پیغمبر کے
بہتر تھا حق اونکی مین کیونکہ مراد اونکی قبل پیغمبر کے اور بعد اوسکی ایک ہی رہے
بلکہ رسولونسی تو زیادہ گمراہی ہوئی سبحان اللہ مقام افسوس ہے کسطرح ہو
یہہ کہ کبھی نہ کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ کوئی امت اسکی سی کہ نہ اعتقاد
کرو تم ظاہر ان آیات اور احادیث پر لیکن اعتقاد کرو تم موافق قیاس اپنے
اور اعتقاد کرو تم ایسا اور ایسا کہ حق یہہ ہی اور جو مخالف ہو اس اعتقاد کا
نہ اتباع کرو تم اوسکی پس جو موافق ہے قیاس اور عقل تمہاری پس اعتقاد کرو تم
اوسپر - اور جو نہین موافق ہے پس چھوڑو تم اوسکو پھر رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے خبر دی ہی کہ تحقیق اُمت میری متفرق ہوگی اوپر تہتر فرقونکی
اور یہہ پیشین گوی حضرت کے ہی پہر کہا کہ مین چھوڑنے والا ہون بیچ تمہارے
ایسے چیز کو کہ اگر چنگل مارو گی تم ساتہہ اوسکی ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم وہ کتاب
اللہ کی ہے اور روایت کی گئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اونہون نے صفت مین فرقہ ناجیہ کے اور وہ فرقہ وہ ہی کہ ہو اوپر طریقہ
میرے کی اور طریقہ اصحاب میرے کی - اور نہین کہا یہہ کہ جو شخص چنگل مارے
ساتہہ ظاہر قرآن کے بیچ اعتقاد کے وہ گمراہ ہی اور نہین فرمایا کہ ہدایت تمہاری
اوپر قیاس عقل تمہاری کی ہے - اور نہ فرمایا یہہ کہ ہدایت تمہاری اوپر اس امر کے
ہی کہ نو پیدا کرین اوسکو متکلمین تمہاری پیچہے قرون ثلاثہ کے اگرچہ ظاہر ہوا ہے
اصل ان متکلمین بیچ اخیر زمانہ تابعین کے مگر اصل مذہب معطلہ صفات کا ماخوذ
ہی چیلوں یہود اور مشرکین اور گمراہ صابئین سے کیونکہ اول سُنی گئی ہی یہہ بات
اسلام مین جعد بن درہم سی کہ اللہ تعالی نہین ہے اوپر عرش کے حقیقتہً اور
اِستوی بمعنے غالب ہونیکے ہین اور لیا ہے اس مذہب کو جعد بن درہم سے
جہم بن صفوان اور ظاہر کیا ہے اس مذہب کو اوسنی پس نسبت کیا گیا یہہ مذہب
جہمیہ کا طرف اوس جہم بن صفوان کے - اور لیا یہہ مذہب جعد نے - ابان بن
سمعان سے اور اوسنی طالوت بہانجی لبید بن عاصم سی اور اوسنے لبید بن
عاصم یہودی ساحر سی جسنی جادو کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تہا جعد
ملک حران کا اور اُس ملک مین صابئیہ اور فلاسفہ بہت تہی کہ باقی رہی ہوئے تہی
اہل دین نمرود اور کنعانیونسے کہ تصانیف کی بعض متاخرین نے بیچ سحر اونکی کے اور نمرود

علیہ وسلم قال اخبر بان امتی ستفترق علی ثلث وسبعین فرقة فقال انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب الله وروی عنه صلی الله علیه وسلم انه قال فی صفة الفرقة الناجیة هو من کان علی مثل ما انا علیه الیوم واصحابی فلم یقل من تمسک بالقران فی باب الاعتقاد فهو ضال وانما الهدی رجوعکم الی مقاییس عقولکم وما یحدثه المتکلمون منکم بعد القرون الثلاثة وان کان قد نبغ اصلها فی اواخر عصر التابعین ثم اصل هذه المقالة مقالة المعطلة للصفات انما هو ماخوذ عن تلامذة الیهود والمشرکین وضلال الصابئین فان اول من حفظت عنه انه قال هذه المقالة فی الاسلام ان الله سبحانه لیس علی العرش حقیقة وانما استوی بمعنی استولی ونحو ذلک

جعد ابن درهم واخذها عنه الجهم بن صفوان واظهرها فنسبت مقالة الجهمیة الیه واخذ الجعد مقالته عن ابان بن سمعان واخذها ابان عن طالوت ابن اخت لبید بن الاعصم واخذها طالوت من لبید بن الاعصم الیهودی الساحر الذی سحر النبی صلی الله علیه وسلم وکان الجعد هذا فیما قیل من اهل حران وکان فیهم خلق کثیر من الصابئة والفلاسفة بقایا اهل دین النمرود والکنعانیین الذین صنف بعض المتأخرین فی سحرهم والنمرود

لقب پادشاہ صابیون کا ہے جیساکہ کسری لقب ہی پادشاہ پارسیون کا اور
فرعون لقب ہے پادشاہ مصر کا اور نجاشی پادشاہ حبش کا پس یہہ اسم جنس کا ہے
نہ اسم علم کا اور صابے اوسوقت مشرک تہی مگر تہوڑے اونمین مسلمان تہے اور
علماء اونکی فلاسفہ تہی اگرچہ صابے مسلمان ہی ہوا کرتے ہین بلکہ ایمان رکہتی
ہین ساتہہ اللہ کے اور دن قیامت کے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے انّ الّذین
اٰمنوا والّذین ھادوا والنّصاریٰ والصّابئین من اٰمن باللہ والیوم
الاٰخر وعمل صالحًا فلھم اجرھم عند ربّھم ولا خوف
علیھم ولا ھم یحزنون ٭ یعنے تحقیق جو لوگ ایمان لائی اور جو لوگ یہودی
ہوئی اور جو لوگ نصاری ہوئی اور جو صابے ہوئی ہین جو کوئی ایمان لایا ساتہہ
اللہ کے اور دن آخر کے اور عمل کئے نیک پس واسطے اونکی اجر ہے نزدیک رب
اونکے نہین خوف اوپر اونکی اور نہ وہ غمناک ہونگی اور فرمایا اللہ تعالے نے
ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والصابئون والنصاریٰ من اٰمن باللہ
والیوم الاٰخر وعمل صالحًا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنے تحقیق جو ایمان
لائی اور جو یہودی ہوئی اور جو صابے ہوئی اور جو نصاری ہوئی جو کوئی
ایمان لائی ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور عمل کرین نیک پس نہین ہے
خوف اوپر اونکی اور وہ غمناک ہووین گے لیکن اونمین سے زیادہ یا اکثر کافر
تہی یا مشرک جیساکہ اکثر یہود اور نصاری نے بدلدیا اور تحریف کردیا کتاب اللہ
کو اور ہوگئی کافر یا مشرک پس وہ صابے جو تہے اوسوقت کافر یا مشرک ہوگئی
تہی تارونکو اور بناتی تہے اونکی تصویرین اور مذہب اونکا بیچ حق رب العالمین کے

ملک الصابئۃ کما ان کسریٰ ملک الفرس وفرعون ملک مصر والنجاشی ملک الحبشۃ فھو اسم جنس لا اسم علم کانت الصابئۃ الا قلیلا منھم اذ ذاک علی اشراک وعلماءھم الفلاسفۃ وان کان الصابئون لا یکونون مشرکین بل مؤمنا باللہ والیوم الاٰخر کما قال اللہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون لکن کثیرا منھم او اکثرھم کانوا کفارا او مشرکین کما ان کثیرا من الیھود والنصاریٰ بدلوا وحرفوا وصاروا کفارا او مشرکین فاولئک الصابئون الذین کانوا اذ ذاک کفارا ومشرکین وکانوا یعبدون الکواکب ویبنون لھا الھیاکل ومذھبھم فی الخالق سبحانہ

یہہ تہا کہ نہین واسطے اوس اللہ کے کوئی صفت مگر صفتین سلبی یا اضافی یا مرکب ان دونون سے اور یہہ وہ لوگ ہین کہ بہیجے گئے ابراہیم علیہ السلام طرف اونکی پس جعد نے پکڑا مذہب اپنا صابیون اور فلاسفہ سی اور لیا یہہ مذہب جہم نے سورج پرستون اور بعض فلاسفہ ہندسی ہی کہ منکر ہین کل علوم کے سوا حسیات کے جسطرح کہ روایت کی ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے پس اسناد جہمیہ کے پہونچتی ہے طرف یہود اور نصاری اور فلاسفہ گمراہونکی پس یہہ جہم یا صابئین سی ہین یا مشرکین پہر جسوقت عربی کی گئین کتابین روم کے دوسری صدی مین تو پڑ گئی بلا سے اوس چیز کے کہ ڈالی شیطان نے بیچ دل گمراہونکی اور شروع ہوئی جنس اوس چیز کے کہ ڈالا اوسنی بیچ دل ہم مثلون اوسکی کے اور جب شروع ہوئے تیسری صدی منتشر ہوئی یہہ باتین بسبب بشر بن غیاث مریسی اور دوستون اوسکی کے جنکا نام رکہا ہے سلف نے مقالۃ الجہمیہ اور کلام آئمہ کے مثل امام مالک اور سفیان بن عیینہ اور ابے یوسف اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور فضیل بن عیاض اور بشر حافی وغیرہم کے بیچ مذہب اور گمراہی بشر مریسی کے بہت ہی اور یہہ تاویلین کہ موجود ہین آج کے دن ہاتہہ مین آدمیون کے مثل اون تاویلون کے کہ ذکر کیا اونکو ابو بکر بن فورک نے بیچ کتاب تاویلات کے اور ذکر کیا ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی نے بیچ اوس کتاب کے کہ نام رکہا ہی اوسکا تاسیس التقدیس اور پائی جاتین یہہ تاویلین اکثر بیچ کلام اور ونکی ہی سوا ان مذکورین کے مثل ابی علی جبائی اور عبد الجبار بن احمد ہمدانی وابی حسین بصری وابی الوفا بن عقیل وابے حامد غزالی اور غیر اونکے اور یہہ بعینہ وہ تاویلات ہین

انہ لیس لہ صفة الا صفة سلبیة او اضافیة او مرکبة منهما وهم الذین بعث الیهم الخلیل علیه السلام فیکون الجعد اخذها عن الصابئة والفلاسفة وایضا فیما ذکره الامام احمد رحمه الله واخذها الجهم من السمنیة او بعض فلاسفة الهند وهم الذین یجحدون من العلوم سوی الحسیات فهذه اسانید الجهم ترجع الی الیهود والنصاری والفلاسفة الضالین فهم اما من الصابئین او من المشرکین ثم لما عربت الکتب الرومیة فی حدود المائة الثانیة زاد البلاء مع ما القی الشیطان فی قلوب الضلال ابتداء من جنس ما القاه فی قلوب اشباههم ولما کان فی حدود المائة الثالثة انتشرت هذه المقالة التی کان السلف یسمونها مقالة الجهمیة بسبب بشر بن غیاث المریسی وطبقته وکلام الائمة مثل مالک وسفیان بن عیینة وابی یوسف والشافعی واحمد واسحاق والفضیل بن عیاض وبشر الحافی وغیرهم فی بشر المریسی هذا کثیر فی ذمه وتضلیله وهذه التاویلات الموجودة الیوم بایدی الناس مثل اکثر التاویلات التی ذکرها ابو بکر بن فورک فی کتاب التاویلات وذکرها ابو عبد الله الرازی فی کتابه الذی سماه تاسیس التقدیس ویوجد کثیر منها فی کلام خلق کثیر غیر هؤلاء مثل ابی علی الجبائی وعبد الجبار بن احمد الهمدانی وابی الحسین البصری وابی الوفاء بن عقیل وابی حامد الغزالی وغیرهم هی بعینها

کہ ذکر کیا ہی اونکو بشر مریسی نے بیچ کتاب اپنی کے اگرچہ پایا جاتا ہے بیچ کلام بعضون کے
روان تاویلات کا ہی اور اکثر مسایل مین کلام اونکی اچھی یہی ہے - اور غرض
میرے بیان کرنے سی اسجگہہ یہہ ہی کہ تاویلات اون لوگونکی عین تاویلات مریسی
کے ہین اور دلالت کرتے ہی بیچ اسبات کے کہ کتاب الرد کہ تصنیف ہی عثمان بن
سعید بن دارمی کے کہ بیچ زمانہ بخاری کی ایک مشہور اماموں سے تہا اور نام رکہا
اوس کتاب کا نقض رد عثمان بن سعید علی الکاذب العنید فیما افتری علی اللہ
فی التوحید اور نقل کین اوسنی یہہ تاویلات بعینہ اوس کتاب مین بشر مریسی سے
ساتہہ اس مضمون کے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مریسی بہت معتقد تہا ان تاویلات کا
اور بہت عالم تہا منقول اور معقول مین ان متاخرین سے کہ پہونچین ہین تاویلات
ان متاخرین کو اوسی مریسی سے پہر رد کیا ان تاویلون کو عثمان بن سعید نے
اسیطرح سی کہ عاقل اور زیرک معلوم کرلے مطالع اسکی سے حقیقت مذہب سلف
کے اور ظاہر ہو جاوے اونکو غالب ہونا دلیل اونکی کا اور ضعیف ہونا حجت مخالفون کا
اور جب معلوم کر ہی کہ آئمہ ہدی نے اجماع کیا ہی اوپر بدگوئی فرقہ مریسیہ اور اکثرون
نے تکفیر کی ہے اونکی اور گمراہ کیا ہے اونکو اور جان لے تحقیق یہہ قول کہ مشہور ہے
بیچ متاخرین کے وہ بعینہ مذہب فرقہ مریسیہ کا ہے تو کہل جائیگا رستہ ہدایت کا
واسطے اوس شخص کے کہ ارادہ کیا ہی اللہ نے ہدایت اسکی کا و لاحول و لا قوت
الا باللہ العلی العظیم اور یہہ فتوی اس مسئلہ مین نہین اوٹہا سکتا ہے طول کو
اور صرف اشارہ کیا ہے مین نے طرف اصول کے اور عقلمند سیر اور نظر کریگا اور
کلام سلف کی اسباب مین بہت کتابونمین موجود ہے کہ ذکر اونکا اوس فتوی

على ان تأويلات المريسي بعينها تأويلات هؤلاء ... وذكر كلام ... التأويل وابطاله ايضا ... المريسي في كتابه

ذلك كتاب الرد الذي صنفه عثمان بن سعيد الدارمي احد الائمة المشاهير في زمن البخاري صنف كتابا وسماه نقض عثمان بن سعيد على الكاذب العنيد فيما افترى على الله في التوحيد حكى فيه هذه التأويل باعيانها عن بشر المريسي بكلام يقتضي ان المريسي اعلم بها واعلم بالمنقول والمعقول من هؤلاء المتأخرين الذين اتصلت اليهم من جهته ثم رد ذلك عثمان بن سعيد بكلام اذا طالعه العاقل الذكي علم حقيقة ما كان عليه السلف وتبين له ظهور حجتهم وضعف حجة من خالفهم ثم اذا رأى الائمة ائمة الهدى قد اجمعوا على ذم المريسية واكثرهم كفروهم او ضللوهم وعلم ان هذا القول الساري في المتأخرين هو مذهب المريسي تبين الهدى لمن يريد الله هدايته ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم والفتوى لا تحتمل البسط في هذا الباب وانما اشير الى مبادي الامور والعاقل يسير وينظر وكلام السلف في هذا الباب موجود في كتب كثيرة

مین غیر ممکن ہے مگر تہوڑی سی ذکر کرتا ہون مثل کتاب سنن تصنیف الکائی کے
اور ابانت ابن بطہ کی اور سنت ابی ذر ہرویکی اور اسما الصفات بیہقی کے
اور پہلی انکی سنت طبرانی کے اور ابی شیخ الاصبہانیکے اور پہلی اوسکی سنت
خلال کے اور توحید ابن خزیمہ کے اور کلام ابن عباس بن شریح کے اور رد علے
الجہمیہ جماعت کی اور آگے اوسکی سنت عبد اللہ بن احمد کے اور کلام عبد العزیز مکے
صاحب الحیدۃ فی رد علی الجہمیہ کے اور کلام امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن
راہویہ کے اور ہماری پاس دلایل سمعی اور عقلی سے اسقدر ہین کہ نہین گنجایش ہوسکتی
اس فتوی مین اور مین جانتا ہون کہ پاس متکلمین کے بہت شبہات ہین کہ درج کرنا
انکا اس فتوی مین ناممکن ہے اور جو شخص نظر کری اونین اور ارادہ کری ظاہر کرنے
اون شبہات کا پس اوپر اوسکی آسان ہے اور جبکہ اصل ان باتونکا تعطیل اور
تاویل ہے کہ لیا ہوا پہلیون مشرکین اور صابئین اور یہودسی ہے تو کیونکر خوش ہوگا
دل مومن کا یا دل عاقل کا کہ پکڑی راستہ ان مغضوب آلہی اور گمراہون کا اور چہوڑے
رستہ ان لوگونکا کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر اونکی کہ وہ پیغمبر اور صدیق اور
شہدا اور صالحین ہین فصل پہر جامع کلام اس مسئلہ مین یہہ ہی کہ صفت
کیا جاوے اللہ تعالی ساتہہ اوس چیز کے کہ وصف کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو
یا وصف کیا ہی رسول اوسکی نے اور وصف کیا ہے اوسکو سابقون اولون نے
کہ نہین بڑہی قرآن اور حدیث سی کہا امام احمد بن حنبل نے کہ نہ وصف کیا جاوے
اللہ مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ وصف کیا ہی اوسنی ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی
یا وصف کیا ہی اوسکو رسول اوسکی نے نہ زیادتی کیجاوی قرآن اور حدیث سی

لا يمكن ان يكون جميعها مثل كتاب السنن للالكائي والابانة لابن بطة والسنة لابي ذر الهروي والاسماء والصفات للبيهقي وقبلها السنة للطبراني ولابي الشيخ الاصبهاني وقبلها السنة للخلال والتوحيد لابن خزيمة وكلام ابي العباس بن سريج والرد على الجهمية لجماعة وقبلهم السنة لعبد الله بن احمد وكلام عبد العزيز المكي صاحب الحيدة في الرد على الجهمية وكلام الامام احمد بن حنبل واسحاق بن راهويه واشياء كثيرة وعندنا من الدلائل السمعية والعقلية ما لا يتسع هذا الموضع لذكره وانا اعلم ان المتكلمين لهم شبهات موجودة لكن لا يمكن ذكرها في الفتوى فمن نظر فيها واراد ابانة ما ذكروه من الشبه فانه يسير واذا كان اصل هذه المقالة مقالة التعطيل والتاويل ماخوذا عن تلامذة المشركين والصابئين واليهود فكيف تطيب نفس مؤمن او نفس عاقل ان ياخذ سبيل هؤلاء المغضوب عليهم والضالين ويدع سبيل الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين فصل ثم القول الشامل في جميع هذا الباب ان يوصف الله بما وصف به نفسه او وصفه به رسوله وبما وصفه به السابقون الاولون لا يتجاوز القرآن والحديث قال الامام احمد بن حنبل لا يوصف الله الا بما وصف به نفسه او وصفه به رسوله لا يتجاوز القرآن والحديث

ونعلم ان ما وصف الله به نفسه من ذلك فهو حق ليس فيه لغز ولا احاجي بل معناه يعرف من حيث يعرف مقصود المتكلم بكلامه وهو سبحانه مع ذلك ليس كمثله شي لا في نفسه المقدسة المذكورة باسمائه وصفاته ولا في افعاله فكما يتيقن ان الله سبحانه وتعالى له ذات حقيقة وله افعال حقيقة فكلما اوجب نقصا او حدوثا فان الله تعالى منزه عنه حقيقة فانه سبحانه المستحق للكمال الذي لا غاية

فوقه ويمتنع عليه الحدوث لامتناع العدم عليه واستلزام الحدوث سابقة العدم ولافتقار المحدث الى المحدث ولوجوب وجوده بنفسه سبحانه وتعالى ومذهب السلف بين التعطيل والتمثيل فلا يمثلون صفات الله تعالى بصفات خلقه كما لا يمثلون ذاته بذات خلقه ولا ينفون عنه ما وصف به نفسه ووصفه به رسوله فيعطلون اسماءه الحسنى وصفاته العليا ويحرفون الكلم عن مواضعه ويلحدون

اور ہم جانتے ہین کہ جس چیز سے وصف کیا ہی اللہ تعالی نے ذات اپنی کو پس وہ حق ہے
نہین ہے اوسمین مُعَمّیٰ اور چیستان بلکہ معنی اوسکی سمجھی جاتی ہین جسطرح سمجھا ہے
جاتا مطلب متکلم کا کلام اوسکی سے اور وہ سبحانہ تعالے باوجود اوسکی لیس کمثلہ
شی ہی یعنی نہین مثل اسکی کوئی چیز نہ بیچ ذات اوسکی کے کہ مذکور ہی ساتھہ
اسماء اور صفات اوسکی کے اور نہ بیچ فعل اوسکی کے - پس جسطرح کہ یقین کیا
جاتا ہی کہ تحقیق واسطے اللہ سبحانہ تعالے کے ذات ہی حقیقتہً اور واسطے اوسکے
فعل ہین حقیقتہً حالانکہ نہین ہے مثل اوسکی کوئی شے نہ ذات مین نہ صفات مین
نہ فعلو مین پس جو چیز کہ پیدا کری نقصان اور حدوث پس وہ اللہ پاک ہے اوس سے
حقیقتہً - کیونکہ وہ اللہ تعالے لایق ہے واسطے کمال کے کہ جسکی کوئی حد نہین اور
ممتنع ہے اوپر اوسکی حدوث - کیونکہ اول یہہ ہی کہ منع ہی نیست اور نابود ہونا
اوسکا اور حدوث لازم پکڑتا ہی عدم کو دوسری بات یہہ ہی کہ مُحدَث محتاج ہے
مُحدِث کا اور تیسری بات یہہ ہی کہ وجود اسکا واجب ہے ذات اپنی مین پاک ہے
وہ اللہ سبحانہ تعالی اور بلند اور مذہب سلف کا مابین تعطیل اور تمثیل کے ہے
یعنے نہ اوسکو صفات مین معطل جانتے ہین اور نہ اوسکی مثال بیان کرتے ہین پس
نہین مثال دیتے صفات اللہ کو ساتھہ صفات مخلوق کے جیسا کہ نہین مثال دیتے ہین
ذات اللہ کو ساتھہ ذات مخلوق کے - اور نہین نفی کرتے ہین ان صفات کے
کہ وصف کیا ہی اللہ نے ذات اپنی کو ساتھہ اوسکی اور وصف کیا ہی رسول اوسکی
نے - اگر یہہ بزرگ نفی کرتے صفات اللہ کے تو معطل کرتے اللہ کو اسماء پاک اور
صفات علیا اوسکی سے اور پہیر دیتی کلمات کو مکان اونکی سے اور کجروی کرتے

في أسماء الله وآياته فمن نفى التعطيل
وكل واحد ممن قد نفى التعطيل والتمثيل فهو جامع بين التعطيل والتمثيل أما المعطلون فإنهم لم يفهموا من أسماء الله تعالى وصفاته إلا ما هو اللائق بالمخلوقات

بیچ اسماء اور صفات اللہ کے اور آیات اوسکی کے پس جو کوئی نفی کرتا ہی تعطیل اور تمثیل کے نے الحقیقت وہ خود معطل اور ممثل بنتا ہی لیکن معطل نہین سمجھتی اسماء اور صفات الٰہی کو مگر وہ اسماء اور صفات کہ لایق مخلوق کے ہین پہر شروع ہوتے ہین بیچ نفی کرنے اون مفہومات کے پس تحقیق جمع کیا اونوننے تعطیل اور تمثیل کو کیونکہ پہلی مثال دی اور پہر اوسکو معطل کیا اور یہہ بعینہٖ تشبیہ اور تمثیل ہی حقیقت اسماء اور صفات الٰہی کو ساتھہ حقیقت اسماء اور صفات مخلوق کے اور تعطیل ہے واسطے اوس چیز کے کہ لایق ہے اوسکو اسماء اور صفات سی کیونکہ جب سمجھا کہنے والے اگر اللہ ہو اوپر عرش کے تو لازم آتا ہے اوسکو کہ بڑا ہو عرش سے یا چہوٹا اوس سے یا برابر اوسکی اور مثل کلام اوسکی۔ تو نہ سمجھا ہونا اللہ کا اوپر عرش کے مگر مثل ہونے ایک شی کے اوپر کسی چیز کے اور یہہ کلام لازم تابع ہے واسطے اوس مفہوم کے اپسیر استوی کہ لایق ہے ساتھہ جلال ذات اوسکی کے اور خاص ہے اوسکو پس نہین لازم آتے قایل اوسکی کو کوئی قباحت کہ واجب ہی تنزیہہ ذات کی اوس اور ہوئی یہہ کلام اوس کہنے والی کے مثل قول ممثل کے کہ کہتا ہے واسطے جہان کے کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ پیدا کرنے والا یا جوہر ہے یا عرض کسواسطی کہ نہین کوئی موجود کہ خالی ہو ان دو صفتوں سے اور یہہ دونون محال ہین اوپر اللہ کے یا مثل قول اوس ممثل کے کہ اگر ہو مستوی اوپر عرش کے پس وہ مشابہ ہو واسطے استوی انسان کے اوپر تخت کے یا اوپر کشتی کے کسواسطی کہ نہین سمجھا جاتا ہے استوی مگر اسطرح۔ پس تحقیق ان دونون نے مثال دی اور تعطیل کے حقیقت اوس چیز کے سی کہ وصف کیا ہی اللہ نے ذات اپنی کو۔ اور امتیاز پہلے کے

ثم شرعوا في نفي تلك المفهومات فقد جمعوا بين التعطيل والتمثيل مثلوا أولا وعطلوا آخرا وهذا تشبيه وتمثيل منهم للمفهوم من أسمائه وصفاته بالمفهوم من أسماء خلقه وصفاتهم وتعطيل لما يستحقه من الأسماء والصفات اللائقة بالله سبحانه وتعالى فإنه إذا قال القائل لو كان الله فوق العرش

29

للزم إما أن يكون أكبر من العرش أو أصغر أو مساويا وكل ذلك من المحال ونحو ذلك من الكلام فإنه لم يفهم من كون الله على العرش إلا ما يثبت لأي جسم كان على أي جسم كان وهذا اللازم تابع لهذا المفهوم أما استواء يليق بجلال الله ويختص به فلا يلزمه شيء من اللوازم الباطلة التي يجب نفيها عنه

بعلم المستوي ... فإن كان مثل ... وما يعطلوه عن حقيقته ... الإنسان على السرير أو على الفلك ... كان مستويا على العرش فهو مثل استواء ... مثل قول الممثل إذا كان للعالم صانع فإما أن يكون جوهرا أو عرضا وكلاهما محال إذ لا يعقل موجود إلا هذان ...

الله تعالى به نفسه واستواء الأول ۱۲

تعطیل کان معنی المستوی الا الحقیقی وامتاز الثانی باثبات استوی هو من خصائص المخلوقین وصار هذا مثل قول الممثل اذا کان للعالم صانع فاما ان یکون جوهرا او عرضا والقول الفاصل هو ما

یعنے تعطیل کے ساتھہ معنے کرنے لفظ استوی کے معنی حقیقی سبے ہی۔ اور امتیاز
دوسری کے یعنی تمثیل کے ساتھہ ثابت کرنے استوی کے کہ وہ خاصہ مخلوقات کا ہے
اور رہوا یہہ قول مثل قول ممثل کے جو کہ کہتا ہے کہ جب ہو واسطے جہانکی پیدا کرنے
والا پس ہوگا جوہر یا عرض اور قول فیصلہ کا کہ جسپر اجماع ہی خیر امتہ کا یعنے صحابہ
اور تابعین کا وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی ٹھہرنیوالا ہے اوپر عرش کے جیساکہ لایق ہے
واسطے بزرگے اوسکی کے اور خاص ہے واسطے اوسکی پس جسطرح کہ وہ موصوف ہی
ساتھہ آیات ۔ کل شئی علیم کے اور علی کل شئی قدیر کے یعنی جانتا ہی ہرشئی کو اور
قادر ہی اوپر ہرشئی کے اور انہ سمیع بصیر کے یعنی تحقیق وہ سُننے والا اور دیکھنے
والا ہے اور مثل اونکی اور ہی اور نہین جایز کہ ثابت کرین واسطے علم اور قدرت
اللہ تعالی کے خاصیتین اعراض کے جیساکہ ثابت ہین یہہ خصوصیتین واسطے علم اور
قدرت مخلوق کے پس اسیطرح وہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے نہین ثابت واسطے
فوق ہونے اوسکی کے لازمی اور خاصی موافق فوق مخلوق کے اوپر مخلوق کے
پس جان لے تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین ہے عقل صریح مین اور نہ نقل صحیح مین ہرگز
ایسی دلیل کہ بسبب اوسکی مخالفت کیجاوی طریقہ سلف سی لیکن یہہ مکان نہین
برداشت کرسکتا کہ لکھین ہم جوابات اون شبہات کے کہ وارد کرتے ہین اوپر
حق صریح کے پس وہ شخص کہ دل اوسکی مین کوئی شبہہ ہو اور چاہے حل کرنا اوس شبہ
کا پس وہ آسان ہے بہت آسان اوپر اوسکی پھر بات یہہ ہی کہ مخالف کتاب
اور سنت اور سلف امت کے کہ تاویل کرتے ہین اسطرح کی آیات میں اختلاط
اور حیرانی مین ہین اور کہتے ہین کہ عقل محال جانتی ہے حقیقت ان آیات کے کو

علیه الامة الوسط من ان الله تعالی مستو علی عرشه استواء یلیق بجلاله ویختص به فکما انه موصوف بانه بکل شیء علیم وعلی کل شیء قدیر وانه سمیع بصیر ونحو ذلک ولا یجوز ان یثبت للعلم والقدرة خصائص الاعراض التی کعلم المخلوقین وقدرتهم فکذلک هو سبحانه وتعالی فوق العرش

۳۰

ولا یثبت لفوقیته خصائص فوقیة المخلوق علی المخلوق وملزوماتها واعلم انه لیس فی العقل الصریح ولا فی النقل الصحیح ما یوجب مخالفة الطریقة السلفیة اصلا لکن هذا الموضع لا یتسع للجواب عن الشبهات الواردة علی الحق فمن کان فی قلبه شبهة واحب حلها فذلک سهل یسیر ثم المخالفون للکتاب والسنة وسلف الامة من المتأولین لهذا الباب فی امر مریج فان العقل احال ذلک

اور وہ مضطر ہوتی ہین طرف تاویلات کے اور وجہ حیرانی کے یہہ ہی جو
شخص منکر ہے دیدار الٰہی کا گمان کرتا ہے کہ عقل اوسکو محال جانتی ہے اور وہ
بیقرار ہوتا ہی طرف تاویل اون آیات کے جنمین بیان دیدار الٰہی کا ہے اور
جو شخص محال جانتا ہے موصوف ہونے اللہ تعالے کو ساتہہ علم اور قدرت
کے اور محال جانتا ہے کہ ہو کلام اللہ تعالی کے غیر مخلوق اور مثل ان باتون کے
تو کہتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے اونکو پس وہ مضطرب ہوتا ہی طرف تاویل کے
بلکہ جو شخص منکر ہے حقیقت قیامت کے سی اور منکر ہے کہانے پینے حقیقے سے
جنت مین تو گمان کرتا ہی کہ عقل محال جانتی ہے اوسکو اور مضطر ہوتا ہی طرف
تاویل کے اور جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ اللہ تعالے نہین ہے اوپر عرش کے
زعم کرتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے اوسکو اور مضطر ہوتا ہے طرف تاویل کے
اور حال یہہ ہے کہ کفایت کرتے ہے تمکو ایک دلیل اوپر فاسد ہونے قول
ان بدعتیونکی وہ یہہ ہی کہ نہین واسطے اونکی کوئی قاعدہ مقرر جس سے معلوم
کرلین محال جاننا عقل کا بلکہ بعض اونکی زعم کرتے ہین کہ ایک چیز کو عقل جائز کہتی
ہے اور واجب جانتی ہے پہر دوسرا کہتا ہے کہ اسکو عقل محال جانتی ہے
اور جائز نہین رکہتی اسی کا شک کے کس عقل سے تولتی ہین کتاب اور سنت کو
پس راضی ہوا اللہ تعالی امام مالک ابن انس پر کہ فرمایا اونہون نے جسوقت
لاوی کوئی دلیل ہمارے پاس ایک آدمی بہت جہگڑنے والا تو چہوڑ دین ہم
اوس دلیل کو کہ لایا اوسکو جبریل علیہ السلام طرف محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم
کے بدلے اوس دلیل جہگڑالو کے حالانکہ ہر ایک ان بدعتیون سے الزام دیا گیا ہے

وانہ مضطر الی التاویل فان من ینکر الرؤیۃ یزعم ان العقل یحیلہا وانہ مضطر فیہا الی التاویل ومن یحیل ان للہ تعالے علما وقدرۃ وان یکون کلامہ غیر مخلوق ونحو ذلک یقول ان العقل احال ذلک فاضطر الی التاویل بل من ینکر حقیقۃ حشر الاجساد والاکل والشرب الحقیقی فی الجنۃ یزعم ان العقل احال ذلک وانہ مضطر الی التاویل ومن یزعم ان اللہ لیس فوق العرش یزعم ان العقل احال ذلک وانہ مضطر الی التاویل ویکفیک دلیلا علی فساد قول ہؤلاء انہ لیس لواحد منہم قاعدۃ مستمرۃ فیما یحیلہ العقل بل منہم من یزعم ان العقل جوز او اوجب ما یدعی الآخر ان العقل احالہ فیا لیت شعری بای عقل یوزن الکتاب والسنۃ فرضی اللہ عن مالک بن انس امام حیث قال او کلما جاءنا رجل اجدل من رجل ترکنا ما جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لجدل ہؤلاء وکل من ہؤلاء مخصوم

ساتہہ اوس دلیل کے کہ پیش کرتے ہے اسکو دوسرا اور حل کرنا شبہات مُبتدعین کا کئی وجہ سی ہے ایک اونسی یہہ ہی کہ بیان کرین ہم کہ عقل محال نہین جانتے اوسکو جسکو تم محال جانتے ہو دوسرا یہہ وجہ ہے کہ وہ نصوص جو وارد ہین اوسمین نہین ہین وہ نصوص لایق تاویلون کے تیسرے یہہ ہی کہ اکثر ان امورونکی یقیناً معلوم ہین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم لائی ہین ان آیات کو جسطرح کہ لائی ہین پانچ نمازکو اور روزہ رمضان کے پس وہ تاویل کہ پہیرے ان آیات کو حقیقت اونکی سے مثل تاویلات قرامطیا ور باطنیّہ کے ہی بیچ حج اور روزہ اور نماز کے اور باقی چیزین کہ لائی ہین اونکو انبیاء علیہم السلام اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ بیان کیا جاوی اسبات کو کہ عقل صریح موافق ہی ساتہہ اوس چیز کے کہ آئی ہین آیات مین اگرچہ ہین بعض آیات لایق تفصیل کے کہ عاجز ہے عقل سمجہنے تفصیل اوسکی سے لیکن سمجہی جاتی ہین مجمل اور سوائے اوسکی اور بہی وجہ ہین - علاوہ یہہ ہی کہ بڑی بڑی سردار بدعتیون کے اقرار کرتے ہین کہ بیچ اکثر مطالب الٰہی کے یقیناً عقل کو کوئی راستہ نہین ہے پس واجب ہی سیکہنا اِس علم کا انبیاؤن سے اور ہم ذکر کرتے تہوڑی سے الفاظ سلف کے بعینہ اسقدر کہ آسکین ان ورقون مین اور اسقدر کہ معلوم ہوجاوے مذہب اونکا یقیناً مؤمنین کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہیجا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ ہدایت اور ساتہہ دین حق کے تاکہ غالب کری اوس دین کو اوپر تمام دینونکی اور کفایت کرتے ہے گواہی اللہ تعالیٰ کے اور یہہ بہی معلوم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کردیا ہے آدمیونکو کل امور ایمان باللہ

جاء بها الاضطرار كما انه جاء بالصلوات الخمس وصوم رمضان فالتاويل الذي يحيلها عن هذه المنزلة تاويلات القرامطة والباطنية في الحج والصوم والصلوة وسائر ما جاءت به النبوة الرابع ان يبين ان العقل الصريح يوافق ما جاءت به النصوص وان تنافى النصوص

الرسول صلى الله عليه وسلم ان عامة هذه الامور قد علم ان الوارد هنا لا يحتمل التاويل الثالث بعد ذلك والثاني ان النصوص من وجوه احدها بيان ان العقل بما خصم به الاخر وهو

التفصيل ما يعجز العقل عن تفصيله وانما عقله مجملا الى غير ذلك من الوجوه على ان الاساطين من اهل الكلام معترفون بان العقل لا يوصل الى اليقين في عامة المطالب الالهية واذا كان هكذا فالواجب ان يتلقى علم ذلك من النبوة ونحن نذكر من الفاظ السلف باعيانها بعينها جملة هذا الوجه ما

ربما يعلم به مذهبهم ومن العلوم المؤمنين ان الله تعالى بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا وانه بين للناس ما اخبرهم به من امور الايمان بالله

اور دن آخرت کے ایسا بیان کہ شامل ہے ایمان مبدا اور معاد کو اور وہ ایمان
مبدا اور معاد کا ہے ایمان ساتھ پیدا کرنے کے اور اوٹھانے کے ہے جیسا کہ
جمع کیا ہے اللہ تعالے نے ان دو باتوں کو بیچ ان دو آیات کے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ؕ یعنی بعض آدمی ایسی
وہ ہین کہ کہتے ہین ایمان لائی ہم ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور حالانکہ
نہین ہین وہ مومن اس سی معلوم ہوا کہ ایمان لانا ساتھ آخرت کے مطلوب ہے
اور قول اللہ کا وَمَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ؕ نہین پیدا کرنا
تمہارا اور اوٹھانا تمہارا مگر مثل ایک آدمی کے اور کہا اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي
يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ؕ یعنے وہ اللہ کہ پیدا کیا اوسنی خلق کو اور پہر دوبارہ
پیدا کریگا اوسکو یعنی ان آیات سی معلوم ہوا کہ ایمان پیدا کرنے پر اور اوٹھانے
پر بہی مطلوب ہے اور بیان کیا ہے اللہ تعالی نے اوپر زبان پیغمبر اپنے کی حقیقت
ایمان کے اللہ پر اور آخرت پر اسقدر کہ ہدایت پاوین بندی اوسکی اور کہل
جاوی ساتھ اوسکی مراد اللہ تعالے کے اور یہہ بہی مومنین کو یقیناً معلوم ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جانتی تہے ان باتوں کو غیروں سی اور بہت
خیر خواہ امت کے ہین غیروں سی اور بہت فصیح بولنی والے ہین غیروں سی از روی عبارت
اور بیان کے بلکہ وہ انحضرت بہت عالم ہین تمام مخلوقات سی اور بہت خیر خواہ سب
خلق کے ہین واسطے امت کے اور بہت فصیح ہین ساری جہان سے پس بلاشک
جمع ہوئی ہین تین صفتین بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تو کمال علم
دوسرے کمال قدرت بیان کرنے کے اور تیسری کمال ارادہ بیان کا اور معلوم ہے

والیوم الآخر ما یتضمن الایمان بالمبدء والمعاد وهو الایمان بالخلق والبعث كما جمع بينهما في قوله تعالى ومن الناس من يقول آمنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين وقال تعالى ما خلقكم ولا بعثكم الا كنفس واحدة وقال تعالى هو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وقد بين الله على لسان رسوله من امر الايمان بالله واليوم الآخر ما هدى الله به عباده وكشف به مراده ومعلوم للمؤمنين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم من غيره بذلك وانصح من غيره للامة وافصح من غيره عبارة وبيانا بل هو اعلم الخلق بذلك وانصح الخلق للامة وافصحهم فقد اجتمع في حقه صلى الله عليه وسلم كمال العلم والقدرة والارادة ومعلوم

۳۳

یہہ بات کہ کلام کرنے والا جسوقت کہ کمال ہووی علم اوسکا اور قدرت اوسکی اور ارادہ اوسکا تو کامل ہوتی ہے کلام اوسکی اور فعل اوسکا اور نقصان کلام مین یا تو بسبب نقصان علم کے ہوتا ہے یا بسبب عجز بیان کے یا بسبب عدم ارادہ بیان کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ نہایت کامل ہین بیچ علم کے اور نہایت کامل ہین بیچ ارادہ بلاغ المبین کے اور نہایت کامل ہین بیچ قدرت کے اوپر بلاغ المبین کے اور باوجود ہونے قدرت کاملہ کے اور ارادہ پختہ کے واجب ہے حاصل ہونا مراد کا پس معلوم ہوا یقیناً کہ جو کچھہ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امور ایمان باللہ اور قیامت سے تو حاصل ہوئی اوس بیان سے مراد اوس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ارادہ بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطابق علم ہے کمالیت مین - اور علم حضرت کا ساتھہ ان چیزون کے کامل ہے علما اور نکی سے پس جو شخص ظن کرے کہ غیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بہت عالم ہے ان باتون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہت کامل ہے ازروئی بیان کے اور بہت حریص ہے اوپر ہدایت خلق کے پس وہ ملحدین مین سے ہے نہ مومنین سے اور اصحاب اور تابعین اور وہ شخص کہ چلتا ہے اوپر رستہ سلف کی سب لوگ اس باب مین اوپر استقامت کے ہین اور ایسے وہ لوگ کہ پہرنے والی ہین طریقہ اونکی سے وہ تین گروہ ہین ایک اہل تخییل اور دوسرا اہل تاویل اور تیسرا اہل تجہیل پس اہل تخییل وہ فلسفہ ہین اور متکلمین کہ چلتے ہین رستہ اونکی اور وہ کہتے ہین کہ جو کچھہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایمان باللہ اور دن آخرت کے وہ محض خیال مین ڈالنا ہے تاکہ نفع اوٹھاوین ساتھہ اوسکی جمہور

ان المتكلم اذا كمل علمه وقدرته وارادته كمل كلامه وفعله وانما يدخل النقص اما من نقص علمه واما من عجزه عن بيان علمه واما لعدم ارادته البيان والرسول هو الغاية في كمال العلم والغاية في كمال ارادة البلاغ المبين والغاية في قدرته على البلاغ المبين ومع وجود القدرة التامة والارادة الجازمة يجب وجود المراد فعلم قطعا ان ما بينه من امر الايمان بالله واليوم الآخر حصل به مراده من البيان وارادته البيان هو مطابق لعلمه وعلمه بذلك اكمل العلوم فمن ظن ان غير الرسول اعلم بهذا منه او احرص على هدى الخلق منه او اكمل بيانا منه فهو من الملحدين لا من المؤمنين والصحابة والتابعين لهم باحسان ومن سلك سبيل السلف هم في هذا الباب على الاستقامة واما المنحرفون عن طريقهم فهم ثلاث طوائف اهل التخييل واهل التأويل واهل التجهيل فاهل التخييل هم المتفلسفة ومن سلك سبيلهم من متكلم ومتصوف فانهم يقولون ان ما ذكره الرسول صلى الله عليه وسلم في الايمان بالله واليوم الآخر انما هو تخييل للحقائق لينتفع به الجمهور

اور نہین بیان کیا حق کو اور نہین ہدایت کی ساتھہ اسکی خلق کو اور نہین واضح کیا
حقیقتونکو پہر یہہ متخیلہ دو قسم ہین بعض کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ
حقہ حقایق اشیائی کے نہین جانتے تہی اور کہتے ہین یہہ اہل تخییل بعض فلاسفہ
الالٰہیہ جانتے ہین ان حقایق کو اور کہتے ہین کہ اسیطرح جانتے ہین وہ شخص
کہ نام اونکا اولیا ہے علما سی اور گمان کرتے ہین کہ بعض فلاسفہ ہی اولیا ہین کہ
زیادہ معرفت رکہتے ہین اللہ کے اور دن آخرت کے بہ نسبت پیغمبرون کے اور یہہ
کلام ملحدون غلاۃ کے ہے کہ فلاسفہ اور باطنیہ اور شیعہ باطنیہ اور صوفیہ باطنیہ
ہین اور بعض اونین سے وہ ہین کہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تہے حقایق
اشیاء کو لیکن نہین بیان کیا اوسکو اور بیان کیا ہے خلاف اوسکی اور ارادہ کیا ہے
خلق سے سمجہنا خلاف حقایق کا کیونکہ مصلحت خلق کی بیچ باب اعتقادات کی یہی ہے
کہ اعتقاد کرین خلاف حق کے اور کہتے ہین یہہ لوگ کہ واجب تہا اوپر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے دعوت کرنا خلق کا طرف اعتقاد تجسیم کے یعنی خدا کا جسم ہے باوجود اوسکے
کہ یہہ عقیدہ باطل ہے اور بلانا طرف اعتقاد دوبارہ پیدا ہونے جسمونکی باوجود اسکے
کہ یہہ باطل ہے اور خبر دینا لوگونکو کہ بہشتی لوگ کہاوینگے اور پیوینگے باوجود اسکے کہ یہہ باطل ہے کیونکہ نہین
ممکن دعوت خلقت کی مگر ساتہہ ایسی طریقہ کی کہ شامل ہے اوپر کذب کے واسطے مصلحت بندونکی یعنی ایمان
باللہ فی الحقیقت باطل ہے لیکن انبیا اونکو اسطرح دعوت کرنیکا حکم ہے پس یہہ ہے قول اونکا بیچ نصوص ایمان باللہ
اور دن آخرت کے اسیطرح اعمال یعنے نماز و روزہ وغیرہ پس بعض اونکا قایل
انکا اور بعض اونکا ٹہرتا ہے اونکو جسطرح ٹہرایا ہے ایمان باللہ اور دن آخرت کو
اور کہتا ہے کہ مامور ساتہہ ان امور کے بعض آدمی ہین اور بعض نہین ہین اور کہتا ہے

أنه بيّن به الحق ولا هدى به الخلق ولا أوضح الحقائق ثم هم على قسمين منهم من يقول إن الرسول لم يعلم الحقائق على ما هي عليه ويقولون إن من الفلاسفة الإلهية من علمها وكذلك من الأشخاص الذين يسمونهم أولياء من علماء يزعمون أن من الفلاسفة والأولياء من هو أعلم بالله واليوم الآخر من المرسلين وهذه مقالة غلاة الملحدين من الفلاسفة والباطنية باطنية الشيعة وباطنية الصوفية ومنهم من يقول بل الرسول علمها لكن لم يبينها وإنما تكلم بما يناقضها وأراد من الخلق فهم ما يناقضها لأن مصلحة الخلق في هذه الاعتقادات التي لا تطابق الحق ويقول هؤلاء يجب على الرسول أن يدعو الناس إلى اعتقاد التجسيم مع أنه باطل وإلى اعتقاد معاد الأبدان مع أنه باطل ويخبرهم بأن أهل الجنة يأكلون ويشربون مع أن ذلك باطل لأنه لا يمكن دعوة الخلق إلا بهذه الطريقة التي تتضمن الكذب لمصلحة العباد فهذا قول هؤلاء في نصوص الإيمان بالله واليوم الآخر وأما الأعمال فمنهم من يقرها ومنهم من يجريها هذا المجرى ويقول إنما يؤمر بها بعض الناس دون بعض

کہ مامور ساتھہ اوسکی عوام ہین نہ خواص پس یہہ طریقہ ملاحدہ اور اسماعیلیہ اور مثل
اونکی کاہے اسپر اہل تاویل کے پس کہتے ہین تحقیق وہ نصوص کہ وارد ہین بیچ صفات کے
نہین قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ اون نصوص کے کہ اعتقاد کرین
بیچ اوسکی آدمی باطل کا لیکن قصد کیا ہے معانی کا ساتھہ اون نصوص کے اور نہین
بیان کے وہ معانی اور نہ ظاہر کئے لیکن ارادہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نظر کرین اور پہچانین حق کو ساتھہ عقلون اپنی کے پہر کوشش کرین بیچ پہرنے
معانی نصوص کے اور مقصود اوس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان کرنا لوگونکا
ہے اور تکلیف مین ڈالنا اونکو اور مشقت مین ڈالنا ہے ذہنون اور عقلون اونکی کو
بیچ پہرنے کلام اللہ کے معانی اور مقتضائی اوسکی سے اور پہچان لین حق کو
بغیر وسیلہ پیغمبر کے ۔ یہہ قول متکلمین جہمیہ اور معتزلہ کا ہے اور اوس شخص کا
کہ مشابہ اونکی ہے اور وہ فرقہ وہی ہے کہ قصد ہمارا اس فتوی مین رد کرنا اوسکا
نہ اون دونون فرقون اہل تخییل کا کسواسطے کہ بدی ان دونونکی مشہور ہی لوگون
مین اور لوگ اوسی نفرت کرتے تہے بخلاف ان جہمیہ کے کہ اون سی لوگ نفرت
نہین کرتے ہین کیونکہ یہہ جہمیہ مدد کرتے ہین بہت جگہہ مین احادیث کے باوجود
عقیدہ باطلہ کے اور وہ ہر دو فرقہ فی الحقیقت نہ مدد کرتے ہین اہل اسلام کے
اور نہ شکست دیتی ہین فلاسفہ کو لیکن وہ ملحد جہمیہ الزام دیتی ہین منکرین
آیات قیامت کو اور خود منکر ہین آیات صفات کے حالانکہ آیات صفات اور
آیات قیامت کے برابر ہین بیچ محال جاننے عقل کے پس کہتے ہین یہہ جہمیہ اونکی
الزام مین کہ ہم جانتے ہین بالضرور کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائی ہین.

وجوه يعرفها العامة والخاصة فهذه طريقة الملاحدة والاسماعيلية ونحوهم واما اهل التاويل فيقولون ان النصوص الواردة في الصفات لم يقصد بها الرسول ان يعتقدوا الباطل ولكن قصد بها معاني ولم يبين لهم تلك المعاني ولا دلهم عليها ولكن اراد ان ينظروا فيعرفوا الحق بعقولهم ثم يجتهدوا في صرف تلك النصوص عن مدلولها ومقصوده امتحانهم وتكليفهم واتعاب اذهانهم وعقولهم في ان يصرفوا كلامه عن مدلوله ومقتضاه ويعرفوا الحق من غير جهته وهذا قول المتكلمة الجهمية والمعتزلة ومن دخل معهم في شيء من ذلك والذين قصدنا الرد عليهم في هذه الفتيا هم هؤلاء اذ كان نفور الناس عن الاولين مشهورا بخلاف هؤلاء فانهم تظاهروا بنصر السنة في مواضع كثيرة وهم في الحقيقة لا للاسلام نصروا ولا للفلاسفة كسروا لكن اولئك الملاحدة الزموهم في نصوص المعاد نظير ما ادعوه في نصوص الصفات فقالوا لهم نحن نعلم بالاضطرار ان الرسل جاءت

المعاد لابد وقد علمنا فساد الشبهة المانعة منه واهل السنة يقولون لهم ونحن نعلم بالاضطرار ان الرسل جاءت باثبات الصفات ونصوص الصفات في الكتب الالهية اكثر واعظم من نصوص المعاد ويقولون لهم معلوم ان مشركي العرب وغيرهم كانوا ينكرون المعاد وقد انكروه على الرسول وناظروه عليه بخلاف الصفات فانه لم ينكر شيئا منها احد من العرب فعلم ان اقرار العقول بالصفات اعظم من اقرارها بالمعاد وان انكار المعاد اعظم من انكار الصفات فكيف يجوز مع هذا ان يكون ما اخبر به من الصفات ليس كما اخبر به وما اخبر به من المعاد هو على ما اخبر به وايضا فقد علم ان النبي صلى الله عليه وسلم قد ذم اهل الكتاب على ما حرفوه وبدلوه ومعلوم ان التورية مملوة من ذكر الصفات فلو كان هذا مما حرف وبدل لكان انكار ذلك عليهم اولى فكيف اذا ذكروا بين يديه الصفات يضحك تعجبا منهم وتصديقا ولم يعبهم قط بما تعيبه النفاة

ا پیدا ہونے جسمونکی یعنے قیامت کے اور جان لیا ہے ہمنے فساد اون شبہات کا
کہ مانع ہین اعتقاد دوبارہ ہونیکے اور اہل سنت وجماعت کہتی ہین کہ ہم جانتے
ہین بالضرور کہ انبیا رلائی ہین آیات صفات کو اور آیات صفات کے بیچ
کتاب اللہ کے زیادہ ہین آیات قیامت سی اور کہتی ہین واسطے اونکی یہہ بات
کہ معلوم ہے کہ مشرک عرب کے منکر تہے دوبارہ پیدا ہونیکے اور انکار کیا ہے
اونہون نے اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جہگڑا کیا اونہون نے
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دوبارہ پیدا ہونے کے بخلاف آیات
صفات کے کہ تحقیق کوئی عرب منکر نہین ہوا آیات صفات سی پس معلوم ہوا کہ اقرار
ان عقلونکا ساتہہ صفات کے زیادہ ہے اقرار کرنے دوبارہ پیدا ہونے سی اور
انکار کرنا دوبارہ پیدا ہونے کا بڑا ہے انکار صفات سی اور باوجود اسکی کیونکر
جایز ہو یہہ بات کہ جو خبر دی ہے شارع نے صفات کی وہ موافق خبر دینے شارع کے
نہ ہو یعنے اسکی تاویل کرین اور جو خبر دی ہی دوبارہ پیدا ہونیکی وہ موافق خبر
دینے کے ہو یعنے بلا تاویل قبول کرین اور بہی معلوم ہو کہ تحقیق رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے برا کہا ہے اہل کتاب کو بسبب بدل ڈالنی اور پہیر دینی اونکی
کے کتاب کو اور معلوم ہی کہ توریت بہری ہوئی ہے ذکر صفات سی پس اگر ہوتے
یہہ صفات اس قسم کہ تحریف کی گئی ہے اور بدلائی ہوئی ہے تو البتہ ہوتا برا کہنا
پیغمبر کا اونکو بطریق اولی اس کسطرح ہو جسوقت کہ ذکر کرین وہ اہل کتاب بیچ روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کو تو ہنسے فرماوین از روئی تعجب اور از روئی
تصدیق کے اور نہ عیب کرین اونپر ہرگز جیسا کہ عیب پکڑاتے ہین نفی کرنیوالے

صفات کے اوپر اہل اثبات صفات کے مثل لفظ تشبیہ اور تجسیم کے یعنی
مجسمہ اور مشبہہ کہتی ہین جیسا کہ نفی کرنے والے کہتے ہین اثبات کرنیوالے کو
اور مثل اوسکی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہا ہے اونکو اس قول مین
کہ کہتے تھے یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی ہاتھہ اللہ کا تنگ ہے اور عیب کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اس قول مین ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء کے یعنی
اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین اور اس قول مین کہ کہتے تھے اللہ نے آرام کیا ہے
پیچھے پیدا کرنے زمین اور آسمان کے پس کہا اللہ تعالے نے اونکی رد مین
وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ
یعنے پیدا کیا ہے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھہ درمیان ان دونونکے ہے بیچ
چھہ دن کے اور نہین پہونچا ہمکو تھکان - اور توریت بھی بھری ہوئی ہی آیات
صفات سی مطابق قرآن شریف اور احادیث کے اور اسمین قیامت کی کچھہ
تصریح نہین ہے جیسی کہ تصریح ہے قرآن شریف مین پس جبکہ جایز ہوئی تاویل
آیات صفات کے کہ دونون کتابین اون صفاتین متفق ہین پس تاویل آیات
قیامت کی کہ صرف ایک کتاب مین مذکور ہے بطریق اولی جایز ہوئی اور تاویل
کرنے آیات قیامت کے دین محمدی مین صریح باطل ہے پس تاویل کرنے آیات صفات
کے کہ دونون کتابین بیچ اوسکی متفق ہین بطریق اولی باطل ہوگی اسپر فرقہ
تیسرا اہل تجہیل ہے کہ منسوب کرتے ہین اپنی کو طرف اہل سنت وجماعت کے
اور دعوی کرتے ہین اتباع سلف کا کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین
جانتے تھے معنے آیات صفات کے جو اوتاری ہین اللہ نے اور نہین جانتے تھے

لاهل الاثبات لفظ التجسيم والتشبيه ونحو ذلك بل عابهم بقولهم يد الله مغلولة وقولهم ان الله فقير ونحن اغنياء وقولهم استراح لما خلق السموات والارض فقال تعالى ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب والتوراة مملوة من الصفات المطابقة للصفات المذكورة في القرآن والحديث وليس فيها تصريح بالمعاد كما في القرآن فاذا جاز تاويل الصفات التي اتفق عليها الكتابان فتاويل المعاد الذي انفرد به احدهما اولى والثاني مما يعلم بالاضطرار انه باطل من دين الرسول صلى الله عليه وسلم فالاول اولى بالبطلان واما الصنف الثالث وهم اهل التجهيل فهم كثير من المنتسبين الى السنة واتباع السلف يقولون ان الرسول صلى الله عليه وسلم لم يكن يعلم

معنے آیات صفات کے جو اوتارین ہین اللہ نے اور نہین جانتے تھے جبرئیل علیہ السلام معنی ایکی اور نہ جانتی تھے ۔ سابقین اولین اور اسیطرح کہتی ہین احادیث صفات مین ہے کہ نہین جانتا معنی اونکی کوئی سوا اللہ تعالیٰ کے باوجود اوسکی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آیات صفات کو ۔ پس موجب قول اونکی کے یہہ بات ثابت ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کلام کرے کہ جسکی معنی خود نہین جانتے ہتی اور وہ بزعم اپنے گمان کرتے ہین کہ ہم اس اعتقاد مین تابع اور موافق ہین قول اللہ تعالےٰ کے وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ یعنے نہین جانتا کوئی تاویل اوسکی سوا اللہ کے پس ہم کہتی ہین کہ ضرور وقف کیا ہے اکثر سلف نے اس آیت پر اور وہ وقف صحیح ہے لیکن اہل تجہیل نہین سمجھتے فرق معنے کلام اور تفصیل اور تاویل مین وہ تاویل کہ خاص ہے اللہ ہی کو علم اوسکا اور گمان کیا اہل تجہیل نے کہ معنے تاویل کے اس آیت مین وہ ہین کہ مذکور ہی کلام متاخرین مین اور غلطی کے ہی اونہون نے اس گمان اپنے مین کیونکہ تاویل کے تین معنی ہین اور اکثر متاخرین کے اصطلاح مین معنی تاویل کے یہہ ہے کہ پھیرنا لفظ کا معنے صریح اور ظاہر سی طرف معنی غیر صریح کے ساتھ کسی قرینہ کے پس اصطلاح اونکی مین وہ معنی کہ صریح اور ظاہر مین تاویل نہین ہے اور گمان کرتے ہین کہ مراد اللہ کے یہی اس آیت مین لفظ تاویل سے اس آیتہ مین یہی ہے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ آیتونکی تاویلین ہین مخالف ظاہر معنی اونکی کے نہین جانتا اون تاویلونکو کوئی سوا اللہ کے یا سوا اون لوگون کے کہ تاویل کرنے والے ہین پہر بہت لوگ اوس گروہ سی یہہ بہی کہتی ہین کہ آیات صفات کے

٣٩

اوپر چار وجہ کے ہے ایک یہہ کہ جانتے اوسکو اہل عرب محاورہ اپنی مین اور
دوسری یہہ ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک پر فرض ہے نہین کوئی معذور بے علمی
اوسکے سے اور تیسری یہہ ہے کہ جانتے ہین اوسکو علماء اور چوتھی یہہ ہے
کہ نہین جانتا کوئی اوسکو سوا اللہ کے جو شخص کہ دعوی کرے علم اوسکی کا وہ کاذب
جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ
یعنے نہین جانتا کوئی تنفس جو پوشیدہ کی گئی ہے واسطے اونکی ٹھنڈک آنکھون کے
سی یعنے نعمتی اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تیار کے
ہین مینے واسطے بندون صالحین اپنے کے وہ نعمتین کہ نہین دیکھا اونکو آنکھہ نے
اور نہ سنا اونکو کان نے اور نہین خیال آیا اونکا بیچ دل کسی بشر کے اسیطرح
علم وقت قیامت کا اور مثل اوسکی یہہ وہ تاویل ہے کہ نہین جانتا اوسکو کوئی
سوا اللہ کے اگرچہ ہم سمجھتی ہین وہ معانے کہ خطاب کی گئی ہین ہم ساتھہ اوس معنے
کے اور سمجھتی ہین ہم اوس کلام سے جو کچھہ قصد کیا ہے سبحانہ ہماریکا جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالے نے أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا کیا نہین
سمجھتی قرآن کو یا اوپر دلون اونکی کے پردی ہین اور کہا اللہ تعالے نے أَفَلَمْ
يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ آیا نہین تدبر کیا اونہون نے قول کو یعنے قرآن کو پس امر کیا ہے
اللہ تعالے نے ساتھہ تدبر کل قرآن شریف کے نہ ساتھہ بعض قرآن کے اور کہا عبد الرحمن
سلمی نے کہ بیان کیا ہے ہمکو اون لوگون نے کہ پڑھتے تھی ہمکو قرآن جامع عثمان
ابن عفان کا اور عبد اللہ ابن مسعود وغیرہم کا کہا اونہون نے کہ اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جبوقت پڑھتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی بقدر دس

على اربعة اوجه تفسير يعرفه العرب من كلامهم وتفسير لا يعذر احد بجهالته وتفسير يعلمه العلماء وتفسير لا يعلمه الا الله ومن ادعى علمه فهو كاذب وهذا كما قال فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين وقال النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وكذلك علم وقت الساعة ونحو ذلك فهذا من التاويل الذي لا يعلمه الا الله وان كنا نفهم معاني ما خوطبنا به ونفهم من الكلام

ما قصد به كما قال الله تعالى افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها وقال افلم يدبروا القول فامر بتدبر القرآن كله لا بتدبر بعضه وقال عبد الرحمن السلمي حدثنا الذين كانوا يقرئوننا القرآن عثمان بن عفان رضي الله عنه وعبد الله بن مسعود وغيرهما انهم كانوا اذا تعلموا من النبي صلى الله عليه وسلم عشر

آیت کے نہ پڑہتے آگے اونکی جب تک نہ سیکھہ لیتے علم اور عمل اون آیات کا اور کہتے
تہے اصحاب کہ پڑہایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور تمام علم اور عمل
اوسکا اور کہا مجاہد نے کہ سنایا مینے قرآن شریف ابن عباس کو ابتدا سے انتہا
تک توقف کرتا تہا مین اوپر ہر آیت کے اور سوال کرتا تہا مین ہر ایک آیت سے
کہا شعبی نے نہین نکالی کسے نے کوئی بدعت مگر بیان اوسکا کلام اللہ مین ہے
اور کہا مسروق نے کہ نہین سوال کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے
سے مگر بیان اوسکا قرآن مین ہے لیکن علم ہمارا اوس سے قاصر ہے یہہ بیان
بہت وسیع ہے کہ بیان کیا گیا ہے جگہہ اپنی مین اور مقصود میرا اسجگہہ صرف
تنبیہہ ہے اوپر اقوال فاسدہ کے کہ گمراہی مین ڈالتی ہین علم اور ایمان اوس
شے کے سے کہ لائی ہین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تنبیہہ اس بات پر
کہ وہ شخص کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہے معانی قرآن کے
کہ اوترا ہے طرف اونکی اور نہ جبرئیل پس ٹہراتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہ جاننے والا احکام الہیہ کو اور نہین سمجہنا قرآن کو ہدایت کرنے والا اور
نہ بیان کرنے والا واسطے آدمیونکے پہر یہہ لوگ اہل تجہیل کے منکر ہین تمام عقلیات کے
اس باب مین پس نہ تہا بزعم اونکے رسول اور امت اوسکی کو معرفت الہی مین
کچہہ علم نہ عقلاً نہ نقلاً اور یہہ لوگ شریک ہین اسباب مین ملحدون کے کئی وجہ سے
اور وہ خاطی ہین نسبت کرنے مین جہالت کو طرف رسول اور سلف کے جسطرح کہ خطا
کیا ہے اسمین اہل تحریف اور اہل تاویلات فاسدہ اور تمام ملحدونے اور ہم ذکر
کرتے ہین الفاظ سلف کے بعینہ اور الفاظ اون لوگون کے کہ نقل کیا اونہون نے

آیات لم یتجاوزوها حتی یتعلموا ما فیها من العلم والعمل قال فتعلمنا القرآن والعلم والعمل جمیعا وقال مجاهد عرضت المصحف علی ابن عباس من فاتحته الی خاتمته اقف عند کل آیة واسأله عنها وقال الشعبی ما ابتدع احد بدعة الا وفی کتاب الله تعالی بیانها وقال مسروق ما سأل اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم عن شیء الا علمه فی القرآن ولکن علمنا قصر عنه وهذا باب واسع قد بسط فی موضعه والمقصود هنا التنبیه علی المقالات الفاسدة التی توجب الضلالة فی باب العلم والایمان بما جاء به الرسول صلی الله علیه وسلم عن عالم بمعنی القرآن الذی انزل علیه ولا جبرئیل جعله عن عالم بالسمعیات ولم یجعل القرآن هدی ولا بیانا للناس ثم هؤلاء ینکرون العقلیات فی هذا الباب بالکلیة فلا یجعلون عند الرسول وامته فی باب معرفة الله تعالی علوما لا عقلیة ولا سمعیة وهم قد شارکوا الملحدة فی هذا من وجوه متعددة وهم مخطئون فیما نسبوا الی الرسول والی السلف من الجهل کما اخطأ فی ذلک اهل التحریف والتاویلات الفاسدة وسائر اصناف الملحدة ونحن نذکر من الفاظ

السلف باعیانها والفاظ من نقل

مذہب سلف کا سوا اوسکی اور وجوہات اسقدر کہ گنجایش ہو جاوی اسجگہہ مین اور اسقدر کہ معلوم کیا جاوی ساتہہ اوسکی مذہب سلف کا روایت کیا ابوبکر بیہقی نے کتاب اسمار و صفات مین ساتہہ اسناد صحیح کے اوزاعی سی اور کہا اوزاعی نے کہ ہم اور تابعین موافق تہے اس بات مین کہ کہتی تہے اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور ایمان لاتے ہین ہم اوسپر کہ وارد ہوا ہے احادیث مین صفات الہی سے اور حکایت کیا اوزاعی نے کہ وہ ایک امام ائمہ اربع سی ہے کہ وہ ائمہ زمانہ تبع تابعین مین مشہور تہی اونمین سی ایک امام مالک ہے کہ امام تہا اہل حجاز کا دوسرا امام اوزاعی کہ امام تہا اہل شام کا اور تیسرا لیث کہ امام تہا اہل مصر کا اور چوتہا ثوری کہ امام تہا اہل عراق کا کہ بیان کیا اوزاعی نے کہ زمانہ تابعین مین یہہ قول مشہور تہا کہ ایمان لانا اسپر کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور ساتہہ صفات نقلی اوسکی کے ضرور ہی اور سوا اوسکی نہین کہ کہی تہی اوزاعی نے یہہ بات پیچہی ظاہر ہونے مذہب جہم کے کہ منکر تہا اسبات کا کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور نافی تہا صفات اوسکی کا اور کہی اوزاعی نے یہہ بات اسواسطی کہ جان لیوے آدمی کہ مذہب سلف کا برخلاف اوسکی تہا اور روایت کیا اوزاعی سے ابوبکر خلال نے کتاب سنت اپنی مین کہ کہا اوزاعی نے سوال کی گئی مکحول اور زہری تفسیر احادیث صفات کے سی پس کہا اونہون نے کہ جاری کرو ان احادیث کو جسطرح کہ آئی ہین اور بہی روایت کیا گیا ہے ولید ابن مسلم سے کہا اوسنی کہ سوال کیا مینے امام مالک ابن انس اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد اور اوزاعی سی اون احادیث کا کہ وارد ہوئی ہین صفات مین پس کہا اونہون نے کہ جاری کرو تم اون احادیث کو

مذهبهم الا بغير ذلك من الوجوه بحسب ما يحتمله هذا الموضع ما يعلم به مذهبهم رواه ابو بكر البيهقي في كتاب الاسماء والصفات باسناد صحيح عن الاوزاعي قال كنا والتابعون متوافرون نقول ان الله تعالى فوق عرشه ونؤمن بما وردت به السنة من صفاته وقد حكى الاوزاعي وهو احد الائمة الاربعة في عصر تابعي التابعين الذين هم مالك امام اهل الحجاز والاوزاعي امام اهل الشام والليث امام اهل مصر والثوري امام اهل العراق حكى شهرة القول في زمن التابعين

بالايمان بان الله تعالى فوق العرش وبصفاته السمعية وانما قال الاوزاعي هذا بعد ظهور مذهب جهم المنكر لكون الله فوق عرشه والنافي لصفاته ليعرف الناس ان مذهب السلف كان خلاف هذا وروى ابو بكر الخلال في كتاب السنة عن الاوزاعي قال سئل مكحول والزهري عن تفسير الاحاديث فقالا امروها كما جاءت وروي ايضا عن الوليد بن مسلم قال سألت مالك بن انس وسفيان الثوري والليث بن سعد والاوزاعي عن الاخبار التي جاءت في الصفات فقالوا امروها

كما جاء ذلك على المعطلة وقولهم بلا كيف رد على المشبهة والزهري ومكحول هما اعلم التابعين في زمانهم والاربعة الباقون ائمة الدين في عصر تابع التابعين و انما قال الاوزاعي بعد ظهور امر جهم المنكر لكون الله فوق عرشه والنافي لصفاته ليعرف الناس ان مذهب السلف كان خلاف ذلك ومن طبقتهم حماد بن زيد وحماد بن سلمة وامثالهما وروى ابو القاسم الارجي باسناده عن مطرف بن عبد الله قال سمعت مالك بن انس اذا ذكر عنده من يدفع احاديث الصفات يقول

۴۵

قال عمر بن عبد العزيز سن رسول الله صلى الله عليه وسلم وولاة الامر بعده سننا الاخذ بها تصديق لكتاب الله واستكمال لطاعة الله وقوة على دين الله ليس لاحد من خلق الله تعالى تغييرها ولا النظر في شيء خالفها من اهتدى بها فهو مهتد ومن استنصر بها فهو منصور ومن خالفها واتبع غير سبيل المؤمنين ولاه الله ما تولى واصلاه جهنم وساءت مصيرا وروى الخلال باسناد كلهم ائمة عن سفيان

جسطرح آئی ہیں رد کیا اونہون نے اثبات سی معطلہ کو اور کہنا اونکا بلا کیف رد
کرتا ہے ممثلہ اور مشبہ کو اور زہری اور مکحول زمانہ اپنی مین بڑی عالم تھے تابعین
اور چار باقی کے یعنی امام مالک ابن انس اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد
اور اوزاعی امام دین سکے تھے زمانہ تبع تابعین مین اور یہہ بات کہی اوزاعی نے
پیچھے ظہور اقوال جہم کے کہ منکر تہا ہونے اللہ کا اوپر عرش کے اور تہا نافی صفات
اوسکی کا اور یہہ بات کہی اوزاعی نے اسواسطے کہ جان لے آدمی کہ مذہب سلف کا
برخلاف اوسکی تہا اور اوسکی طبقہ مین سی ہین حماد بن زید اور حماد بن سلمہ اور مثال
اونکی روایت کی ابو القاسم ارجی نے ساتہہ اسناد اپنی کے مطرف بن عبد اللہ سی
کہ کہا مطرف بن عبد اللہ نے کہ سنا مین نے مالک بن انس سے جسوقت کہ ذکر کیا گیا
نزدیک امام مالک کے اوس شخص کا کہ رد کرتا تہا احادیث صفات کو کہا امام مالک نے
کہ کہا عمر بن عبد العزیز نے مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پیچھے اونکے
خلفا اونکی نے سنتین کہ عمل کرنا اون سنتو پر سچا جاننا ہے کتاب اللہ کو اور
پوری کرنی ہے بندگی اللہ کے اور قوت دینی ہے دین اللہ کو نہین لایق کسی کو تغیر
دینا اون سنتو نکا اور نہین جایز اعتبار کرنا اوسپر کہ مخالف اون سنتون کے ہے
جس شخص نے راستہ قبول کیا اون سنتون کا پس وہ ہدایت پانے والا ہے اور جو شخص
مدد کرے اون سنتون کے پس وہ مدد کیا گیا ہے اور جب مخالفت کری اون سنتونکی
اور تابع ہو غیر راستہ مومنونکی مبتلا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالے اوس چیز مین کہ اختیار
کی ہے اوسنی اور ڈالتا ہے اللہ تعالے اوسکو دوزخ مین اور بری جگہہ ہی اور
روایت کی خلال نے ساتہہ ایسی اسناد کے کہ تمام راوی اوسکی امام ہین سفیان

بن عیینہ نے سوال کیے گئے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن قول الرحمن علی العرش استوی سی کہ استوی کسطرح ہے کہا عبدالرحمن نے کہ استوی غیر مجہول ہے اور کیفیت غیر معقول ہے اللہ کے طرف سی ہی رسالت اور اوپر رسول کے ہے بلاغت اور اوپر ہمارے ہی تصدیق اور یہہ کلام روایت کی گئی ہے امام مالک بن انس سے کہ شاگرد ہین ربیعہ کے کئی وجہ سی بعض اون وجہ سی یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابو الشیخ صبہانے اور ابو بکر بیہقی نے یحیی بن یحیی سے کہا یحیی بن یحیی نے کہ تھی ہم پاس امام مالک بن انس کے پس آیا ایک مرد پس کہا اوسنی ای ابا عبد اللہ الرحمن علی العرش استوی کیف استوی یعنے رحمان اوپر عرش کے ہے ٹھہرا کسطرح ٹھہرا پس نیچی کیا امام مالک نے سر اپنا یہان تک کہ عرق آگیا اونکو پھر کہا استوا اے غیر مجہول ہے اور کیفیت غیر معقول ہے اور ایمان ساتھہ اوسکی واجب ہے اور سوال کرنا اوس سے بدعت ہی نہین دیکھتا مین تجکو مگر بدعتی پھر امر کیا کہ نکال دو اوسکو پس قول ربیعہ اور امام مالک کا کہ استوی غیر مجہول اور کیفیت غیر معقول ہے مطابق ہے ساتھہ اقوال دوسرون کے کہ کہا اونہون نے جاری کرو اون صفات کو بلاکیف اور ان تمام نے نفی کی ہے علم کیفیت سی اور نہین نفی کی حقیقت صفت کی سے اگر ایمان لانا ساتھہ مجرد لفظ کے بغیر سمجھنے معانے اوسکی کے کہ لائق ہین ساتھہ ذات اللہ کے حق ہوتا تو البتہ نہ کہتی یہہ لوگ کہ استوی غیر مجہول ہے اور کیفیت غیر معقول ہے اور نہ کہتی کہ جاری کرو انکو جسطرح کہ آئی ہین بلاکیف کیونکہ اس صورت مین تو استوی معلوم ٹھہوا بلکہ مجہول ہوا بمنزلہ حروف مقطعات کے تو اس صورت مین نہ محتاج ہوتے طرف نفی علم کیفیت کے کیونکہ نہین سمجھا جاتا

بن عیینہ قال سئل ربیعہ بن ابی عبد الرحمن عن قولہ تعالی الرحمن علی العرش استوی کیف استوی قال الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول ومن اللہ الرسالۃ وعلی الرسول البلاغ وعلینا التصدیق وهذا الکلام مروی عن مالک بن انس تلمیذ ربیعہ من غیر وجہ منہا ما رواہ ابو الشیخ الاصبہانی وابو بکر البیہقی عن یحیی بن یحیی قال کنا عند مالک بن انس رض فجاء رجل فقال یا ابا عبد اللہ الرحمن علی العرش استوی کیف استوی فاطرق مالک براسہ حتی علاہ الرحضاء ثم قال الاستواء غیر مجہول

٤٦

والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسؤال عنہ بدعۃ وما اراک الا مبتدعا ثم امر بہ ان یخرج فقول ربیعۃ ومالک الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول موافق لقول الباقین امروها کما جاءت بلا کیف فانما نفوا علم الکیفیۃ ولم ینفوا حقیقۃ الصفۃ ولو کان القوم قد آمنوا باللفظ المجرد من غیر فہم لمعناه علی ما یلیق باللہ لما قالوا الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول ولما قالوا امروها کما جاءت بلا کیف فان الاستواء حینئذ لا یکون معلوما بل مجہولا بمنزلۃ حروف المعجم وایضا فانہ لا یحتاج الی نفی علم الکیفیۃ اذ لم یفہم

من اللفظ معنى وانما يحتاج الى نفي علم الكيفية اذا اثبت الصفات وايضا فان من ينفي الصفات الخبرية او الصفات مطلقا لا يحتاج الى ان يقول بلا كيف فمن قال ان الله ليس على العرش لا يحتاج ان يقول بلا كيف فلو كان مذهب السلف نفي الصفات في نفس الامر لما قالوا بلا كيف وايضا فقولهم امروها كما جاءت يقتضي ابقاء دلالتها على ما هي عليه فانها جاءت الفاظا دالة على معاني فلو كانت دلالتها منتفية لكان الواجب ان يقال امروا الفاظها مع اعتقاد ان المفهوم منها غير مراد او يقال امروا لفظها مع اعتقاد ان الله لا يوصف بما دلت عليه حقيقة وحينئذ فلا يكون قد امروها كما جاءت ولا يقال حينئذ بلا كيف اذ نفي الكيف عما ليس بثابت لغو من القول وروى ابو عبد الله بن بطة في الابانة باسناد صحيح عن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة الماجشون وهو احد الائمة الثلاثة الذين هم مالك وابن الماجشون وابن ابي ذئب وقد سئل عما جحدت به الجهمية اما بعد فقد فهمت فيما سألت فيما تتابعت الجهمية ومن خالفها في صفة الرب العظيم الذي فاقت عظمته

۴۵

لفظ سی تمہارے کوئی معنی نہین سمجھی جاتے اور احتیاج نفی علم کیفیت کی تو بعد اثبات
صفات کے ہوتے ہے کیونکہ جو شخص نفی کرتا ہے صفات خبریہ یا صفات مطلق کے
نہین محتاج ہوتا کہنے بلا کیف کا پس جو شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالی نہین ہے
اوپر عرش کے تو نہین محتاج ہوتا کہنے بلا کیف کا پس اگر مذہب سلف کا نفی
اثبات کا ہوتا تو نہ کہتے بلا کیف یعنی نفی نکرتے کیفیت کے پس کہنا اونکا کہ
جاری کرو تم آیات صفات کو جسطرح کہ آئی ہین چاہتا ہے باقی رکہنا دلالت
اون صفات کا اوپر حقیقت اپنی کے کیونکہ وہ صفات ایسی الفاظ مین آئی ہین
کہ دلالت کرتے ہین اوپر معانے کے پس اگر دلالت اون الفاظ کے اوپر معانی
کے نہوتے تو واجب تہا اوپر سلف کے کہ یون کہتے کہ جاری کرو تم الفاظ اونکے
اور اعتقاد رکہو کہ اللہ تعالے نہین موصوف ساتہہ معانی ان الفاظون کے حقیقۃً
پس اسوقت نہ ہوتے یہہ بات کہ جاری کرو تم جسطرح کہ آئی ہین اور نہ کہا جاتا
اوسوقت بلا کیف کیونکہ نفی کرنے کیفیت کے اوس چیز سے کہ نہی ثابت ہی
نہین لغو ہے اور روایت کیا عبد اللہ بن بطہ نے ابانت مین ساتہہ اسناد
صحیح کے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماجشون سے اور وہ ایک تین اماموں
سے ہے وہ تین امام کہ اونمین ایک امام مالک دوسرا ابن ماجشون اور تیسرا ابن
ابی ذیب ہے سوال کیا گیا ابن ماجشون وس چیز سے کہ انکار رکہتے ہین اوسکا
جہمیہ کہا اوس نے بعد حمد و صلوات کے کہ سمجہا مینے اوس چیز کو کہ سوال کیا گیا
ہون بیچ حق اوس شخص کے کہ تابع ہوا ہی جہمیہ کا اور اوس شخص کے کہ مخالف
ہوا ہی اون جہمیہ کا بیچ صفت رب بزرگ کے کہ بہت بڑی ہے عظمت اوسکی

صفت کرنے اور تدبیر کرنے سی اور گونگی ہوئی ہین زبانین تفسیر صفت
اوسکی سے اور دور رہگئے ہین عقلین معرفت اوسکی سے اور قدرت اوسکی سے
اور رد کیا ہے بزرگے اوسکی نے عقلون کو پس نہ پایا اون عقلون نے رستہ اوسکا
پس واپس آگئی عقلین محروم اور شرمندہ ہوکر اور امر کئی گئی ہین لوگ کہ نظر اور
فکر کرین مخلوق اوسکی مین کیونکہ کیفیت اوس چیز کے بیان لیجاتے ہے کہ معدوم
ہوا اول پھر پیدا ہو لیکن وہ چیز کہ نہین متغیر ہوتے اور نہین زوال قبول کرتے
اور نہین ہے مثل اوسکی کوئی چیز تو ایسی چیز کے کیفیت کوئی نہین معلوم کرسکتا
مگر وہی مگر کسطرح پہچانا جاوی قدر اوسکا کہ نہین ہے واسطے اوسکی پیدایش
اور نہین ہے واسطے اوسکی موت اور نہین ہوتا ہے پرانا اور کسطرح ہووا واسطے
صفت کیسے قدر اوس چیز کے حد اور نہایت تا کہ پہچانے اوسکو کوئی
پہچاننے والا یا قدر اوسکا کوئی وصف کرنے والا کیونکہ وہ حق ظاہر ہے نہین
کوئی حق اوس سے اور نہین کوئی چیز بہت ظاہر اوس سے اور دلیل اوپر
عاجز ہونے عقلون کے تحقیق صفات الٰہی سے یہی کافی ہے کہ وہ عقل عاجز
ہے صفت کرنے ادنے مخلوق اوسکی سے کہ نہین دیکھ سکتا تو اوسکو
بسبب چھوٹے ہونے اوسکے کے حالانکہ وہ متغیر ہوتے ہی اور زوال قبول کرتے
ہے نہین نظر آتے کان اوسکی اور نہ آنکھہ اوسکی چلتی پھرتے ہین سمجھ اپنی
سے بہت مشکل ہے سمجھنا اوسکا اور بہت مخفی ہے اوپر تیری جسطرح کہ مشکل
ہے سمجھنا اوسکا ایسے ظاہر کیا ہے اللہ تعالے نے کان اوسکی اور آنکھہ اوسکی
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پس بڑی برکت والا ہے اللہ تعالے کہ

احسن الخالقين وخالقهم وسيد السادات وربهم ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ارفع عنا رحمك الله تعالى عن تكليف صفة ما لم يصف الرب من نفسه لعجزك عن معرفة قدر ما وصف منها اذا لم تعرف قدر ما وصف فما تكلفك علم ما لم يصف هل تستدل بذلك على شيء من طاعته او تزدجر عن شيء من معصيته فاما الذي جحد ما وصف الرب من نفسه تعمقا وتكلفا فقد استهوته الشياطين في الارض حيران

بہت بہتر پیدا کرنیوالونکا ہی اور خالق اونکا اور سردار سردارونکا اور رب اونکا

لَیْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ پس رحم کری تجہپر اللہ پہر باگ اپنی

اس بات سی کہ تکلیف سی پیدا کرے تو صفت رب اپنی کے وہ صفت کہ نہین

وصف کیا اللہ تعالے نے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی کیونکہ تو عاجز ہے معرفت

اوسقدر سی کہ وصف کیا ہے ربنے ذات اپنی کو جبکہ تو نہین پہچان سکتا اوس

قدر کہ وصف کیا ہے ربنے ذات اپنی کو پس کیون تکلیف کرتا ہی واسطی معرفت

اوس چیز کے کہ نہین وصف کیا اللہ تعالے نے ساتہہ اوسکی ذات اپنی کو کیا تو دلیل

پکڑتا ہی ساتہہ اوس معرفت کے بندگی پر یا بچتا ہے تو بسبب اوس معرفت کی معصیت سے

پس جو شخص کہ انکار کرتا ہی بسبب بہت خوض اور تکلف کے اوس صفت کا کہ وصف

کیا ہے اللہ تعالے نے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی پس تحقیق دیوانہ کیا اونکو شیاطین نے

کہ حیران پہرتا ہے زمین بیچ پس پہونچی اس حال کو کہ انکار کیا اوس نے ہما اوصفات

الہی کا اور دلیل پکڑتا ہے ساتہہ زعم اپنے کے اسطور پر کہ کہتا ہے کہ ضرور ہے

اگر ہو واسطی اللہ کے یہہ بات پس لازم آویگی واسطی اسکی فلانے بات بہی پس اندہی

ہوئی بسبب انکار صفات کے کہ مقرر کین اللہ تعالے نے واسطی اپنی اور بباعث

قایم کرنے اون صفات کے کہ نہین نسبت کیا اللہ تعالے نے اونکو طرف اپنی پس

ہمیشہ پڑہاتا رہا اونکو شیطان یہان تک کہ انکار کیا اونہون نے قول اللہ تعالی سے

وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة بہت مونہہ اوسدن ترو تازہ ہونگی دیدار خالص

کہ طرف رب اپنی کے دیکہنی والے ہونگی پس کہا اونہون نے دیکہیگا اللہ کو کوئی دن

قیامت کے پس انکار کیا اونہون نے بہت بڑی انعام سی کہ انعام کریگا اللہ تعالے

۴۹

فصار يستدل بزعمه على جحد ما وصف به الرب وسمى من نفسه بان قال لا بد ان كان له كذا من ان يكون له كذا فعمي عن البين بالخفي فجحد ما سمى الرب من نفسه بصمت الرب عما لم يسم منها فلم يزل يملي له الشيطان حتى جحد قول الله عز وجل وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة فقال لا يراه احد يوم القيمة فجحد والله افضل كرامة الله التي اكرم الله بها اولياءه

دن قیامت کے اوپر اوایاؤن اپنی کے وہ انعام کہ دیدار ہے رب اپنی کا
اور تر و تازگے اونکی بیچ مکان سچی کے نزدیک پادشاہ قدرت والے کے
کہ مقرر کیا ہے اوس پادشاہ نے کہ وہ لوگ نہ مرینگی اور ساتھہ تر و تازگے کے
طرف اوسکی دیکھین گے ابن ماجشون نے اپنی کلام کو یہانتک پہونچایا کہ کہا
اوسنی کہ انکار کیا منکرین نے دیدار الٰہی سے دن قیامت کیو سطی قایم کرنی حجت
کے کہ خود گمراہ ہی اور گمراہ کرنے والی ہے کیونکہ معلوم ہے یہہ بات جسوقت کہ تجلی
کریگا اللہ تعالیٰ بیچ دن قیامت کے اوپر لوگون کے دیکھین گے اوسکو اسقدر
کہ ایمان لائی تہے مومن ساتھہ اوسکی آگے اوسکی دنیا مین نہ دیکھیگا اوس تجلی
کو وہ شخص کہ منکر تہا اوسکا دنیا مین کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کیا دیکھین گے ہم اللہ کو قیامت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
شک کرتے ہو تم دیکھنے آفتاب مین کہ نہین آگے اوسکی بادل پس کہا مسلمانون نے
کہ نہین شک ہمکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا شک کرتے ہو تم بیچ
دیکھنے چاند چودوین رات کے کہ نہو آگے اوسکے بادل کہا مسلمانون نے کہ نہین
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق دیکھوگے تم اوس دن رب اپنی کو
اسیطرح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پرہوگے آگ یہانتک
کہ رکھیگا بیچ اوسکی قدم اپنا جبار پس کہیگی آگ بس بس اور سمٹ جاویگی اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو کہ ہنسا اللہ تعالیٰ معاملہ
تیرے سے ساتھہ مہمان کے کہ تو نے ساتھہ اوسکی کل رات اور کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس حدیث مین کہ پہونچی ہے ہمکو کہ ہنسا ہی اللہ تعالے

۵۰

يوم القيمة من النظر الى وجهه ونضرته ايام ... في مقعد صدق عند مليك مقتدر فيفتخر انهم لا يموتون وهم بالنضرة اليه ينظرون الى ان قال وانما جحدوا رؤيته يوم القيمة اقامة للحجة الضالة المضلة لانه قد عرف انه اذا تجلى لهم يوم القيمة راوا منه ما كانوا به قبل ذلك مؤمنين وكان له جاحدا وقال المسلمون يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيمة فقال رسول الله هل تضارون في رؤية الشمس ليس دونها سحاب قالوا لا قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس دونه سحاب قالوا لا قال فانكم ترون ربكم يومئذ كذلك وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمتلئ النار حتى يضع الجبار فيها قدمه فتقول قط قط وينزوي بعضها الى بعض وقال لثابت ابن قيس لقد ضحك الله مما فعلت بضيفك البارحة وقال فيما بلغنا ان الله تعالى ليضحك

من انكم وقنطكم وسرعة اجابتكم وقال (صلى الله عليه وسلم) ان ربنا ليضحك فقال اعرابي لن نعدم من رب يضحك خيرا في اشباه لهذا ... وقال الله تعالى وهو السميع البصير وقال الله تعالى واصبر لحكم ربك فانك باعيننا وقال الله تعالى ولتصنع على عيني وقال الله تعالى ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدي وقال الله تعالى والارض جميعا قبضته يوم القيمة والسموت مطويات بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون فوالله ما دام ... على عظم ما وصفت من

51

نفسه وما يحيط به قبضته لما صغر نظائرهم فيه عدم ووهم ما ذلك الذي الفى ... لهم عظمه وخلق على معرفته قلوبهم

تمہاری سے اور ناامیدی تمہاریسی اور جلدی قبول کرنے تمہاریسی اور کہا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اعرابی نے کہ رب ہمارا ہنستا ہے فرمایا آپ نے کہ ہان کہا
عربی نے پس نہ چھوڑینگے ہم بہتر ائی اپنی ایسے رب سے کہ ہنسی والا ہے اور احادیث
اوس طرح کی بہت ہین کہ نہین شمار کرسکتے ہم اور کہا اللہ تعالے نے ہُوَ السَّمِیعُ البَصِیرُ
وہ سنتا دیکھتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا
اور ٹہرا رہ اوپر حکم رب اپنی کے کہ تو روبرو آنکھون ہماری کے ہے اور فرمایا اللہ تعالے
نے وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِی تاکہ پرورش پاوی تو روبرو آنکھہ میری کے اور فرمایا اللہ
تعالے نے مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ کس چیز نے منع کیا تجھکو کہ سجدہ
کرے اوس چیز کو کہ پیدا کیا مینے دونون ہاتھون اپنی سے اور فرمایا اللہ تعالی
وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ
وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اور زمین تمام ایک قبضہ ہوگا اوسکا دن قیامت کے
اور آسمان لپیٹا ہوا ہوگا بیچ دہنی ہاتھہ اوسکی کے اور پاک ہے اللہ اوس چیز سے
کہ شریک کرتے ہین پس قسم ہے اسکی کہ نہ رہا نہین دکہلایا اللہ نے انکو یعنی آدمیونکو
عظمت صفات اپنی کا وہ صفات کہ وصف کیا ہے اسنے آپکو یعنی اپنی صفات کی
کنہ کا راہ نہین بتلایا اور راہ نہین بتلا اوس چیز کا کہ گھیر لیا ہے اسکو چہوٹی سے
قبضہ اسکی نے نظر انکی یعنے آدمیونکی بیچ کنہ صفات اوسکی کے معدوم اور موہوم ہی
کیونکہ یہہ وہ شی ہے یعنی عظمت کہ نہین ڈالی گئی ہے دل انکی مین اور نہین پیدا کی گئی
اوپر معرفت اوسکی دل خلایق کے یعنی اللہ تعالے نے اپنی صفات کے پہچاننے کے
قوت کسیکی دل مین پیدا ہی نہین کی مترجم کہتا ہے کہ ان دو سطور کے عبارت

فما وصف الله من نفسه فسماه على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمّيناه كما سماه ولم نتكلف منه صفة ما سواه لا هذا ولا هذا ولا نجحد ما وصف ولا نتكلف معرفة ما لم يصف به

اصل نسخہ مین مختبط تہی اندک تغیر اور تبدل سے صاف کرکے ترجمہ کیا پس جو وصف
کیا ہی اللہ تعالے نے ذات پاک اپنی کو اور نام لیا ہے اوسکا اوپر زبان نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے نام لینگے ہم اوسکا جسطرح کہ نام لیا ہے اوسکا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے اور نہ تکلف سی نکالینگی ہم کوئی صفت ماسوا اوسکی کسیطرح کے
اور نہ انکار کرینگی ہم اوس چیز کا کہ وصف کیا گیا ہے اللہ تعالے ساتہہ اوسکی اور
نہ تکلف کرینگی ہم بیچ معرفت اوس چیز کے کہ نہین وصف کیا اوسنی ذات اپنی کو
ساتہہ اوسکی پس معلوم کر رحم کری تجہپر اللہ تعالے کہ عصمت دین مین یہہ ہی
کہ ٹہری تو بیچ امور دین کے جسطرح کہ ٹہرایا ہے تمکو اور نہ تجاوز کری اوس حد سے
کہ حد کردی ہے واسطے تیرے کیونکہ سبب قیام دین کا معرفت نیکی کے ہے
اور انکار بدی کا ہے پس جو کچہہ بیان کی گئی ہے معرفت اور قایم ہوگئی ہین
اوپر اوسکی دل اور ذکر کیا گیا ہے اصل اوسکا بیچ کتاب اللہ تعالے اور سنت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور میراث پائی ہے علم اوسکی امت نے پس ہرگز نہ خوف
کر یو ذکر اوسکی سے اور صفت کر رب اپنی کے اوصفت کیا ہے رب نے ذات اپنی کو
غیب مین البتہ نہ تکلیف کر یو اوس چیز مین کہ نہین وصف کیا آگے تیرے ذرہ
بہی پس جو چیز کہ برا جانے نفس تیرا صفت رب اپنی سے اور نہ پاوی تو ذکر اوسکا
بیچ کتاب رب اپنے کے اور نہ پاوین تون حدیث مین نبی اپنی سے ذکر صفت
رب اپنی کا پس نہ تکلیف مین ڈال علم اپنی کو اور نہ وصف کر تو ساتہہ اوسکے
زبان اپنی سے اور خاموش رہو تو اوس سے جسطرح کہ چپ رہا ہے اللہ تعالے
کیونکہ تکلف کرنا تیرا بیچ معرفت اوس شی کے کہ نہین صفت کی اللہ تعالی نے

اعلم رحمك الله تعالى ان العصمة في الدين ان تنتهي في الدين حيث انتهى بك ولا تجاوز ما قد حدّ لك فان من قوام الدين معرفة المعروف وانكار المنكر فما بسطت عليه المعرفة وسكنت اليه الافئدة وذكر اصله في

٥٢

كتاب الله والسنة وتوارث علمه الامة فلا تخافن في ذكره وصفه من ربك ما وصف من نفسه عيانا ولا تكلفن بما وصف لك من ذلك قدرا وما انكرته نفسك ولم تجد ذكره في كتاب ربك ولا في الحديث عن نبيك من ذكر صفة ربك فلا تكلفن علمه بعقلك ولا تصفه بلسانك واصمت عنه كما صمت الرب عنه من نفسه فان تكلفك معرفة ما لم يصف به نفسه

ساتھ اوسکی ذات اپنی کو مثل انکار کرنیکی ہے اوس شی سی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالے
نے ساتھ اوسکی پس جسطرح برا جانتا ہی تو انکار منکرین کا اوس صفت سی کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالے نے ساتھ اوسکی نفس اپنے کو اسیطرح برا جان تکلف کرنا اون
لوگونکا کہ وصف کیا اونہون نے ساتھ اوسکی کہ نہین وصف کیا اللہ تعالی نے
ساتھ اوسکی ذات اپنی کو تحقیق قسم ہے اللہ تعالی کے کہ کمیاب ہین مسلمان
کہ پہچانتے ہین کامونکو اور ساتھ پہچاننے اونکی کے پہچانے جاتے ہین نیکیان
اور کمیاب ہین وہ لوگ کہ برا جانتے ہین بری کامون کو اور ساتھ برا جاننے
اونکی کے بری جانی جاتی ہے برائی اور قبول کرتے ہین اوس صفت کو کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالی نے نفس اپنے کو اور بیان کیا ہی اللہ تعالے نے اوسکو بیچ
کتاب اپنی کے اور مانتے ہین اوس چیز کو کہ پہنچا ہی اونکو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے پس جو شخص کہ راضی ہوا اس بات پر تو نام رکھا ہے اللہ تعالی نے
دل اوسکی کا قلب سلیم اور نہین تکلف کرتا ہے بیچ صفات پروردگار اپنے
کے اور نہ بیچ اسمار اوسکی کے کوئی بمومن اور جو صفت کہ پہنچائی ہے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے اور جو اسم کہ ظاہر کیا گیا آنحضرت سی تو وہ بمنزلہ اوسکی ہے
کہ بیان کیا ہے اللہ تعالی نے اوسکو اور راسخون فی العلم وہ لوگ ہین کہ
ٹھہرتے ہین حد اپنی پر اور وصف کرتے ہین رب اپنی کے اوس صفت سی
کہ صفت کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو اور چھوڑتے ہین اوس صفت کو کہ
چھوڑا ہی اللہ تعالی نے ذکر اوسکا نہین انکار کرتے کسی صفت کا از روی تعصب کے
کہ ثابت ہی اور نہین تکلف کرتے اوس صفت مین خوف سے کہ نہین ہی ثابت

کیونکہ حق وہی ہے کہ چھوڑ دین اوس چیز کو کہ چھوڑا ہے اللہ تعالے نے اور
نام لین اوسکا کہ نام لیا اوسکا اللہ تعالی نے وَمَن یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیلِ
الْمُؤْمِنِینَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّی وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیرًا جو تابعدار ہووے
غیر طریقہ مومنین کے تو مبتلا کرتے ہین ہم اوسکو اوسمین کہ دوست رکھتا ہے
اوسکو اور پہونچاتے ہین ہم اوسکو دوزخمین اور برا ہے ٹہکانا اور
بخشے اللہ تعالے ہمکو اور ہمکو اور ملاوے ہمکو ساتھ صالحین کے یہہ کل کلام ابن ماجشون
کی ہے پس نظر کرتون کہ کسطرح ثابت کیا ہے صفات اور نفی کیا ہی علم کیفیت
کو موافق اماموں دوسرونکی اور کسطرح انکار کیا اوپر نفی کرنے والے صفات کے
اور بیچ کتاب فقہ اکبر کے کہ مشہور ہے نزدیک اصحاب ابو حنیفہ کے جسکو
روایت کیا ہے ساتھ اسناد کے ابی مطیع حکیم ابن عبد اللہ سی کہ کہا ابے
مطیع نے کہ سوال کیا مینے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو فقہ اکبر سے پس کہا ابو حنیفہ
نے نہین کافر کہتے ہم کسے کو ساتھ گنہ کے اور نہین نکالتے ہم کسیکو ایمان سے
ساتھ گنہ کے امر کرتے ہین ہم ساتھ نیک کام کے اور نفی کرتے ہین بری کامونکی
اور جانتے ہین ہم کہ جو چیز تقدیر مین پہونچنے والے ہے تمکو کبھی نہ فروگذاشت
ہوگی تجسے اور جو شی کہ فروگذاشت ہونے والی ہے تجسے کبھی نہ پہونچے
گے تمکو اور چاہیکہ چھوڑ دین ہم مقدمہ علی کرم اللہ وجہہ وعثمان رض کا طرف
اللہ تعالے کے اور کہا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے کہ فقہ بیچ دین کے بہتر ہے
معرفت سی اور سمجھنا آدمیکا کہ کسطرح بندگی کرے رب اپنی کے بہتر ہے اس
بات سی کہ جمع کری علم بہت کہا ابو مطیع کہ کہا مین نے کہ خبر دو مجکو افضل

لان الحق ما لم يسم تعالى ... مما تركه وتسميته ما ... ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا وهب الله لنا ولكم حكما والحقنا بالصالحين وهذا كله كلام ابن الماجشون الامام فتدبر وانظر كيف اثبت الصفات ونفى علم الكيفية موافقا لغيره من الائمة وكيف انكر على نفاة الصفات بانه يلزمهم اثباتها كما تقول الجهمية انه يلزم ان يكون جسما او عرضا فيكون محدثا

وفي كتاب الفقه الاكبر المشهور عند اصحاب ابي حنيفة الذي رووه بالاسناد عن ابي مطيع الحكم بن عبد الله قال سألت ابا حنيفة عن الفقه الاكبر فقال لا نكفر احدا بذنب ولا ننفي احدا به من الايمان ونأمر بالمعروف وننهى عن المنكر ونعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطأك لم يكن ليصيبك ... ان نرد امر عثمان وعلي الى الله تعالى قال ابو حنيفة الفقه في الدين افضل من الفقه في العلم ...

فقہ سے کہا سیکھنا آدمیکا ایمان اور مسئلی شریعتون کے اور سنت اور
اختلاف آیمہ کا اور ذکر کیئے ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے مسایل ایمان کے
پہر ذکر کیئے مسئلے قدر کے اور رد اوپر قدریہ کے ساتہہ ایسی کلام کے کہ نہین
ہے یہہ مکان بیان اوسکی کا پہر کہا ابو مطیع نے کہا مین کہ کیا کہتا ہے
تو بیچ حق اوس شخص کے کہ امر کری واسطی بہتر کاموںکی اور منع کری برے
کاموں سے پس تابع ہووین اوسکی بہت آدمی پس وہ نکل جاوے
جماعت سی آیا جایز رکہتا ہے تو اس بات کو کہا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے
کہ نہین جایز رکہتا ہون مین کہا مین نے کہ آپ کیون نہین جایز رکہتے
اور حالانکہ امر کیا ہے اللہ تعالے نے اور رسول صلعم نے ساتہہ امر اور معروف
کے اور نہی منکر سے اور حالانکہ وہ فرض واجب ہے فرمایا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ
علیہ نے کہ اسیطرح ہے لیکن فساد انکا بہت ہی نیکی اونکی سے کیونکہ کرتے
ہین خون اور حلال جانتے ہین حرام کو کہا ابو مطیع نے کہ ذکر کیا ابو حنیفہ نے
بیچ جنگ خارجیون اور باغیون کے یہان تک کہ کہا ابو مطیع نے فرمایا ابو حنیفہ
رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے کہ نہین پہچانتا مین کہ
رب میرا بیچ آسمان کے یا اوپر زمین کے ہے پس تحقیق وہ کافر ہے کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى رحمن اوپر عرش کے
قایم ہوا اور عرش اوسکا اوپر ساتون آسمان کے ہے کہا مینے کہ اگر کہے
کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے لیکن نہین جانتا مین کہ عرش اوپر آسمان کے ہے
یا اوپر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ نے کہ وہ بہی کافر ہے کیونکہ انکار کرتا ہے

الفقہ قال نعلم الرجل الایمان والشرایع والسنن والحدود واختلاف الائمۃ وذکر مسائل الایمان ثم ذکر مسائل القدر والرد علی القدریۃ بکلام حسن ثم قال قلت فما تقول فیمن یامر بالمعروف وینہی عن المنکر فیتبعہ علی ذلک ناس فیخرج عن الجماعۃ ہل تری ذلک قال لا قلت ولم وقد امر اللہ ورسولہ بالامر بالمعروف والنہی عن المنکر وہو فریضۃ واجبۃ قال کذلک لکن ما یفسدون اکثر مما یصلحون من سفک الدماء واستحلال الحرام قال وذکر الکلام فی قتال الخوارج والبغاۃ الی ان قال قال ابو حنیفۃ عن قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فقد کفر لان اللہ تعالی یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشہ فوق سبع سموات قلت فان قال انہ علی العرش ولکنہ یقول لا ادری العرش فی السماء او فی الارض قال ہو کافر لانہ انکر

١٩٨٤٩

ہونے عرش کا اوپر آسمان کے کیونکہ اللہ تعالی اوپر اعلے علیین ہے
اور وہ دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچے سے آور بیچ ایک روایت کے
یہہ ہے کہ سوال کیا مینی ابو حنیفہ رح سے اوس شخص کا کہ کہتا ہے وہ
کہ نہین جانتا مین کہ رب میرا اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے فرمایا
ابو حنیفہ رح نے کہ وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے الرحمن علی العرش
استوے اور عرش اوسکا اوپر ساتون آسمان کے ہے پہر کہا سوال کرنے
والے نے کہ وہ مانتا ہے الرحمن علی العرش استوے کو لیکن نہین جانتا کہ عرش
اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ جسوقت انکار
کیا ہونے عرش کا اوپر آسمان کے تحقیق وہ کافر ہوا پس بیچ اس کلام
کہ مشہور ہے ابو حنیفہ رح کہ موجود ہے پاس اصحاب ابو حنیفہ کے کہ حکم کفر کا
کیا ہے اوسنی توقف کرنے والے پر کہ کہتا ہے کہ نہین پہچانتا مین رب
اپنی کو کہ آسمان پر ہے یا زمین مین پس ہوا منکر نفی کرنے والا کہ کہتا ہی
کہ نہین ہے بیچ آسمان کے اور نہ بیچ زمین کے کافر بطریق اولی اور
دلیل پکڑے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر کفر اوس شخص کے ساتھہ قول
اللہ تعالے کے الرحمن علے العرش استوے اور فرمایا ابو حنیفہ رح کہ عرش
اوسکا اوپر ساتون آسمانون کے ہے اور بیان کیا اس بات کو کہ قول
اللہ تعالے کا الرحمن علے العرش استوے بیان کرتا ہے اس بات کو کہ اللہ تعا
اوپر آسمانون کے ہے اوپر عرش کے اور استوی علے العرش دلالت
کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ اللہ تعالے بذاتہ اوپر عرش کے ہے

ان يكون في السماء لانه تعالى في اعلى عليين وانه يدعى من اعلى لا من اسفل وفي لفظ سألت ابا حنيفة عمن يقول لا اعرف ربي في السماء او في الارض قال فقد كفر لان الله تعالى يقول الرحمن على العرش استوى وعرشه فوق سبع سموات قال فانه يقول على العرش استوى ولكن لا يدري العرش في السماء او في الارض قال اذا انكر انه في السماء فقد كفر ففي هذا الكلام المشهور عن ابي حنيفة عند اصحابه انه كفر الواقف الذي يقول لا اعرف ربي في السماء او في الارض فكيف الجاحد النافي الذي يقول ليس في السماء ولا في الارض واحتج على كفره بقوله تعالى الرحمن على العرش استوى قال وعرشه فوق سموات وبين بهذا ان قوله تعالى الرحمن على العرش استوى بيان ان الله فوق السموات فوق العرش وان الاستواء على العرش دل على ان الله تعالى بنفسه فوق العرش

پہر بیان کیا ابوحنیفہ رح نی بیچ اسبات کے بیچ تکفیر اوس شخص کے کہ قایل ہے استوی کا
لیکن توقف کرتا ہے اسبات مین کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین پر فرمایا ابوحنیفہ رح
نے کہ وہ انکار کرتا ہے ہونے عرش کا اوپر آسمان کے اور اللہ تعالی اوپر اعلے
علیین کے ہے اور دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچے سے یہہ تصریح ہی ابوحنیفہ رح
سی ساتھہ تکفیر اوس شخص کے کہ انکار کرتا ہے ہونے اللہ کا اوپر آسمانون کے اور دلیل
پکڑی اوپر اوس تکفیر کے ساتھہ اوسکے کہ اللہ تعالی اوپر علیین کے ہے اور دعا
کیا جاتا ہے اوپر سی نہ نیچی سے اور یہہ دونون دلیلین نظرتے عقلی ہین کیونکہ
فطرت دلونکی یہی ہے کہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالے بیچ علو کے ہی اور وہ اللہ تعالے
دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچی سے تحقیق روایت کہی گئی ہے صریح تکفیر ابوحنیفہ رح
سی فرمایا ابوحنیفہ رح نے کہ جب انکار کیا ہونے اللہ کا اوپر آسمان کے تحقیق کافر
ہوا اور روایت کیا اس لفظ کو ابوحنیفہ سی ساتھہ اسناد کے شیخ الاسلام ابو اسمعیل
انصاری ہروی نے ساتھہ اسناد اپنی کے بیچ کتاب فاروق کے اور یہی روایت
کی ہے ابن ابی حاتم نے کہ تحقیق ہشام بن عبداللہ رازی نے کہ صاحب محمد
بن حسن قاضی کا تہا قید کیا اوسنی ایک آدمی کو بیچ علت جہمی ہونیکے پس توبہ کی
اوس شخص نے پہر لایا گیا اوسکو طرف ہشام کے تاکہ مطلع ہووے اوپر توبہ اسکے
کے پس کہا اوس شخص نے کہ شکر ہے اللہ تعالے کا اوپر توبہ کے پہر امتحان کیا
اوسکا ہشام نے پس کہا آیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کے کہ اللہ تعالی اوپر
عرش کے جدا خلق سے پس کہا اوس شخص نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ اللہ تعالی
اوپر عرش کے ہے لیکن نہین جانتا مین کہ جدا ہی خلق سے یا نہین پس کہا ہشام

ثم انه ذكر ... بتكفير من قال انه على العرش ولكن توقف في كون العرش في السماء او في الارض قال لانه انكر ان يكون في السماء وان الله تعالى في اعلى عليين وانه يدعى من اعلى لا من اسفل وهذا تصريح من ابي حنيفة بتكفير من انكر ان يكون في السماء واحتج على ذلك بان الله تعالى في اعلى عليين وانه يدعى من اعلى لا من اسفل وكل من هاتين الحجتين فطرية عقلية فان القلوب مفطورة على الاقرار بان الله تعالى في العلو وعلى انه يدعى من اعلى لا من اسفل وقد جاء اللفظ صريحا عنه بذلك

۵۷

فقال اذا انكر انه في السماء فقد كفر وروى هذا اللفظ عنه بالاسناد شيخ الاسلام ابو اسمعيل الانصاري الهروي في الفاروق وروى ايضا ابن ابي حاتم ان هشام بن عبيد الله الرازي صاحب محمد بن الحسن قاضي الري حبس رجلا في التجهم فتاب فجيء به الى هشام ليطلقه فقال الحمد لله على التوبة وامتحنه هشام فقال اتشهد ان الله على عرشه بائن من خلقه فقال اشهد ان الله على عرشه ولا ادري ما بائن من خلقه فقال

ـ ليطلقه

ثم رده الی الحبس فانه لم یتب وروي ایضا عن یحیی بن معاذ الرازي انه قال ان الله تعالی علی عرشه بائن من خلقه وقد احاط بکل شيء علما واحصی کل شيء عددا لم یشك في

هذه المقالة الا جهمي ردي ضليل هالك مرتاب يمزج الله بخلقه ويخلط منه الذات بالاقذار و الاوساخ وروي ايضا عن ابن المديني لما سئل ما قول اهل السنة والجماعة قال يؤمنون بالرؤية و الكلام وان الله تعالى فوق

السموات على العرش فسئل عن قوله تعالى ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم فقال اقرأ ما قبلها الم تر ان الله يعلم وروي ايضا عن ابي عيسى الترمذي قال هو على العرش كما وصف في كتابه وعلمه وقدرته وسلطانه في كل مكان وروي عن ابي زرعة الرازي انه سئل عن تفسير قوله تعالى الرحمن على العرش استوى فقال تفسيره كما تقرأ هو على العرش وعلمه في كل مكان ومن قال غير هذا فعليه لعنة الله

پہر لیجاوے اسکو طرف قیدخانہ کے کہ اوسنے نہین توبہ کی اب تک روایت کی گئی
ہے یحیی بن معاذ رازی سی کہ کہا یحیی نے کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے جدا خلق
سے گہیر لیا ہے علم اوسکی نے ہر چیز کو اور شمار کر رکہا ہے اوسنے گنتی ہر چیز کو
نہین شک کرتا اس بات مین کوئی مگر جہمی ردی گمراہ ہلاک ہونے والا اور شک
کرنے والا ملاتا ہے اللہ تعالی کو ساتہہ خلق اوسکی کے اور ملاتا ہے ذات اوسکی کو
ناپاکیون مین اور ناپاک مکانون مین اور یہی مروی ہے ابن مدینی سی جب
سوال کیا گیا اسیطرح کہ کیا ہے قول اہل سنت وجماعت کا کہا ابن مدینی نے
ایمان لاتے ہین مؤمن ساتہہ دیدار اللہ تعالے کے اور کلام اللہ تعالے کے
اور کہتے ہین کہ اللہ تعالے اوپر آسمانون کے ہے اوپر عرش کے ہے پہر سوال
کیا گیا ابن مدینی قول اللہ تعالے سے مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ
نہین ہوتے مشورہ کرنے والے تین آدمی مگر وہ اللہ تعالے چوتہا اونکا ہے
پہر کہا ابن مدینی نے پڑہ ما قبل اوسکی أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ یعنی مراد
علم ہے اور یہی مروی ہے ابو عیسی ترمذی سی کہ کہا ابو عیسی نے کہ وہ اللہ تعالی
اوپر عرش کے ہے ذات اپنی سے جیساکہ بیان کیا اللہ تعالے نے اور علم
اوسکا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اوسکا ہر مکان مین ہے اور روایت کی
گئی ہے ابی بکر رازی سے تحقیق وہ سوال کیا گیا تفسیر الرحمن علی العرش
استوی سے پس کہا رازی نے تفسیر اوسکی وہی ہے جسطرح پڑتا ہی تو کہ وہ
اوپر عرش کے ہے اور علم اوسکا اور قدرت اوسکی ہر مکان مین ہے پس
جو شخص کہے سوائے اوسکی پس اوپر اوسکی لعنت اللہ کی ہے روایت کی

ابو القاسم الکائی حافظ طبری نے صاحب ابی حامد اسفرایی سی کتاب اپنی مین کہ مشہور ہے اصول سنت مین ساتھہ اسناد اپنی کے محمد بن حسن صاحب ابو حنیفہ رح سے کہ کہا محمد بن حسن نے اتفاق کیا کل فقہا نے مشرق سی مغرب تک اوپر ایمان لانے کے ساتھہ قرآن اور احادیث کے کہ روایت کی ہے ثقات نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ صفت رب عزوجل کے بغیر تفسیر اور بغیر وصف اور بغیر تشبیہ کے پس جو تفسیر کرے آجکے دن کی صفت کی اون صفات سے پس تحقیق نکل گیا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پہاڑ دیا اوسنی جماعت کو کہ اونہون نے نہین صفت کی اور نہ تفسیر کی لیکن فتوی دیا اونہون نے ساتھہ اوس چیز کے کہ بیچ کتاب اور سنت کے ہے پہر خاموش ہوگئی پس جو شخص کہ قایل ہووے ساتھہ قول جہم کے تحقیق اوسنی مخالفت کی جماعت کی کیونکہ شمار کرتا ہے وصف اللہ تعالے کے ساتھہ صفت معدوم کے اور محمد بن حسن نے کہ علم حاصل کیا اسنی ابو حنیفہ رح اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی اور ہم طبقون علماء ان دونونکے سے اور نقل کیا محمد نے اس اجماع کو اور خبر دی کہ جہمیہ صفت کرتے ہین اللہ تعالے کی اکثر یا غالب ساتھہ امور سلبیہ کے اور روایت کی بیہقی اور غیر اوسکی نے ساتھہ اسناد صحیح کے اور عبید قاسم بن سلام سے کہا ابو عبید نے یہہ حدیثین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون حدیثون مین ہنستا ہے رب ہمارا ناامیدی بندون کی سی اور جلدی قبول کرلینے اونکے سے اور جہنم نہ پر ہوویگا یہان تک کہ رکہیگا رب ہمارا دونون قدم بیچ اوسکی یہہ سب حدیثین نزدیک ہمارے حق ہین نقل کیا اونکو بعض ثقہ نے بعض سے

ابو القاسم اللكائي الحافظ الطبري صاحب ابي حامد باسناده عن محمد بن الحسن صاحب ابي حنيفة قال اتفق الفقهاء كلهم من المشرق الى المغرب على الايمان بالقرآن والاحاديث التي جاء بها الثقات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في صفة الرب عز وجل من غير تفسير ولا وصف ولا تشبيه فمن فسر اليوم شيئا من ذلك فقد خرج عما كان عليه النبي صلعم وفارق الجماعة فانهم لم يصفوا ولم يفسروا ولكن افتوا بما في الكتاب والسنة ثم سكتوا فمن قال بقول جهم فقد فارق الجماعة لانه قد وصفه بصفة لا شيء محمد بن الحسن اخذ عن ابي حنيفة رح ومالك وطبقتهما من العلماء وقد حكى هذا الاجماع واخبر ان الجهمية تصفه بالامور السلبية غالبا او دائما وروى البيهقي وغيره باسانيد صحيحة عن ابي عبيد القاسم بن سلام قال هذه الاحاديث التي يقولون فيها ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب غيره وان جهنم لا تمتلئ حتى يضع ربك قدمه فيها وهذه الاحاديث في الرواية هي عندنا حق حملها الثقات بعضهم عن بعض

مگر جب ہم سوال کئی جاوین تفسیر اونکی سے نہین تفسیر کرسکتی ہم اور نہین پایا ہم نے کسیکو کہ تفسیر کرین اوسکی اور ابو عبید اللہ ایک امام ہے اون چاروں اماموں سے کہ ایک اونکا امام شافعی ہے دوسرا امام احمد اور تیسرا امام اسحاق اور یہ تہا ابو عبید اللہ کہ علم لغت اور علم فقہ اور علم تاویل مین ایسے مشہور تہی کہ بیان سی باہر ہے اور تہا اوس زمانہ مین جسمین ظاہر ہوئی فتنے اور اہل بدعت پس خبر دی اوسنی نہین پایا مین نے کسیکو علما سی کہ تفسیر کرے ان آیات اور احادیث کے اور روایت کیا الکائی اور بیہقی نے عبد اللہ بن مبارک سی کہ ایک مرد نے کہا عبد اللہ بن مبارک کو کہ یا ابا عبد الرحمن کہ مین مکروہ جانتا ہون ایک صفت کو صفتوں رب عزوجل کے سے پس کہا عبد اللہ بن مبارک نے مین بہی برا جانتا ہون اوسکو لیکن جب بولی کتاب اللہ تعالی کے ساتہہ کسی چیز کے بولینگے ہم ساتہہ اور مثل اوسکی اور مراد ابن مبارک کی اس کلام سے یہہ ہے کہ ہم برا جانتے ہین یہہ کہ پیدا کرین ہم کوئی صفت اللہ تعالے کی اپنی طرف سی یہان تک کہ لاوے اوسکو کتاب یا احادیث اور روایت کیا عبد اللہ بن احمد نے اور غیر اوسکی نے ساتہہ اسناد صحیح کے ابن مبارک سی کہ کہا گیا ابن مبارک کو کہ ساتہہ کس چیز کے پہچان کرین ہم رب اپنی کو کہا ابن مبارک نے اسیطرح سی کہ اللہ تعالی اوپر آسمانوں کے اوپر عرش کے ہے جدا ہی خلق سے اور نہین کہتے ہم کہ جسطرح کہتی ہین جہمیہ کہ وہ رب عزوجل یہان ہی بیچ زمین کے اور اسیطرح کہا ہے امام احمد بن حنبل رح اور غیر اوسکی نے اور روایت کی گئی ساتہہ اسناد صحیح کے سلیمان

نحن اذا سئلنا عن تفسيرها لا نفسرها وما ادركنا احدا يفسرها وابو عبيد احد الائمة الاربعة الذين هم الشافعي واحمد واسحاق وابو عبيد وله معرفة باللغة والفقه والتاويل ما هو اشهر من ان يوصف وقد كان في الزمن الذي ظهرت فيه الفتن والاهواء وقد اخبر انه ما ادرك احدا من العلماء يفسرها وروى اللالكائي والبيهقي عن عبد الله بن المبارك ... انا اشد الناس كراهة لذلك ولكن اذا نطق الكتاب بشيء نطقنا به واذا جاءت الآثار بشيء جسرنا عليه ونحو هذا

ومراد ابن المبارك انا نكره ان نبتدئ بوصف الله من تلقاء انفسنا حتى يجيء به الكتاب والآثار وروى عبد الله بن احمد وغيره باسانيد صحيحة عن ابن المبارك انه قيل له بماذا نعرف ربنا قال بانه تعالى فوق سمواته على عرشه بائن من خلقه ولا نقول كما تقول الجهمية انه ههنا في الارض وهكذا قال الامام احمد وغيره وروي باسناد صحيح عن سليمان

بن حرب سے کہ بڑا امام ہے کہا سلیمان نے کہ سنا مین نے حماد بن زید سی جبوقت
کہ ذکر کی گئی پاس اوس کے کلام ان جہمیہ کے پس کہا حماد نے جھگڑا کرتے ہین اس
بات مین کہ کہتی ہین نہین ہے بیچ آسمان کے کوئی چیز اور روایت کی ہے ابی حاتم
نے کتاب الرد علی الجہمیہ مین سعید بن عامر ضبعی سے کہ امام ہی اہل بصرہ کا علم
اور دین مین اور شیخون امام احمد رحمہ اللہ مین سے ہی کہ ذکر کیا گیا نزدیک
اوسکی جہمیہ کا پس کہا اوسنی کہ وہ بہت بری ہین از روئی قول کے یہود اور نصاری
سے اور اتفاق کیا ہے یہود اور نصاری نے اور سب دین والون نے ساتھ
مسلمانون کے اوپر اس بات کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور وہ کہتی ہین
نہین ہے اوپر کسی شئی کے اور کہا محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہ امام الائمہ
ہے وہ شخص کہ نہ کہی اللہ تعالی اوپر آسمانون اپنی کے اوپر عرش اپنی کی ہے
جدا خلق سے واجب ہے کہ توبہ کرائی جاوے اوس سے پس اگر توبہ کری فبہا
ورنہ گردن ماری جاوے اوسکی پھر ڈالا جاوے اوپر گندگی کے تاکہ نہ ایذا
پاوین اوس سے اہل قبلہ اور اہل ذمی اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن احمد
سے ساتھ اسناد اوسکی کے عباد بن عوام واسطی سے کہ امام ہے واسطہ کا
طبقہ شیوخ شافعی و احمد کے سے ہے کہا عباد بن عوام نے کہ کلام کے بیچ ساتھ
بشر مریسی اور اصحاب اوسکی سے پس دیکھا مین نے آخر کلام اونکی منتہی ہوتی
ہی اسبات پر کہ نہین بیچ آسمان کے کوئی چیز اور روایت ہی عبد الرحمن
بن مہدیسی کہ امام مشہور ہی کہا عبد الرحمن نے کہ نہین اصحاب بدعت مین
کوئی بہت برا جہمیون سی کہتی پھرتے ہین کہ آسمان مین کوئی چیز نہین ہے

٦١

بن حرب امام قال سمعت حماد بن زید وذکر هؤلاء الجهمیة فقال انما یحاولون ان یقولوا لیس فی السماء شیء وروی ابن ابی حاتم فی کتاب الرد علی الجهمیة عن سعید بن عامر الضبعی امام اهل البصرة علما ودینا من شیوخ احمد انه ذکر عنده الجهمیة فقال هم اشر قولا من الیهود والنصاری وقد اجمع الیهود والنصاری واهل الادیان مع المسلمین علی ان الله تعالی علی العرش وقالوا هم لیس علی العرش شیء وقال محمد بن اسحاق بن خزیمة امام الائمة من لم یقل ان الله تعالی فوق سمواته علی عرشه بائن من خلقه وجب ان یستتاب فان تاب والا ضربت عنقه ثم القی علی مزبلة لئلا یتأذی بریحه اهل القبلة ولا اهل الذمة وروی عبد الله بن احمد باسناده عن عباد بن العوام الواسطی امام واسط من طبقة شیوخ الشافعی واحمد قال کلمت بشر المریسی واصحاب بشر فرأیت آخر کلامهم ینتهی ان یقولوا لیس فی السماء شیء وعن عبد الرحمن بن مهدی الامام المشهور انه قال لیس فی اصحاب الاهواء شر من اصحاب جهم یدورون علی ان یقولوا لیس فی السماء شیء

اعتقاد کرتا ہون قسم اللہ کی کہ نہ نکاح کیجاوین اور نہ ورثہ دی جاوین اور
روایت کی گئی ہے عبد الرحمن بن ابی حاتم سے کتاب الرد علی الجہمیہ مین عبد الرحمن
بن مہدی سی کہا عبد الرحمن بن مہدی نے کہ اصحاب جہم کے ارادہ کرتے ہین کہ
کہین یہ بات کو کہ نہین کلام کی اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ ع سے اور ارادہ کرتے ہین
کہ کہین نہین کوئی چیز بیچ آسمان کے اور تحقیق نہین ہے اللہ تعالی اوپر عرش کے
میری رای مین یہہ ہی کہ توبہ کرائی جاوی اون سی اگر توبہ کرین فبہا ورنہ
قتل کیے جاوین اور روایت ہی اصمعی سی کہا اصمعی نے کہ آئی ایک عورت
جہمیہ کے پس نزدیک ہوی بیچ مکان چمارون کے کہ چمڑی رنگتی تہے پس
کہا ایک مرد نے نزدیک اوس عورت کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہی پس
کہا اوس عورت نے کیا خوب کہ حد کی گئی چیز اوپر حد کی گئی کے ہی یعنی عرش تو
محدود ہے تو اللہ تعالے بہی محدود ہے پس کہا اصمعی نے کہ کافر ہوئی ساتھہ
اوس کلمہ کے اور روایت ہی عاصم بن علی بن عاصم سی کہ شیخ ہی احمد
اور بخاری اور ہم طبقہ ان دونون کا کہا عاصم نے کہ مناظرہ کیا مینے رسبے
پس ظاہر ہوئی کلام اونکی سے یہہ بات کہ نہین ایمان لاتے وہ اسبات پر
کہ رب بیچ آسمان کے ہے اور روایت کیا امام احمد نے کہا احمد نے کہ خبر دی
ہمکو شریح بن نعمان نے کہا اوسنی کہ سنا مین نے عبد اللہ بن نافع صائغ
سے کہا عبد اللہ نے کہ سنا مین نے مالک بن انس سے کہا مالک بن انس نے
اللہ تعالے بیچ آسمانون کے ہے اور علم اوسکا بیچ ہر مکان کے ہے نہین
خالی علم اوسکی سے کوئی مکان اور منقول ہے کتاب فقہ اکبر سی متواتر سے

٦٢

عن ابی حنیفة عمن یقول لا اعرف ربی فی السماء ام فی الارض فقال قد کفر لان الله عز وجل یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشه فوق سبع سموات قلت فانه یقول علی العرش استوی ولکن لا ادری العرش فی السماء ام فی الارض قال هو کافر لان الله تعالی فی اعلی علیین وانه یدعی من اعلی لا من اسفل قال الشافعی خلافة ابو بکر الصدیق حق قضاه الله فی سمائه وجمع علیه قلوب عباده وفی الصحیح عن انس بن مالک قال کانت

٦٣

زینب بنت جحش تفخر علی نساء النبی صلعم تقول زوجکن اهالیکن وزوجنی الله من فوق سبع سموات وهذا مثل قول الشافعی وقصة ابی یوسف صاحب ابی حنیفة مشهورة فی استتابة بشر المریسی حتی هرب منه لانکاره الصفات واظهاره قول جهم قد ذکرها ابن ابی حاتم وغیره وکلام الائمة فی هذا الباب اطول واکثر من ان تسع هذه الفتیا عشره وکذلک کلام الناقلین لمذهبهم مثل ما ذکره ابو سلیمان الخطابی فی رسالته المشهورة بالغنیة عن الکلام واهله قال

امام ابو حنیفہ رح سی بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہین پہچانتا ہون مین کہ رب
میرا بیچ آسمان کے یا زمین مین پس کہا ابو حنیفہ رح نے کہ تحقیق کافر ہوا کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ایک آدمی نے کہا کہ وہ
کہتا ہے کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے لیکن کہتا ہی کہ نہین جانتا مین کہ عرش
اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے ہے کہا امام ابو حنیفہ رح نے کہ وہ بہی کافر
ہے کیونکہ اللہ تعالی اوپر اعلے علیین کے ہے اور وہ دعا کیا جاتا ہے اوپر سے
نہ نیچی سے اور کہا امام شافعی نے کہ خلافت ابو بکر صدیق کے حق ہے مقرر کیا
اللہ تعالی نے آسمانو مین اور جمع کیا اللہ تعالے نے اوپر اوسکی دل بندون
اپنی کا اور حدیث صحیح مین ہے انس بن مالک سی کہا انس بن مالک نے کہ
زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑائی کرتے تہی اوپر
اور ازواج رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہتی تہے کہ نکاح کیا تمکو والے
تمہارون نے اور نکاح کیا مجکو اللہ تعالی نے اوپر ساتون آسمانون کے یہ قول
زینب کا مثل قول شافعی کے ہے اور مشہور ہی قصہ ابی یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ رح
کا بیچ توبہ مانگنی بشر مریسی کے وقت انکار کرنے اوسکی صفات رب سی اور
ظاہر کرنے قول جہم کے یہان تک کہ وہ بہاگ گیا ذکر کیا اس قصہ کو ابن ابی حاتم
وغیرہ نے اور کلام ائمہ کا اسبات مین بہت طویل ہے اور زیادہ اس بات سی ہے
کہ سماوی اس فتوی مین اوسکا دسوان حصہ بہی آور اسیطرح کلام ناقلین مذہب
ائمہ کے مثل اوس چیز کے کہ ذکر کیا اوسکو ابو سلیمان خطابی نے رسالہ اپنے مین
کہ مشہور ہے ساتہہ الغنیہ عن الکلام و اہلہ کہا اوس سلیمان نے کسی سائل سے

فاما ما سئلت عنه من الصفات وما جاء منها في الكتاب والسنة فان مذهب السلف اثباتها واجراؤها على ظواهرها ونفي الكيفية والتشبيه عنها وقد نفاها قوم فابطلوا ما اثبت الله تعالى وحققها قوم من المنتسبين الى السنة فخرجوا في ذلك الى ضرب من التشبيه والتكييف وانما القصد في سلوك الطريقة المستقيمة بين الامرين ودين الله بين الغالي فيه والمقصر عنه والاصل في هذا ان الكلام في الصفات فرع على الكلام في الذات ويحتذى في ذلك حذوه ومثاله فاذا كان معلوما ان اثبات الباري سبحانه انما هو اثبات وجود لا اثبات كيفية فكذلك اثبات صفاته انما هو اثبات وجود لا اثبات تحديد وتكييف فاذا قلنا يد وسمع وبصر فانما هي صفات اثبتها الله تعالى لنفسه ولسنا نقول ان معنى اليد القوة والنعمة ولا معنى السمع والبصر العلم ولا نقول انها جوارح ولا نشبهها بالايدي والاسماع والابصار التي هي جوارح وادوات الفعل و

پہر جو سوال کیا تمنے صفات سی کہ آئین ہین کتاب ورا حادیث مین پس مذہب
سلف کا اسمین ثابت کرنا انکا ہی اور جاری کرنا اونکا اوپر ظاہر ان آیات کے
اور احادیث کے اور مذہب سلف کا ہے نفی کیفیت اور تشبیہ کو صفات سے
اور تحقیق انکار کیا ایک قوم نے اون آیات صفات اور احادیث کا پس
باطل کیا اونہون نے اوس بات کو کہ ثابت کیا اوسکو اللہ تعالے نے اور قبول
کر لیا اون آیات کو ایک قوم نے کہ منسوب ہے طرف اہل سنت وجماعت کے
پس بدل دیا اونہون نے اون آیات کو معنی اونکی سی طرف ایک قسم تشبیہ اور
کیفیت کے اور حالانکہ میانہ روی ہے چلنا طریقہ مستقیم پر کہ درمیان دو امور کے
ہے یعنی نہ تشبیہ اور نہ کیفیت اور دین اللہ کا درمیان ہے افراط اور تفریط
کے اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ کلام کرنے صفات مین فرع کلام فی الذات
کے ہے اور قایم ہوتی ہے کلام فی الصفات مقام کلام فی الذات کے یعنی کلام
فی الصفات مثل کلام فی الذات کے ہی اور جب معلوم ہی کہ ثابت کرنا ذات
اللہ تعالی کا وہ ثابت کرنا وجود کا ہے نہ ثابت کرنا کیفیت اوسکی کا اوسیطرح
ثابت کرنا صفات کا ثابت کرنا وجود کا ہے نہ ثابت کرنا خدا کا اور کیفیت کا
جب کہا ہمنے ید اور سمع اور بصر یعنے ہاتھہ اور کان اور آنکھہ اور مثل
اوسکی یہہ اثبات صفات اللہ تعالے کے کا ہے واسطے ذات اوسکی کے اور
نہین کہتی ہم کہ معنی ید کے قوت اور نعمت ہی اور نہ معنی سمع اور بصر کے علم ہے
اور نہین کہتے ہم کہ یہہ اعضا ہین اور نہین تشبیہ دیتی ہم اونکو ساتھہ ہاتھون
اور کانون کے اور آنکھون کے کہ یہہ اعضا اور اسباب ہین کام کرنے کے اور

کہتے ہین ہم کہ واجب ہے اثبات صفات کا کیونکہ شرع وارد ہوئی ہے ساتھہ اونکی
اور واجب ہے نفی تشبیہ کے اونسی کیونکہ اللہ تعالی لیس کمثلہ شیء ہے اور یہ
اوپر اوسکی جاری ہے قول سلف کا احادیث صفات مین یہہ تمام کلام خطابی
کی ہے اور اسیطرح کہا ہے ابو بکر خطیب حافظ نے رسالہ اپنی مین بیان کیا اونی
اوس رسالہ مین کہ مذہب سلف کا اوپر اونسیکے ہے اور یہہ کلام کہ ذکر کیا اوسکو
خطابی نے نقل کیا ہے ایسی کلام کو بہت علماء نے کہ شمار نہین ہو سکتی اون علماء
کے مثل ابو بکر اسمعیل اور امام یحیی بن عمار سجزی اور شیخ الاسلام ابی اسمعیل انصاری
ہروی ابو عثمان صابونی شیخ الاسلام اور ابی عمر بن عبد اللہ نمری کہ امام مغرب کا
ہے وغیرہم نے اور کہا ابو نعیم اصبہانی صاحب الحلیہ نے عقیدہ اپنی مین کہا اوسنے
بیچ ابتداء اوس عقیدہ کے کہ طریقہ ہمارا طریقہ متبعین کتاب اور سنت اور اجماع
امت کا ہی اور بیان کیا اوسنی عقیدہ متبعین سنت کا یہہ ہی کہ وہ احادیث
کہ ثابت ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ عرش کے اور استوا کے قایل ہین
ساتھہ اون احادیث کے متبع سنت اور اثبات کرتے ہین اونکا بلا کیف اور
تمثیل اور تشبیہ کے پس تحقیق اللہ تعالی جدا ہے خلقت سے اور خلقت جدا ہی اوس سے
نہین حلول کرتا ہی خلقت مین اور نہین مخلوط بیچ اونکی اور وہ ٹہرنے والا ہے
اوپر عرش کے اوپر آسمانون کے نہین ہے وہ زمین اور خلقت مین اور کہا ہی امام
عارف معمر بن احمد نے کہ شیخ صوفیونکا تہا اپنی ملک مین چوتہی صدی مین کہا امام
عارف نے کہ دوست رکہتا ہون مین کہ وصیت کرون مین اصحاب اپنیونکو ساتھہ
وصیت سنت کی اور وعظ حکمت کے اور جمع کرون مین سب اصحاب اپنی کو

نقول انما وجب اثبات الصفات لان التوقيف ورد بها ووجب نفي التشبيه عنها لان الله تعالى ليس كمثله شيء وعلى هذا جرى قول السلف في احاديث الصفات هذا كله كلام الخطابي وهكذا قال ابو بكر الخطيب في رسالة اخبر فيها ان مذهب السلف على ذلك وهذا الكلام الذي ذكره الخطابي قد نقل نحوا منه من العلماء ما لا يحصى مثل ابي بكر الاسماعيلي والامام يحيى بن عمار السجزي وشيخ الاسلام ابي اسماعيل الانصاري الهروي وابو عثمان الصابوني شيخ الاسلام وابي عمر بن عبد البر النمري امام المغرب وغيرهم وقال ابو نعيم الاصبهاني صاحب الحلية في عقيدة له قال في اولها طريقتنا طريقة المتبعين الكتاب والسنة واجماع الامة قال فيما اعتقدوه ان الاحاديث التي ثبتت عن النبي صلعم في العرش واستوى الله يقولون بها ويثبتونها من غير تكييف ولا تمثيل ولا تشبيه فان الله تعالى بائن من خلقه والخلق بائنون منه لا يحل فيهم ولا يمتزج بهم وهو مستو على عرشه في سمائه دون ارضه وخلقه وقال الامام العارف معمر بن احمد الاصبهاني شيخ الصوفية في حدود المائة الرابعة في بلاده قال احببت ان اوصي اصحابي بوصية

اوپر طریقہ اہل حدیث کے اور اہل معرفت اور اہل تصوف کے متقدمین اور
متاخرین سے کہا اوس امام عارف نی بیچ اوس وصیت اپنی کے کہ اللہ تعالے
ٹہرا ہے اوپر عرش اپنی کے بلا کیف اور بے تشبیہ اور بلا تاویل کے اور استوی
معقول ہے اور کیفیت اوسکی مجہول ہے اللہ تعالے جدا ہی خلقت سی اور خلقت
جدا ہی اوس سی بغیر حلول اور بغیر اختلاط اور ملاوٹ کے اور بغیر وصل اور انفصال کے
کیونکہ وہ اکیلا ہے جدا خلق سی واحد ہی اور غنی ہی خلق سی اور اللہ تعالی عزوجل سمیع
ہی اور بصیر ہے اور علیم ہے اور خبیر ہے اور کلام کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اور غصہ
ہوتا ہی اور ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہی اور تجلی دیگا بندون اپنون کو دن قیامت
کے ہنس کے اور نازل ہوتا ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے
پس کہتا ہی کہ کوئی دعا کرنیوالا ہے کہ بخشش کرون مین اوسکو کوئی توبہ کرنیوالا ہے
کہ توبہ قبول کرون مین اوسکی یہہ کہتا ہی صبح تک اور نزول اللہ کا طرف آسمان
دنیا کے بلا کیف اور بلا تشبیہ اور بلا تاویل کے ہے جو انکار کری نزول کا یا تاویل کری
اوسکی وہ مبتدع اور ضلال ہے اور تمام برگزیدہ عارف بہی اوپر اوسکی ہین اور
متاخر اونمین سی امام ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح جیلی ہی کہا اونہون نے غنیہ
مین اپنی معرفت اللہ تعالی کے ساتہہ اثبات کی اور دلالتون کے اوپر وجہ اختصار
کے یہہ ہی کہ پہچانتی ہین ہم اور یقین کرتے ہین کہ اللہ تعالی ایک ہی اور اکیلا ہے
یہان تک کہ کہا شیخ عبد القادر رح نے وہ اللہ تعالی بیچ جہت علو کے ہی اور ٹہرنیوالا
ہے اوپر عرش کے اور غالب ہے اوپر ملک کے اور گہیرنے والا ہے علم اوسکا ہر شی کو
طرف اوسکی چہڑتے ہین کلمہ طیب اور عمل صالح چہڑہتے ہین طرف اوسکی تدبیر کرتا ہے

علیه اهل الحدیث والآثار واهل المعرفة والتصوف من المتقدمین والمتاخرین قال فیها ان الله تعالی استوی علی عرشه بلا کیف ولا تشبیه ولا تاویل والاستواء معقول والکیف فیه مجهول وانه عز وجل بائن من خلقه والخلق منه بائنون بلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لانه الفرد البائن من الخلق الواحد الغنی عن الخلق وان الله عز وجل سمیع بصیر علیم خبیر یتکلم ویرضی ویسخط ویضحک ویتعجب

66

ویتجلی لعباده یوم القیمة ضاحکا وینزل کل لیلة الی سماء الدنیا کیف شاء فیقول هل من داع فاستجیب له هل من مستغفر فاغفر له هل من تائب فاتوب علیه حتی یطلع الفجر ونزول الرب الی السماء بلا کیف ولا تشبیه ولا تاویل فمن انکر النزول او تاول فهو مبتدع ضال وسائر الصفوة من العارفین علی هذا ومن متاخریهم الامام ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح الجیلی قال فی کتاب الغنیة له اما معرفة الصانع بالآیات والدلالات علی وجه الاختصار فهو ان تعرف وتتیقن ان الله واحد احد الی ان قال وهو بجهة العلو مستو علی العرش محتو علی الملک محیط علمه بالاشیاء الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه

يأمر من السماء الى الارض ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره الف سنة مما تعدون ولا يجوز وصفه بانه في كل مكان بل يقال انه في السماء على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى وذكر آيات

کامون کے آسمان سے طرف زمین کے پہر چڑہتے ہین طرف اوسکی وہ کام بیچ
دن کے کہ مقدار اوسکا ہزار برس ہے تمہاری شمار مین اور نہین جایز وصف کرنا اوسکا
ساتہہ اسطرحکی کہ وہ اللہ تعالی ہر مکان مین ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالی بیچ آسمان
کے ہے اوپر عرش کے جیسا کہ کہا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی اور ذکر کیا
عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ فی آیات اور احادیث کا یہان تک کہا اونہون نے کہ لایق
ہے بولنا صفت استوا کا بغیر تاویل کے اور یہہ کہ ٹہرا ہے بذاتہ اوپر عرش کے اور کہا
شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ کہ ہونا اوسکا اوپر عرش کے بلا کیف مذکور ہی ہر کتاب
مین کہ اوتاری گئی ہی اوپر ہر نبی مرسل کے اور ذکر کیے عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ
نے کلام طویل کہ نہین گنجایش رکہتا یہہ مکان اور ذکر کیا شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی
عنہ نے بیچ تمام صفات کے اسیطرح اگر ذکر کرون مین اس فتوی مین جو کچہہ کہ فرمایا ہے
علمانے تو البتہ بہت طول ہو جاویگا یہہ فتوی فرمایا ابو عمر بن عبد اللہ رحمہ نے روایت
کی گئی ہین ہم امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی سے اور سفیان ثوری اور سفیان بن
عیینہ اور اوزاعی اور معمر بن راشد سی بیچ بیان احادیث کے کہ وہ کل کہتے ہین
کہ جاری کرو اون احادیث کو جسطرح آئی ہین کہا ابو عمر نے جو کچہہ آیا ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور اصحاب اونکی سی پس وہ علم ہے کہ دین پکڑا جاوی اوسکو اور جو شی نئی
پیدا کی ہے پیچہے اونکی اور نہ ہو واسطے اوسکی اصل مروی اصحابون سے پس وہ بدعت
ہی اور ضلالت ہی اور کہا شرح موطا مین جب کلام کی اوسنی بیچ شرح حدیث نزول کی
کہا یہہ حدیث ثابت ہی جہت نقل سے اور صحیح ہے اسناد اوسکی اور نہین اختلاف
کیا کسی اہل حدیث نی بیچ صحت اوسکی کے اور وہ منقول ہے ایسی طریقہ سی کہ نہ ثابت ہے

واحاديث الى ان قال وينبغي اطلاق صفة الاستواء من غير تأويل وانه استواء الذات على العرش قال وكونه على العرش مذكور في كل كتاب انزل على كل نبي ارسل بلا كيف وذكر كلاما طويلا لا يحتمله هذا الموضع وذكر في سائر الصفات نحو هذا ولو ذكرت ما قاله العلماء في ذلك لطال الجزء قال ابو عمر بن عبد الله روينا عن مالك بن انس وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة والاوزاعي ومعمر بن راشد في احاديث الصفات انهم كلهم قالوا امروها كما جاءت قال ابو عمر ما جاء عن النبي صلعم من نقل الثقات وجاء عن الصحابة فهو علم يدان به وما احدث بعدهم ولم يكن له اصل فيما جاء عنهم فهو بدعة وضلالة وقال في شرح الموطأ لما تكلم على شرح حديث النزول قال هذا حديث ثابت من جهة النقل صحيح الاسناد لا يختلف اهل الحديث في صحته وهو منقول من طرق سوى هذه

کما یدل انه المقدسة فی قولہم ان اللہ تعالی فی کل وہو من حجتہم علی المعتزلۃ سبع سموات کما قالت الجماعۃ وفیہ دلیل علی ان اللہ تعالی فی السماء علی العرش من فوق من اخبار العدول عن النبی صلعم

احادیث عدول ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کہ راوی اونکی عادل ہین اور بیچ اوسکی
دلیل ہے کہ اللہ تعالی بیچ آسمانون کے ہے اوپر عرش کے اوپر ساتون آسمانون کے
جسطرح کہا ہے اہل سنت وجماعت نی اور یہہ ہی ایک حجت ہی حجتون اہل سنت
وجماعت سی اوپر رد معتزلہ کے بیچ قول اونکی کے کہ اللہ تعالی ہر مکان مین ہے ساتہ
ذات پاک اپنی کے اور کہا ابو عمر نے دلیل اوپر حجت قول اہل حق کے قول اللہ تعالی کا
ہے اور ذکر کیا اس اثنا مین بعض آیات کا یہان تک کہ کہا اوس ابو عمر نے کہ یہہ
آیات صفات کی بہت معروف اور مشہور ہین نزدیک عامہ اور خاصہ کے نہین احتیاج
کہ بیان کیا جاوی اونکا اسواسطی کہ خواہ مخواہ لایق قبول کرنے کے ہین اور نہین
مخالف اہل سنت وجماعت کا اون آیات مین کوی اور نہین انکار کیا اونے
اونکے کسی مسلمان نے اور نیز کہا ابو عمر بن عبد البر نے اجماع کیا علما صحابہ نی اور
تابعین نے وہ صحابہ اور تابعین کہ نقل کی جاتی ہے اونسی تاویلات کہا اونہون نے
بیچ قول اللہ تعالی کے مایکون من نجوی ثلاثۃ الا ہو رابعہم یعنی کہا اونہون نے
بیچ معنے اس آیت کی کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور علم اوسکا ہر مکان مین ہے
اور نہین مخالف ہوا اونکا بیچ ان معنون کے کوئی ایسا شخص کہ حجت پکڑی جاوے
ساتہہ قول اوسکی کے اور بہی کہا ابو عمر نے کہ اجماع کیا سنت وجماعت نی اوپر اقرار
کرنے کل صفات کے کہ وارد ہین بیچ قرآن اور احادیث کے اور اوپر ایمان لانے
کے ساتہہ اوسکی اور اوپر حمل کرنے اوسکی کی اوپر حقیقت کے نہ اوپر مجاز کے لیکن
وہ اہل سنت وجماعت نہین کیفیت بیان کرتے کسی شی کی اور نہ حد مقرر کرتے ہین
کسی صفت معین سے آپہر کل اہل بدعت جہمیہ اور معتزلہ اور کل خوارج

قال والدلیل علی صحۃ قول اہل الحق قول اللہ تعالی وذکر بعض الآیات الی ان قال وہذہ اشہر واعرف عند العامۃ والخاصۃ من ان یحتاج الی اکثر من حکایتہ لانہ اضطرار لم یوقفہم علیہ احد ولا انکرہ علیہم مسلم وقال ابو عمر بن عبد اللہ ایضا اجمع علماء الصحابۃ والتابعین الذین حمل عنہم التاویل قالوا فی تاویل قولہ تعالی ما یکون من نجوی ثلاثۃ الا ہو رابعہم ہو علی العرش وعلمہ فی کل مکان وما خالفہم فی ذلک من یحتج بقولہ وقال ابو عمر ایضا اہل السنۃ مجمعون علی الاقرار بالصفات الواردۃ کلہا فی القرآن والسنۃ والایمان بہا وحملہا علی الحقیقۃ لا علی المجاز الا انہم لا یکیفون شیئا من ذلک ولا یحدون فیہ صفۃ محصورۃ واما اہل البدع الجہمیۃ والمعتزلۃ کلہا

منکر ہین اِن صفات کی اور نہین حمل کرتے کسیکو اون صفات سی اوپر حقیقت کی اور زعم کرتے ہین اسبات کا جو اقرار کرے اونکا وہ مشبہہ ہی حالانکہ وہ خود نزدیک اقرار کرنے والون کے منکر ہین معبود کے نہ مقر اور حق اسمین وہ ہی کہ کہتی ہین کہنے والی موافق بولنی کتاب اللہ اور سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ائمہ اہل سنت وجماعت کی ہین اور یہہ کلام ابن عبد اللہ کی ہے کہ امام ہوا ہی اہل مغرب کا اور ہم عصر اسکا ہی ابو بکر بیہقی باوجود دوست رکہنی اوسکی متکلمین اصحاب ابو الحسن اشعری کو اور باوجود حمایت کرنے ان متکلمین کے کہتا ہے بیچ کتاب اسماء الصفات کے اسطور پر کہ جو کچہہ کہ آیا ہے بیچ ثابت کرنے دو ہاتہون کے حق ہے اسطرح کہ دو صفتین ہین نہ اسطرح کہ دو اعضاء ہین واسطی وارد ہونی خبر صادق کے ساتہہ اونکی فرمایا اللہ تعالے نے یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی ای ابلیس کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کری تو اوس چیز کو کہ پیدا کیا مین نے ساتہہ دونون ہاتہون اپنی کے اور فرمایا اللہ تعالے نے بل یداہ مبسوطتان بلکہ دونون ہاتہہ اوسکی فراخ ہین اور ذکر کیا اوس ابن عبد اللہ نے اس باب مین بہت سے احادیث صحاح کے مثل قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حدیث شفاعت کے ای آدم تو باپ آدمیونکا ہے پیدا کیا تجکو اللہ تعالی نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ حدیث متفق علیہ کے تو موسی ہی کہ خاص کر لیا ہے اللہ تعالی نے مجکو ساتہہ کلام اپنی کے اور لکہین تہین واسطی تیری تختیان ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بیچ صحیح مسلم کے ہی اور درخت لگائی واسطی عزت اولیاؤن اپنی کے جنت عدن مین

ولا يحمل شيئا منها على الحقيقة ويزعم ان من اقر بها [illegible] لمعبود ولا مثبت والحق فيما قاله القائلون بما نطق به كتاب الله وسنة رسوله صلعم وهو ائمة الجماعة هذا كلام ابن عبد البر امام اهل المغرب وفي عصره الحافظ ابو بكر البيهقي مع توليه المتكلمين من اصحاب ابي الحسن الاشعري قال في كتاب الاسماء والصفات باب ما جاء في اثبات اليدين صفتين لا من حيث الجارحة لورود خبر الصادق به قال تعالى يا ابليس ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدي وقال تعالى بل يداه مبسوطتان وذكر الاحاديث الصحاح في هذا الباب مثل قوله صلعم في حديث الشفاعة يا ادم انت ابو البشر خلقك الله بيده ومثل قوله صلعم في الحديث المتفق عليه انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك الالواح بيده وفي لفظ وكتب لك التورية بيده ومثل قوله صلعم في صحيح مسلم وغرست كرامة اوليائه في جنة العدن

69

ساتھ ہاتھ اپنی کے اور مثل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہوگی زمین
دن قیامت کے ایک روٹی کہ لپیٹیگا اوسکو جبار ساتھ ہاتھ اپنی کے کہ جسطرح
کہ لپیٹتا ہی ۔ ایک تمہارا روٹی اپنی کو بیچ دسترخوان کے واسطے مہمانی اہل جنت کے
اور ذکر کیں ابن عبد اللہ نے بہت احادیث مثل قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیدک الامر بیچ ہاتھ تیری کے ہے حکم والخیر بیدک اور نیکی تیری ہاتھ مین
ہی والذی نفس محمد بیدہ قسم ہی اوس اللہ کے کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اوسکے
ہی وان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیٔ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیٔ
اللیل تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہے ہاتھ اپنا بیچ رات کے تاکہ توبہ کریں بدکار
بدکاریون دن کے سی اور پہیلاتا ہے ہاتھ اپنا بیچ دن کے تاکہ توبہ کریں بدکار
بدکاریون رات کی سے اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انصاف کرنے
والی نزدیک خدا کے اوپر منبرون نور کے ہونگے طرف دہنی ہاتھ رحمان کی حالانکہ
دونون ہاتھ اوسکی دہنی ہین اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لپیٹیگا
آسمان دن قیامت کی پہر پکڑیگا اونکو ساتھ ہاتھ دہنی کے پہر کہیگا اللہ تعالے
کہ مین بادشاہون کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پہر لپیٹیگا اللہ زمین کو بیچ ہاتھ
بائین اپنی کے پہر کہیگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر
اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ کا پر ہی نہین خالی کرتا اوسکو
خرچ کرنا رات اور دن کا اور دیکہو کہ جسقدر خرچ کیا ہی اللہ تعالی نے اوس روز
کہ پیدا کیا ہی آسمان اور زمین کو نہین کم ہوا جو کچھہ بیچ ہاتھ اوسکی کے ہے
اور عرش اوسکا اوپر پانی کے ہے اور بیچ ہاتھ دوسری اوسکی کے قبض ہے

بیدہ ومثل قولہ صلعم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفاہا الجبار بیدہ کما یتکفا احدکم خبزتہ فی سفرہ نزلا لاہل الجنۃ وذکر احادیث مثل قولہ بیدک الامر والخیر بیدک والذی نفس محمد بیدہ وان اللہ تعالی یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیء اللیل وقولہ المقسطون عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیہ یمین وقولہ یطوی السموات یوم القیمۃ ثم یأخذهن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارض بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون وقولہ ید اللہ ملأی لا یغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار أرأیتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وعرشہ علی الماء وبیدہ الاخری المیزان

نیچا کرتا ہے اور اونچا کرتا ہے اور یہہ تمام احادیث بیچ صحیح کے ہین اور ذکر کیا
ابن عبد البر نے یہی قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ یہہ قول ہے کہ جسوقت
پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو کہا اوسکو حالانکہ دونون ہاتھہ اللہ تعالے کے موٹھی
بندہی ہوئی تہی اختیار کر تو ان دونون مین سے جسکو چاہی تو کہا آدم نے کہ
اختیار کیا مین نے دہنی ہاتھہ رب اپنی کا اور حالانکہ دونون ہاتھہ رب میری کی دہنے
مبارک ہین اور بیچ ایک حدیث کے یون ہے کہ تحقیق جسوقت پیدا کیا
اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو ہاتھہ پھیرا اوپر پشت اوسکی کے اور سوا اسکے
اور بہی احادیث ہین کہ ذکر کیا اونکو عبد البر نے اس قسم سے پہر کہا ابن عبد البر
نے کہ کہا بیہقی نے اکثر متقدمین اس امت کی نہین تفسیر کرتے آیات اور
احادیث صفات کے کہ لکہی ہین ہمنے بیچ اس باب کے اور اسیطرح کہا بیہقی نے
بیچ استوی علی العرش کے اور تمام صفات خبریہ کے اور یہی حکایت کیا قول
بعضے متاخرین کا یعنی بعضی متاخرین سے ہے اسکی قایل ہین اور کہا قاضی ابو یعلی
کتاب ابطال التاویل مین کہ نہین جایز رد ان اخبار کا اور نہین جایز رد
کرنا انکا ساتھہ تاویل کے اور واجب ہے حمل کرنا اونکا اوپر ظاہر اونکی کے اور تحقیق
یہہ صفات اللہ کے ہین نہین مشابہ ہوتے ساتھہ صفتین مخلوق کے اور نہ اعتقاد
کیا جاوے تشبیہ بیچ اونکی لیکن جسطرح کہ روایت کیا گیا ہے امام احمد اور کل اماموں سے
اور ذکر کئی اوس ابو یعلی نے اس باب مین کلام زہری او مکحول کے اور امام مالک
اور ثوری اور اوزاعی اور لیث اور حماد بن زید اور حماد بن سلمہ اور ابن عیینہ
اور فضیل بن عیاض اور وکیع اور عبد الرحمان بن مہدی اور اسود بن سالم

تخفض وترفع وكل هذه الاحاديث في الصحيح وذكر ايضا قوله ان الله لما خلق ادم قال له ويداه مقبوضتان اختر ايهما شئت قال اخترت يمين ربي وكلتا يدي ربي يمين مباركة و في حديث ان الله تعالى لما خلق ادم مسح ظهره الى احاديث اخر ثم قال البيهقي اكثر المتقدمين من هذه الامة لا يفسرون ما كتبنا من هذه الآيات والاخبار في هذا الباب وكذلك قال في الاستواء على العرش وسائر الصفات الخبرية مع انه يحكي قول بعض المتاخرين وقال القاضي ابو يعلى في كتاب ابطال التاويل لا يجوز رد هذه الاخبار ولا التشاغل بتاويلها والواجب حملها على ظاهرها وانها صفات الله لا تشبه سائر الموصوفين بها من سائر الخلق ولا [illegible] فيها التشبيه لكن على ما روي عن الامام احمد وسائر الائمة وذكر بعض كلام الزهري ومكحول ومالك والثوري والاوزاعي والليث وحماد بن زيد وحماد بن سلمة وابن عيينة والفضيل بن عياض

٧١

ووكيع وعبد الرحمن بن مهدي واسود بن سالم

اور اسحاق بن راہویہ اور ابی عبید اور محمد ابن جریر طبری وغیرہم کے اور نقل کرنے مین عبارت اونکی کے طول ہے یہانتک کہ کہا ابو یعلی نے کہ دلالت کرتا ہی اوپر ابطال تاویل کے یہہ کہ صحابہ اور تابعین نے رکھا ہے ان آیات کو اور احادیث کو اوپر ظاہر اوسکی کے اور نہین متعرض ہوئی تاویلون کے اور نہ بدلا ہی اونہونے ان آیات اور احادیث کو ظاہر اونکی سے پس اگر جایز ہوتی تاویل تو البتہ سبقت کرتے یہہ لوگ کیونکہ اسمین دور کرنا تشبیہہ اور شبہات کا تہا اور کہا ابو الحسن علے بن اسمعیل اشعری متکلم نے کہ صاحب طریقہ اشعریونکا ہے کتاب اپنی مین کہ نام ہے اوسکا اختلاف المصلین و مقالات الاسلامیین ہے اور ذکر کیا اونہنے اس کتاب مین فرقہ روافض اور خوارج اور مرجیہ اور معتزلہ وغیرہم کا پھر کہا یہہ مقالہ اہل سنت اور اہل حدیث کا ہے جملہ قول اہل سنت و اہل حدیث کا اقرار کرنا ہے ساتہہ الله کے اور ملائیک اوسکی کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکی کے اور اقرار ساتہہ اوسکی کہ لایا ہے اوسکو رسول اوسکا الله تعالی کے طرف سی اور روایت کیا اوسکو ثقون نے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم سے نہین رد کرتے اہل سنت اونمین سے کسی شی کو اور اقرار کرتے مین اس بات کو کہ الله واحد ہی اکیلا ہے فرد ہے اور پاک ہی نہین کوئی معبود سوا اوسکی اور نہین بنایا کسیکو جورو اپنی اور نہ بیٹا اپنا اور تحقیق محمد صلے الله علیہ وسلم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہین شک اسمین او تحقیق الله تعالی اوٹہا دیگا اہل قبور کو اور الله تعالی اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ فرمایا الله تعالی نے الرحمن علی العرش

واسحاق بن راهويه وابي عبيد ومحمد بن جرير الطبري وغيرهم في هذا الباب وفي حكاية الفاظهم طول الى ان قال ويدل على ابطال التاويل ان الصحابة ومن بعدهم من التابعين حملوها على ظاهرها ولم يتعرضوا لتاويلها ولا صرفوها عن ظاهرها فلو كان التاويل سائغا لكانوا اليه اسبق لما فيه من ازالة التشبيه ورفع الشبهة وقال ابو الحسن علي بن اسماعيل الاشعري المتكلم صاحب الطريقة المنسوبة اليه في كتابه الذي صنفه في اختلاف المصلين ومقالات الاسلاميين ذكر فرق الروافض والخوارج والمرجئة والمعتزلة وغيرهم ثم قال مقالة اهل السنة واصحاب الحديث جملة قول اهل السنة الاقرار بالله تعالى وملائكته وكتبه ورسله وما جاء من عند الله وما رواه الثقات عن رسول الله صلعم لا يردون من ذلك شيئا وان الله تعالى واحد احد فرد صمد لا اله غيره لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله وان الجنة حق والنار حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في

استوی اور آویکی دو ہاتہہ ہین بلاکیف جسطرح کہ فرمایا ہے خلقت بیدی اور جسطرح
کہ فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان اور واسطی اوسکی آنکھہ ہین بلاکیف کہ جسطرح کہا ہی
تجری باعیننا اور اوسکا مونہہ ہی ہے جسطرح کہ فرمایا ہے ویبقی وجہ
ربک ذو الجلال والاکرام اور نہ کہا جاوی کہ اسماء اللہ کے غیر اللہ کے
ہین جسطرح کہ کہتے ہین معتزلہ اور خوارج اور اقرار کرتے ہین اہل سنت وجماعت
کہ واسطی اللہ تعالی کے علم بہی ہے جسطرح کہ کہا ہی اللہ تعالے نے انزلہ بعلمہ
اوتارا اوسنی کلام اللہ کو ساتہہ علم اپنی کے اور جسطرح کہ کہا ہی اللہ تعالی نے
وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمہ اور نہین حمل اوٹہاتے کوئی مادہ
اور نہین جنتے مگر ساتہہ علم اوسکی کے اور ثابت کرتے ہین اہل سنت وجماعت واسطے
اللہ کے سننا اور دیکہنا اور نہین نفی کرتے ان اشیاء کے اللہ تعالی سے جسطرح
کہ نفی کرتے ہین اونکی معتزلہ اور ثابت کرتے ہین اہل سنت وجماعت واسطی اللہ
تعالی کے قوت جسطرح کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے الم یروا ان اللہ الذی خلقہم
ہو اشد منہم قوۃ کیا نہین دیکہتی ہو کہ تحقیق اللہ تعالی وہ اللہ ہی کہ پیدا
کیا اوسنی اونکو اور وہ بہت قوی ہی اونسے از روی قوت کے اور ذکر کیا ابو الحسن
اشعری نے کہ کہتی ہین اہل سنت وجماعت کہ قرآن کلام اللہ کے ہی غیر مخلوق اور
گفتگو بیچ بولنے اور توقف کے ہی جو شخص کہ قایل ہو لفظ اور توقف کا وہ مبتدع
ہی نزدیک اہل سنت وجماعت کے نہ کہا جاوی تلفظ ساتہہ قرآن کے مخلوق ہے
اور نہ کہا جاوے غیر مخلوق اور اقرار کرتے ہین اہل سنت وجماعت کہ اللہ تعالے
دیکہا جاویگا آنکھونسی دن قیامت کی جسطرح دیکہا جاتا ہی چاند چودہوین رات کا

٤٣

استوى وان له يدين بلا كيف كما قال خلقت بيدي وكما قال بل يداه مبسوطتان وان له عينين بلا كيف كما قال تجري باعيننا وان له وجهاً كما قال ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان اسماء الله لا يقال انها غير الله كما قالت المعتزلة والخوارج واقروا ان لله علماً كما قال انزله بعلمه وكما قال وما تحمل من انثى ولا تضع الا بعلمه واثبتوا له السمع والبصر ولم ينفوا ذلك عن الله عز وجل كما نفت المعتزلة واثبتوا لله القوة كما قال اولم يروا ان الله الذي خلقهم هو اشد منهم قوة وذكر مذهبهم في القرآن فقال ويقولون القرآن كلام الله غير مخلوق والكلام في اللفظ والوقف من قال باللفظ وبالوقف فهو مبتدع عندهم لا يقال اللفظ بالقرآن مخلوق ولا يقال غير مخلوق ويقرون ان الله تعالى يرى بالابصار يوم القيمة كما يرى القمر ليلة البدر

اور دیکھینگے اوسکو مومن نہ کافر کیونکہ وہ اللہ تعالی سے حجاب مین ہین فرمایا اللہ تعالے نے کَلَّا اِنَّهُم عَن رَّبِّهِم يَومَئِذٍ لَّمَحجُوبُونَ ط تحقیق وہ کافر رب اپنی سے اوسدن حجاب مین ہونگے اور ذکر کیا ابو الحسن اشعری نے قول اہل سنت وجماعت کا اسلام مین اور ایمان مین اور حوض اور شفاعت مین اور اشیا مین یہان تک کہ کہا ابو الحسن اشعری نے کہ کہتے ہین اہل سنت وجماعت ایمان قول اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور نہین کہتے ایمان کو مخلوق اور نہین شہادت دیتی اوپر کسیکی اہل کبایر سے ساتھہ دوزخ کے یہان تک کہ کہا ابو الحسن نے کہ برا جانتی ہین اہل سنت لڑائی اور شک دین مین اور جھگڑا اور مناظرہ اسباب مین کہ جھگڑا کیا جاتی ہین اہل جدل اور تنازع کیا جاتے ہین دین اپنی مین اور اہل سنت وجماعت تسلیم کرتے ہین روایات صحیحہ کو اور اوس چیز کو کہ آیا ہے حدیث مین کہ منقول ہین ثقات سی روایت کیا اونکو عادل نے عادل سے یہان تک کہ پونچہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین کہتی اہل سنت وجماعت کسطرح اور کیونکر کیونکہ یہہ بدعت ہی یہان تک کہا ابو الحسن نے کہ اقرار کرتے ہین اہل سنت وجماعت کہ اللہ تعالی آویگا دن قیامت کے جسطرح کہ کہا ہے وَجَاءَ رَبُّكَ وَالمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ط یعنے آویگا رب تیرا اور فرشتہ صف باندھکر اور تحقیق اللہ تعالی قریب ہوتا ہی خلق اپنی سے جسطرح چاہتا ہے بموجب قول اللہ تعالی کے نَحنُ اَقرَبُ اِلَيهِ مِن حَبلِ الوَرِيدِ ط ہم بہت قریب ہین طرف اوس بندہ کے شاہ رگ سی یہان تک کہا ابو الحسن نے کہ اعتقاد کرتے ہین اہل سنت کہ جدا رہین ہر بلانے والی سے طرف بدعت کی اور شغل کرین

۵۷

یراه المؤمنون ولا یراه الکافرون لانهم عن الله محجوبون قال الله تعالی کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون وذکر قول اهل السنة والجماعة فی الاسلام والایمان والحوض والشفاعة واشیاء الی ان قال یقولون بان الایمان قول وعمل یزید وینقص ولا یقولون مخلوق ولا یشهدون علی احد من اهل الکبائر بالنار الی ان قال وینکرون الجدل والمراء فی الدین والخصومة والمناظرة فیما یتناظر فیه اهل الجدل ویتنازعون فیه من دینهم ویسلمون للروایات الصحیحة ولما جاءت به الآثار التی رواها الثقات عدل عن عدل حتی ینتهی ذلک الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولون کیف ولم لان ذلک بدعة الی ان قال ویقرون بان الله تعالی یجیء یوم القیامة کما قال الله تعالی وجاء ربک والملک صفا صفا وان الله تعالی یقرب من خلقه کیف شاء کما قال ونحن اقرب الیه من حبل الورید الی ان قال ویرون مجانبة کل داع الی بدعة والتشاغل

ساتھہ پڑہنے قرآن شریف کے اور لکہنی احادیث کی اور نظر کرنے بیچ فقہ کی ساتھہ
عاجزی اور تواضع اور حسن خلق کے اور عام کرنے احسان کے اور بند کرنے
ایذا اور چھوڑنے غیبت اور چغلیوں اور جاسوسی کے اور تلاش کرنے حلت
کہانے اور پینے مین اور کہا ابو الحسن نے یہہ تمام بیان وہ چیز ہے کہ امر کرتے
تہے اہل سنت وجماعت اوسکا اور تسلیم کرتے تہی اوسکو اور اعتقاد کرتے
تہی اوسکا اور ساتھہ تمام اوسچیز کے جو ذکر کی ہم نے قول اہل سنت جماعت کر کہتی مین ہم کے
اور یہی ہی مذہب ہمارا اور نہین توفیق ہمکو مگر ساتھہ مدد اللہ تعالی کے اور
وہی ہے مدد چاہا گیا اور یہی کہا اشعری نے بیچ بیان اختلاف اہل قبلہ کے
مسئلہ عرش مین پس کہا اشعری نے کہتی ہین اہل سنت وجماعت اور اہل حدیث
کہ نہین ہے اللہ جسم اور نہین مشابہ کسی چیز کا اور وہ ٹہرا ہی اوپر عرش کے
جیسا کہ کہا الرحمن علی العرش استوی نہین ٹہرتے ہم کلام مین آگے اللہ کے
بلکہ کہتی ہین ہم استوا بلا کیف اور کہتی ہین کہ واسطے اوسکی مونہہ ہی جیسا کہ کہا ہے
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور واسطے اوسکی دو آنکھہ ہین جیسا کہ
فرمایا ہے تجری باعیننا اور آویگا قیامت کو وہ اور فرشتی اوسکے
جیسا کہ فرمایا ہے وجاء ربک والملک صفا صفا اور وہ اترتا ہی طرف
آسمان دنیا کے جیسا کہ آیا ہے حدیث شریف مین اور نہین کہتی اہل سنت و
جماعت کوئی چیز مگر وہ جو پاتی ہین اوسکو اور مروی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور کہتی ہین معتزلہ کہ استوی علی العرش بمعنے غالب ہونیکی ہے
اور ذکر کیے اشعری نے اقوال اور بہی اور نیز کہا ابو الحسن اشعری نے بیچ کتاب کے

بقراءة القرآن وكتابة الحديث والنظر في الفقه مع التواضع والاستكانة وحسن الخلق مع بذل المعروف وكف الاذى وترك الغيبة والنميمة والسعاية وتفقد المأكل والمشرب قال فهذه جملة ما يأمرون به ويستعملونه ويرونه وبكل ما ذكرنا من قولهم نقول واليه نذهب وما توفيقنا الا بالله وهو المستعان وقال الاشعري في مقالات اهل القبلة في العرش فقال قال اهل السنة واصحاب الحديث ليس بجسم ولا يشبه الاشياء وانه استوى على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى ولا نتقدم بين يدي الله في القول بل نقول استوى بلا كيف وان له وجها كما قال ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له يدين كما قال خلقت بيدي وان له عينين كما قال تجري باعيننا وانه يجيء يوم القيامة هو وملائكته كما قال وجاء ربك والملك صفا صفا وانه ينزل الى السماء الدنيا كما جاء في الحديث ولم يقولوا شيئا الا ما وجدوه في الكتاب او جاءت به الرواية عن رسول الله صلعم وقالت المعتزلة ان الله استوى على العرش بمعنى استولى وذكر مقالات اخر وقال ايضا ابو الحسن الاشعري في كتابه

کہ نام اوسکا ابانت فی اصول دیانت ہی اور ذکر کیا اصحاب اشعری نے
کہ یہہ آخر کتاب ہی کہ تصنیف کی اوسنی اور اسپر بڑا اعتماد ہی بیچ طعن دور کرنے
کے اوس سی جو طعن کرتے ہین اوپر اوسکی پس کہا ابو الحسن اشعری نے فصل
بیچ ظاہر کرنے قول اہل حق اور اہل سنت کے پس اگر کہی کہنے والا کہ انکار
کرتے ہو تم اوپر قول معتزلہ اور قدریہ اور جہمیہ اور حروریہ اور رافضیہ اور
مرجیہ کے پس معلوم کراؤ تم قول اپنا کہ کہتی ہو تم اور دین اپنا کہ قبول کرتے ہو تم
پس کہا جاوے واسطہ اوس قایل کے کہ قول ہمارا وہ ہی کہ قایل ہین ہم اوسکی اور
دین ہمارا وہ ہی کہ اختیار کیا ہم نے اوسکو وہ پنجہ مارنا ہے ساتھہ کلام رب
اپنی کے اور سنت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے اور جو روایت کیا گیا ہے
صحابہ اور تابعین اور آیمہ حدیث سی اور ہم اوسپر پنجہ مارتے ہین اور قایل ہین
اوسی بات کے کہ کہا ہی اوسکو ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل نے تر و تازہ
کری اللہ تعالی مونہہ اوسکا اور بزرگ کری اللہ تعالی ثواب اوسکا اور جن
لوگونکی مخالف ہین وہ امام احمد تو مخالف ہین ہم بہی اونکی تو وہ امام ہی فاضل
سردار کامل کا مونکا کہ ظاہر کیا اللہ تعالی نے بسبب اوسکی حق کو اور دفع کیا سبب
اوسکی گمراہی کو اور ظاہر کیا سبب اوسکی رستونکو اور اوکہاڑ دین سبب اوسکے
بدعتین مبتدعین کے اور فریب فریبیون کا اور شک کرنے والیون کا
پس رحم کری اللہ تعالی اوپر اوسکی کہ بڑا امام تہا مقدم اور بزرگ اور معظم
اور بڑا سمجھنے والا تہا حاصل کلام ہماریکا یہہ ہے کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتھہ
اللہ تعالے کے اور ملائکہ اوسکی کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکی کے

الذي سماه الابانة في اصول الديانة وذكر اصحابه انه آخر كتاب صنفه وعليه يعتمدون في الذب عنه عند من يطعن عليه فقال فصل في ابانة قول اهل الحق والسنة فان قال قائل قد انكرتم قول المعتزلة والقدرية والجهمية والحرورية والرافضة والمرجئة فعرفونا قولكم الذي به تقولون وديانتكم التي بها تدينون قيل له قولنا الذي نقول به وديانتنا التي ندين بها التمسك بكلام ربنا وسنة نبينا محمد صلعم وما روي عن الصحابة والتابعين وائمة الحديث ونحن بذلك معتصمون وبما كان يقول به ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل نضر الله تعالى وجهه ورفع درجته واجزل مثوبته قائلون ولما خالف قوله مخالفون لانه الامام الفاضل والرئيس الكامل الذي ابان به الحق ورفع به الضلال واوضح به المناهج وقمع به بدع المبتدعين وزيغ الزائغين وشك الشاكين فرحمة الله عليه من امام مقدم وجليل معظم وكبير مفهم وجملة قولنا انا نقر بالله وملائكته وكتبه ورسله

اور جو آئی ہین رسول اللہ تعالی کی طرف سی اور روایت کی ہے ثقون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین رد کرتے ہم کسی بات کو اوس سے اور اللہ تعالی واحد
ہے اور اکیلا ہے اور فرد ہی اور پاک ہے نہین ہے جورو اوسکی اور نہ اولاد
اوسکی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا بہیجا
اوسکو ساتہہ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اوسکو اوپر تمام دینوں
کے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہین شک
اوسمین اور اللہ تعالی اوٹہاویگا اہل قبور کو اور اللہ تعالی ٹہرنے والا ہی اوپر
عرش کے جیساکہ کہا الرحمن علی العرش استوی اور اسکا مونہہ ہی جیساکہ کہا ہے
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور اوسکی دو ہاتہہ ہین بلاکیف جیساکہ کہا
ہی خلقت بیدی اور جیساکہ کہا ہے بل یداہ مبسوطتان اور اوسکی دو آنکہہ
ہین بلاکیف جیساکہ کہا ہے تجری باعیننا اور جو شخص کہ زعم کرے کہ اسماء اللہ کے
غیر اوسکے ہین ضال ہے اور گمراہ ہے اور ذکر کیا اشعری نے اسیطرح کے
اور بہی دلایل جو قرآن مین مذکور ہین یہان تک کہا اوسنے کہ کہتی ہین ہم کہ
اسلام عام ہے ایمان سے اور نہین کل اسلام ایمان اور دین ہمارا یہہ ہے
کہ اللہ تعالی پہیرتا ہے دلونکو بیچ دو انگلیون کے انگلیون اپنی سے اور وہ اللہ
تعالی رکہیگا آسمانون کو اوپر ایک انگلی کے اور زمین کو اوپر ایک انگلی کے جیساکہ
آیا ہے روایت صحیح مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہان تک کہ کہا
اوس اشعری نے کہ ایمان قول اور عمل ہے بڑہتا ہے اور کم ہوتا ہے اور تسلیم
کرتے ہین ہم روایات صحیحہ کو کہ آئین ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

وبما جاءنا به من عند الله وبما رواه الثقات عن رسول الله صلعم لا نرد من ذلك شيئا وان الله اله واحد احد لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وان الجنة حق وان النار حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور وان الله مستو على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى وان له وجها كما قال ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له يدين بلا كيف كما قال خلقت بيدي وكما قال بل يداه مبسوطتان وان له عينين بلا كيف كما قال تجري باعيننا وان من زعم ان اسماء الله غيره كان ضالا وذكر نحو ما ذكر في القرآن الى ان قال ونقول ان الاسلام اوسع من الايمان وليس كل الاسلام ايمان وندين بان الله يقلب القلوب بين اصبعين من اصابع الله عز وجل وانه يضع السموات على اصبع والارضين على اصبع كما جاءت الرواية الصحيحة عن رسول الله صلعم الى ان قال وان الايمان قول وعمل يزيد وينقص ونسلم الروايات الصحيحة التي جاءت عن رسول الله صلعم

النبي ... عن الثقات عدل عن عدل حتى ينتهي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ان قال ونصدق بجميع الروايات التي يثبتها اهل النقل من النزول الى السماء الدنيا وان الرب يقول هل من سائل هل من مستغفر وسائر ما نقلوه واثبتوه خلافا لما قال اهل الزيغ والتضليل ونعول فيما اختلفنا فيه الى كتاب ربنا وسنة نبينا صلعم واجماع المسلمين وما كان في معناه ولا نبتدع في دين الله ما لم يأذن لنا به ولا نقول على الله ما لا نعلم ونقول ان الله يجيء يوم القيامة كما قال وجاء ربك والملك صفا صفا وان الله يقرب من عباده كيف شاء كما قال ونحن اقرب اليه من حبل الوريد وكما قال ثم دنا فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى الى ان قال

روایت کیا اونکو ثقون نے ایک عادل نے دوسری عادل سے یہانتک پہونچ
گئے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ کہا اشعری نے کہ تصدیق
کرتے ہین ہم تمام روایات کو کہ ثابت کیا ہی اونکو اہل نقل نے نزول طرف
آسمان دنیا کے اور اللہ تعالی کہتا ہے کہ کوئی سایل ہے اور کوئی بخشش
مانگنے والا ہے اور جو کچھ نقل کیا اونہون نے اور ثابت کیا اونہون نے
یہہ خلاف ہی الٹی دل والون اور گمراہون کے اور رجوع کرتے ہین ہم اوس
چیز مین کہ اختلاف کرتے ہین ہم اوسمین طرف کتاب اپنے رب کے اور سنت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اجماع مسلمین کے اور جو ہی موافق انکی
اور نہین بدعت نکالتے ہین ہم دین اللہ مین جسکو نہین حکم دیا اللہ تعالی نے
اوسمین اور نہین کہتے ہم اوپر اللہ تعالے کے جو کچھ کہ نہین جانتے ہم اور
کہتے ہین کہ اللہ تعالی آویگا دن قیامت کے جیسا کہ کہا ہے اللہ تعالے نے
وجاء ربک والملک صفا صفا اور اللہ تعالے قریب ہے بندون اپنی سے
جسطرح کہ چاہتا ہے موجب قول اللہ تعالی کے نحن اقرب الیہ من حبل الورید
اور جیسا کہ کہا ہے ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یہانتک
کہ کہا ہے اشعری نے کہ حجت لاوینگے ہم باب باب مین اوپر اوس چیز کے
کہ ذکر کئے ہین ہمنے قول اپنے اور جو باقی ہین کہ نہین ذکر کئے ہم نے پہر کلام
کرتے ہین ہم اوپر اثبات کے کہ اللہ تعالی دیکھا جاویگا اور دلیل بیان
کی ہے اشعری نے اوپر اوسکی پہر کلام کے اوپر اثبات کے کہ قرآن غیر
مخلوق اور اوسکی بہی دلیل بیان کی ہے پہر کلام کی بیچ حق اوس شخص کے

ونحتج لما ذكرناه من قولنا ولما بقي مما لم نذكره بابا بابا ثم تكلم على ان الله تعالى يرى واستدل على ذلك ثم تكلم على ان القرآن غير مخلوق واستدل على ذلك ثم تكلم في من

کہ توقف کرے بیچ قرآن کے اور کہے یہہ کہ نہین جانتا ہون کہ قرآن
مخلوق ہے یا غیر مخلوق اور رد کیا اوپر اوسکے اشعری نے پہر کہا باب
ہے ذکر استوی کا اوپر عرش کے پہر کہا اشعری نے کہ اگر کہے کوئی قایل کہ کیا
کہتے ہو تم بیچ استوی کے کہو تم اوسکو کہتے ہین ہم کہ اللہ تعالی ٹہرنے والا ہے اوپر
عرش کے جیسا کہ کہا ہے الرحمن علی العرش استوی اور کہا اللہ تعالی نے الیہ
یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ یعنی اوسکی طرف چڑہتے ہین کلمہ پاک
اور عمل صالح اور کہا اللہ تعالی نے بل رفعہ اللہ الیہ بلکہ اوٹہا لیا اللہ تعالی
عیسے علیہ السلام کو طرف اپنی اور فرمایا اللہ تعالی نے یدبر الامر من السماء الی
الارض ثم یعرج الیہ یعنی تدبیر کرتا ہے کامون کی آسمان سے طرف زمین کے
پہر چڑہتے ہین وہ کام طرف اوسکی یعنی طرف اللہ تعالی کے اور کہا ہے اللہ تعالی
نے حکایت فرعون سے یا ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب
اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا ای ہامان بنا واسطے
میرے ایک محل شاید کہ پاؤن مین اسباب کو اسباب آسمانون سے پس چڑہ
جاؤن مین طرف خدا موسی کے اور مین جانتا ہون موسی کو کہ کاذب ہے
یعنے موسی جہوٹہہ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالی اوپر آسمانون کے ہے اور
فرمایا اللہ تعالی نے ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض آیا بے ڈر ہو تم
اوس سے کہ بیچ آسمانون کے ہے کہ غرق کرے ساتھہ تمہارے زمین کو پس آسمان
اوپر اونکے عرش ہے جب عرش اوپر آسمانون کے ہے تو فرمایا اللہ تعالی نے ءامنتم
من فی السماء کیونکہ وہ ٹہرنے والا ہے اوپر عرش اپنے کے کہ وہ عرش اوپر آسمانون کے ہے

وقفت فی القرآن وقال لا اقول انہ مخلوق ولا غیر مخلوق ورد علیہ ثم قال باب ذکر الاستواء علی العرش فقال ان قال قائل ما تقولون فی الاستواء قیل لہ نقول ان اللہ مستو علی عرشہ کما قال الرحمن علی العرش استوی وقد قال اللہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ وقال تعالی بل رفعہ اللہ الیہ وقال اللہ تعالی یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ وقال تعالی حکایۃ عن فرعون یا ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا کذب موسی فی قولہ ان اللہ فوق السموات وقال اللہ تعالی ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فالسموات فوقہا العرش فلما کان العرش فوق السموات قال تعالی ءامنتم من فی السماء لانہ مستو علی عرشہ الذی ہو فوق السموات

اور جو چیز بلند ہی اوپر آسمانون کے وہ اونچی ہے آسمانون سے پس عرش اونچا
ہی آسمانون سی اور زمین مراد رکہی ہے اللہ تعالی ا امنتم من فی السماء سے
تمام آسمان بلکہ مراد رکہی ہے عرش کہ اوپر آسمانون کے ہے آیا نہین دیکہتا ہی تو
کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے آسمانون کا پہر کہا ہے وجعل القمر فیہن نورا
اور کیا چاند کو بیچ آسمانون کے نور پس نہین ارادہ کیا اللہ تعالی نے کہ چاند
بہیر دیا کل آسمانون کو اور چاند بیچ تمام آسمانون کے ہے اور دیکہتے ہین ہم
تمام مسلمانونکو کہ اوٹہاتے ہین ہاتہہ اپنا وقت دعا کے طرف آسمانون کے
کیونکہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے وہ عرش کہ اوپر آسمانون کے ہے پس نہوتا
اگر اللہ تعالی اوپر عرش کے نہ اوٹہاتے ہاتہہ اپنی طرف عرش کے جیسا کہ نہین نیچا کرتے
ہاتہونکو وقت دعا کے طرف زمین کے پہر کہا اوس اشعری نے فصل کہا
اوسنی کہ کہا ہے معتزلون اور جہمیہ اور حروریہ نے کہ معنی علے العرش استوی کے
غالب ہوا اور مالک ہو اور قاہر ہوا اور تحقیق اللہ تعالی ہر مکان مین ہے
اور انکار کیا اونہون نے ہونے عرش کا جیسے کہ اہل سنت وجماعت قایل ہین
اور مذہب اونکا یہی ہے کہ استوی بمعنے قدرت کے ہی اگر ہو یہہ کہ جسطرح
کہتے ہین وہ پس فرق ہوتا درمیان عرش کے اور ساتون زمین کے کیونکہ اللہ
تعالی تو قادر ہے ہر چیز پر اور قادر ہی زمین پر اور گندگے پر اور جو چیز کہ جہان مین
ہی اگر ہو مستوی علے العرش کے بمعنے غالب کے حالانکہ وہ اللہ تعالی غالب ہے اوپر ہر چیز
کے البتہ ہوگا مستوی اوپر عرش کے اور زمین کے اور اوپر آسمانون کے اور اوپر
گندگے کے اور ناپاک مکانون کے کیونکہ وہ قادر ہی اوپر ہر چیز کے اور غالب ہے

وکل ما علا فهو علو فالعرش اعلی السموات ولیس اذا قال ءامنتم من فی السماء یعنی جمیع السماء وانما اراد العرش الذی هو اعلی السموات الا تری ان الله عز وجل ذکر السموات فقال تعالی وجعل القمر فیهن نورا فلم یرد ان القمر یملأهن جمیعا وانه فیهن جمیعا ورأینا المسلمین جمیعا یرفعون ایدیهم اذا دعوا نحو السماء لان الله علی العرش الذی هو فوق السموات فلولا ان الله علی العرش لم یرفعوا ایدیهم نحو العرش کما لا یحطونها اذا دعوا الی الارض

٨٠

ثم قال فصل وقال قائلون من المعتزلة والجهمیة والحروریة ان معنی قول الرحمن علی العرش استوی انه استولی وملک وقهر وان الله عز وجل فی کل مکان وجحدوا ان یکون الله عز وجل علی عرشه کما قال اهل الحق وذهبوا فی الاستواء الی القدرة فلو کان کما ذکروا کان لا فرق بین العرش والارض السابعة لان الله قادر علی کل شیء والارض فالله قادر علیها وعلی الحشوش وعلی ما فی العالم فلو کان الله مستویا علی العرش بمعنی الاستیلاء وهو عز وجل مستول علی الاشیاء کلها لکان مستویا علی العرش وعلی الارض وعلی السماء وعلی الحشوش والاقذار لانه قادر علی الاشیاء مستول علیها

عليها واذا كان قادرا على الاشياء
كلها ولم يجز عند احد من المسلمين
ان يقول ان الله مستو على الحشوش
والاخلية فلم يجز ان يكون الاستواء
على العرش استيلاء الذي هو عام
في الاشياء كلها ووجب ان يكون
معنى الاستواء يختص العرش
دون الاشياء كلها وذكر دلائل من
القرآن والسنة والاجماع والعقل ثم ذكر الآيات في ذلك ورد على
المتأولين لها بكلام طويل لا يتسع هذا
الموضع لحكايته مثل قوله سئلنا
اتقولون ان لله يدين قيل نقول ان
وقد دل عليه قوله تعالى يد الله
فوق ايديهم وقوله تعالى لما خلقت بيدي
وروي عن النبي صلعم ان الله مسح

81

آدم بيده واستخرج منه ذريته
وقد جاء في الخبر المأثور عن النبي
صلعم ان الله خلق آدم بيده و
جنة عدن بيده وكتب التورية
بيده وغرس شجرة طوبى بيده
وليس يجوز في لسان العرب
ولا في عادة اهل الخطاب ان يقول
القائل عملت كذا بيدي
ويريد بها النعمة واذا

اوپر ہر شی کے اور جبکہ ہے قادر اوپر ہر چیز کے کہ نہین جائز نزدیک کسی مسلمان کے
کہ کہی الله تعالی مستوی ہی اوپر گندگی کے اور اوپر پاخانو کی کہ نہین جائز کہ ہو استواء علی
العرش ساتھہ معنی غلبہ کے کہ وہ عام ہی ہر چیز کو واجب ہی کہ ہون معنی مستوی کی
خاص اوپر عرش کے نہ اوپر کل چیز کے اور ذکر کیا اشعری نے دلایل قرآن سی اور احادیث
سے اور اجماع اور عقل سے پہر کہا اشعری نے باب ہی کلام بیچ وجہ کے اور عینین کی
اور آنکہہ اور ہاتہونکی اور ذکر کئین آیات بیچ اوسکی اور رد کیا اوپر متاولین کے ساتھہ کلام
طویل کے کہ نہین گنجایش ہے اس مکان مین بیان کرنا اونکا مثل قول اشعری کے اگر سوال
کئے جاوین ہم آیا کہتے ہو تم کہ واسطی الله تعالے کے دو ہاتہہ ہین کہا جاویگا اوسکو
ہان کہتی ہین ہم یہہ بات اور تحقیق دلالت کرتا ہے اوپر اوسکی قول الله تعالی کا یَدُ
اللهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ہاتہہ الله تعالی کا اوپر ہاتہون اونکی کے ہی اور قول الله تعالی کا
لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور روایت کی گئی نبی صلی الله علیہ وسلم سے کہ تحقیق الله تعالے
نے ہاتہہ پہیرا اوپر پشت آدم عم کے پس نکالی اوس آدم سے اولاد اوسکی اور آیا ہی
خبر مین کہ روایت کی گئی نبی صلی الله علیہ وسلم سے کہ الله تعالی نے پیدا کیا آدم عم کو
ساتھہ ہاتہہ اپنے کے اور پیدا کیا جنّت عدن کو ساتھہ ہاتہہ اپنے کے اور لکہا ہے
توریت کو ساتھہ ہاتہہ اپنے کے اور لگایا درخت طوبے کا ساتھہ ہاتہہ
اپنے کے اور نہین جائز زبان عرب مین اور نہ عادت ہے اہل گفتگو
مین کہ کہے کہنے والا کہ بنائے مین نے فلانے چیز
ہاتہہ اپنے سے اور مراد رکہے ساتھہ اوسکے
نعمت اور جب کلام کے الله تعالے نے

انما خاطب العرب بلغتها وما يجري مفهوما في كلامها ومعقولا في خطابها وكما يجوز في خطاب اهل اللسان ان يقول القائل فعلت بيدي ويعني به النعمة بطل معنى قوله عز وجل بيدي النعمة وذكر كلاما طويلا في تفسير هذا ونحوه وقال القاضي ابو بكر محمد بن طيب الباقلاني المتكلم وهو افضل المتكلمين من المنتسبين الى الاشعري ليس فيهم مثله لا قبله ولا بعده في كتاب الابانة تصنيفه فان قيل فما الدليل

اہل عرب سے ساتھہ لغت عرب کے اور ساتھہ اوس محاورہ کے کہ سمجہا جاتا ہی کلام
عرب مین اور ساتھہ اوسطرح کے کہ معقول ہے بیچ گفتگو اونکی کے اور جایز ہوتا
بیچ کلام عرب کے کہنا قایل کا یہہ بات کہ بنائی مین نے وہ چیز ساتھہ اپنی کے
اور ارادہ کرنا ساتھہ اوسکی نعمت کا پس باطل ہوتے معنے قول اللہ تعالی کے
بیدی النعمت اور ذکر کیا اوس اشعری نے اس لفظ کی معنی مین کلام طویل الیسے
یا مثل اوسکی اور کہا قاضی ابو بکر محمد بن طیب باقلانے متکلم نے وہ افضل
متکلمین کا ہے کہ منسوب ہین طرف اشعری کے کہ نہین بیچ اشعریونکی مثل اوسکی
نہ آگے اور نہ پیچہے اوسکی بیچ کتاب الابانت کے کہ تصنیف اوسکی ہے پس
اگر کہے کہنے والا پس کیا دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ واسطے اللہ تعالی کے
مونہہ ہی اور ہاتہہ ہی کہا جاوے اوسکو کہ دلیل ہے قول اللہ تعالی کا ویبقی
وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور قول اللہ تعالی کا ما منعک ان تسجد لما
خلقت بیدی یعنی کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کرے تو اوسکو کہ پیدا کیا
مین نے ساتھہ ہاتہہ اپنی کے پس ثابت کیا واسطے اپنے مونہہ اور ہاتہہ پہر اگر کہے
کوئی پس کیون انکار کرتے ہو تم کہ ہو مونہہ اوسکا اور ہاتہہ اوسکا عضو کیونکہ نہین
جانتے ہو تم مونہہ اور ہاتہہ کو مگر عضو۔ کہتے ہین ہم نہین واجب ہمکو یہہ کہ
کہین عضو کیونکہ نہین سمجہا جاتا ہے حی اور عالم اور قادر آدمی ہی مگر جسم پس
جیسا کہ نہین واجب کہ حکم کرین ہم اور تم اوپر اللہ تعالے کے جسمیت کا اسطرح
نہین واجب ہم پر کہ کہین عضو جسطرح کہ نہین واجب ہر چیز مین کہ ہو قایم بذاتہ
یہہ کہ ہووے جوہر کیونکہ ہم اور تم نہین پاتے قایم بنفسہ کو بیچ دیکہنی ہمارے کے

على ان لله وجها ويدا قيل قوله ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وقوله تعالى ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدي فاثبت لنفسه وجها ويدا فان قال فما انكرتم ان يكون وجهه ويده جارحة اذ كنتم لا تعقلون وجها ويدا الا جارحة قلنا لا يجب هذا كما لا يجب اذا لم نعقل حيا عالما قادرا الا جسما ان نقضي نحن وانتم بذلك على الله سبحانه وكما لا يجب في كل شيء كان قائما بذاته ان يكون جوهرا لانا وانتم لا نجد قائما بنفسه في شاهدنا

مثل ذلک وکذلک الجواب لهم ان قالوا فيجب ان يكون علمه وحياته وكلامه وسمعه وبصره وسائر صفاته عرضا واعتلوا بالوجود فان قال

مگر اسیطرح اور اسیطرح جواب واسطے اونکی یہہ جو کہا اونہوں نے پس واجب ہے یہہ جو ہو علم اس اللہ تعالی کا اور حیات
اوسکی اور کلام اوسکی اور سمع اوسکی اور نظر اوسکی اور تمام صفات اوسکی عرض
اور علت بیکار ہین ساتہہ وجود کے پہر کہا اوس باقلانی نے اگر کہے کوئی کہنے والا
پس آیا کہتے ہو تم کہ اللہ تعالی بیچ ہر مکان کے ہے کہا جاوے اوسکو معاذ اللہ بلکہ
وہ اوپر عرش کے ہی جیسا کہ خبر دی ہے اوسنے بیچ کتاب اپنی کے پس کہا ہی الرحمن
علی العرش استوی اللہ تعالی اوپر عرش کے ٹہرا ہوا ہے اور کہا ہے اللہ تعالی نے
الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ طرف اوسکی چڑہتے ہین کلمہ پاک
اور عمل صالح بلند کرتا ہے اونکو اور فرمایا اللہ تعالی نے ءامنتم من فی السماء
ان یخسف بکم الارض فاذا ہی تمور آیا بے ڈر ہو تم اوس شخص سے
کہ بیچ آسمان کے ہی یہہ کہ دہسا دے تمکو زمین مین پس اچانک ہلنے والی ہو پس کہا
باقلانی نے اگر ہو اللہ تعالے ہر مکان مین البتہ ہو بیچ پیٹ انسان کے اور منہ
اوسکی کے اور گندگیون مین ابدا اون مکانون مین کہ کراہیت آتی ہے ذکر اونکی
اور واجب ہی یہہ کہ بڑہی ساتہہ بڑہنے مکانون کے جب پیدا کرے اللہ کوئی
مکان جو نہین پیدا ہوا ہے اور کم ہو ساتہہ کم ہونے مکانون کے جب فنا کری
اللہ تعالی کسی مکان کو جو پیدا ہوا ہے اور صحیح ہو کہ رجوع ہوون ہم طرف اوسکی
کسی طرف اطراف زمین سے پیچہے اپنی یا داہنی یا بائین اپنے یہہ وہ شئ ہے
کہ اجماع کیا مسلمانون نے اوپر خلاف اوسکی کے اور اوپر خطا کہنے قایل اوسکی کے
اور بہی کہا اوس کتاب مین صفات ذات کی وہ ذات کہ ہمیشہ ہی موصوف
ساتہہ اون صفات کی کہ وہ حیات ہی اور علم ہے اور قدرت ہی اور سمع ہے

فهل تقولون انه في كل مكان قيل له معاذ الله بل مستو على عرشه كما اخبر في كتابه فقال الرحمن على العرش استوى وقال اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه وقال ءامنتم من في السماء ان يخسف بكم الارض فاذا هي تمور وقال ولو كان في كل مكان لكان في بطن الانسان وفمه والحشوش والمواضع التي يرغب عن ذكرها ولوجب ان يزيد بزيادة الامكنة اذا خلق منها ما لم يكن وينقص بنقصانها اذا بطل منها ما كان ولصح ان يرغب اليه الى نحو الارض والى خلفنا والى يميننا والى شمالنا وهذا قد اجمع المسلمون على خلافه وتخطئة قائله وقال ايضا في هذا الكتاب صفات ذاته التي لم يزل ولا يزال موصوفا بها هي الحياة والعلم والقدرة و السمع

اور بصر ہے اور کلام ہے اور ارادہ ہے اور لقاء اور دو ہاتھ ہین اور مونہہ
ہے اور دو آنکھ ہین اور رضا ہے اور غضب ہی اور کہا بیچ کتاب تمہید کے
کلام اکثر اس سے اور کلام اُسکی اور کلام غیرون کے متکلمین سے اسباب مین مثل
اسکے بہت ہی واسطی اوس شخص کے کہ طلب کری اوسکو اگرچہ ہم مستغنی تھے
ساتھ کتاب اور سنت کے اور آثار سلف کے ہر کلام سے اور اصل امر یہہ ہی
کہ بخشی اللہ تعالی واسطی بندہ کے حکمت اور ایمان جیسا کہ ہے واسطی اوسکے
عقل اور دین تاکہ سمجھی اور دین قبول کرے پہر نور کتاب اور سنت کا غنی کر دیتا
ہے اوسکو ہر چیز سے لیکن بہت آدمیونسی ہو گئی ہین منسوب طرف بعض طوایف
متکلمین کے اور نیک ظن کرتے ہین اونپر نہ غیر اونکی پر اور وہم کرتے ہین کہ اونہون
نے تحقیق کیا اسباب مین اسقدر کہ نہین تحقیق کے غیر اونکی نے پس اگر لائی جاوین
پاس اونکی کل آیات قرآن کے نہ تابع ہونگی اون آیات کے جب تک کہ نہ لائی جاوے
کچھہ تہوڑی سی کلام متکلمین سے پہر باوجود اسکی .... کہ مخالف ہوتے ہین
سلف متکلمین سے اور نہین تابع ہوتے اونکے پس اگر یہہ لوگ پکڑین ہدایت کو
کہ پاوین اوسکو بیچ کلام سلف اور متکلمین کے تو صادق سمجھا جاوے اونکو
طلب حق مین اور امید رکھی جاوے اونسی زیادہ ہدایت کی اور جو شخص کہ نہ
قبول کرے حق کو مگر ایک طایفہ معینہ سے پہر نہ پنجہ مارے حق کو جب پہونچے اوسکو
حق پس بیچ اوسکی مشابہت ہی یہود کی کہ کہا ہی اللہ تعالی نے بیچ حق اونکے کے وَإِذَا
قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ
بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ

والبصر والكلام والارادة و البقاء واليدان والوجه والعينان والرضى والغضب وقال في كلام التمهيد كلاما اكثر من هذا وكلامه وكلام غيره من المتكلمين في هذا الباب مثل هذا كثير لمن يطلبه وان كنا مستغنين بالكتاب والسنة و آثار السلف عن كل كلام و اصل الامر ان يهب الله للعبد حكمة وايمانا بحيث يكون له عقل ودين يفهم ويدين ثم نور الكتاب والسنة يغنيه عن كل شيء لكن كثيرا من الناس قد صار منتسبا الى بعض طوائف المتكلمين ومحسنا للظن بهم دون غيرهم ومتوهما انهم في هذا الباب حققوا ما لم يحققه غيرهم فلو اتى بكل آية ما تبعها حتى يوتى بشيء من كلامهم ثم مع هذا فهم مخالفون لاسلافهم غير متبعين لهم فلو انهم اخذوا بالهدى الذي يجدونه في كلام اسلافهم لرجي لهم مع الصدق في طلب الحق ان يزدادوا الهدى ومن كان لا يقبل الحق الا من طائفة معينة ثم لا يتمسك بما جاء من الحق ففيه شبه من اليهود الذين قال الله فيهم واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله قالوا نؤمن بما انزل علينا ويكفرون بما وراءه وهو الحق مصدقا لما معهم قل فلم تقتلون

أنبياء الله من قبل إن كنتم مؤمنين فإن اليهود قالوا لما نؤمن بما أنزل علينا والله تعالى فلم تقتلون أنبياء الله من قبل إن كنتم مؤمنين

اَنۢبِيَاۗءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ جب کہا جاتا ہے واسطے اونکی
کہ ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری ہی اللہ تعالی نے کہتے ہین کہ ایمان لاتے ہم
اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہے اوپر ہماری اور کفر کرتے ہین اوس چیز کا کہ سوائے
اوسکی ہے حالانکہ وہ حق ہے سچا کرتی ہی اوسکو کہ پاس اونکی ہے پس کہہ ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کیون قتل کیا تمنے انبیاؤن اگلونکو اگر ہو تم ایمان لانے والے
تحقیق یہود کہتے تھی کہ نہین ایمان لاتے ہم مگر اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہے
اوپر ہمارے فرمایا اللہ تعالی نے اونکی رد مین پس کیون قتل کیا تمنے آگے سے انبیاؤن
اللہ تعالی کو اگر ہو تم مومن ساتھہ اوسکی کہ اوتاری ہی اللہ تعالی نے اوپر تمہاری کہا
اللہ تعالی نے اونکی رد مین تم تو نہ تابع ہوا اوس چیز کے کہ لائے ہین اوپر تمہاری انبیاء
تمہارے اور نہ قبول کرتے ہو تم اوس چیز کو کہ لائی ہین تمام انبیاء لیکن بلکہ تم بیشک تابع
ہوا اپنی خواہشونکی اسیطرح حال اوس شخص کا ہے کہ حق کی تابع نہو وے نہ اپنی طائفہ کی
اور نہ غیر اوسکی کی باوجود اسکے کہ تعصب کرتا ہی ایک طائفہ پر اور مانتا ہے دوسرے
طائفہ کو سوائی دلیل کے اللہ تعالی سے اور سوائی بیان کے اور اسیطرح کہا ہے
ابو المعالی جوینی نے بیچ رسالہ نظامیہ کی مختلف ہوا ہی طریقہ علما کا بیچ ظاہر آیات صفات
کے پس اعتقاد کیا بعضون نے تاویل اونکی کا اور لازم پکڑا اوسی تاویل کو بیچ آیات کلام
اللہ تعالی کے اور بیچ صحیحہ احادیث کے اور مذہب ائمہ سلف کا بند رہنا ہے تاویل سے
اور جاری کرنا ہے ظاہر آیات اور احادیث کا اوپر جگہ وارد ہونے اونکے
کے اور سپرد کرنا ہے معانے اونکے کا طرف رب عز وجل کے اور کہا
ابو المعالی نے وہ رائی کہ پسند کرتے ہین ہم اوسکو اور وہ دین اللہ تعالی کا

بما أنزل عليكم بقول بما جاءكم ولا بما جاءكم أنبياؤكم تتبعون ولا ما جاء به أنبياء الله بل تتبعون أهواءكم وهذا حال من لا يتبع الحق من طائفة ولا من غيرها مع كونه يتعصب لطائفة من دون طائفة بلا برهان من الله تعالى ولا بيان وكذلك قال أبو المعالي الجويني في كتابه الرسالة النظامية اختلف مسالك العلماء في هذه الظواهر فرأى بعضهم تأويلها والتزم ذلك في آي الكتاب وما يصح من السنن وذهب أئمة السلف إلى الانكفاف عن التأويل وإجراء الظواهر على مواردها وتفويض معانيها إلى الرب سبحانه وتعالى قال والذي نرتضيه

کہ اعتقاد کرتے ہین ہم اوسکا اتباع سلف اُمت کا ہی اور دلیل سمعی قاطع ہی
اس بات مین کہ اجماع اُمت کا حجت ہی واجب الاتباع اور وہ اجماع سند ہی بڑی
بڑی مسایل شریعت کا اور تحقیق اتفاق کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسپر کہ ہم نہ متعرض ہووین واسطے معانی ان آیات کے اور بیچ سمجھنے
اوس چیز کے کہ بیچ اون آیات کے ہے اور وہ اصحاب برگزیدہ اسلام کے ہین
اور مشغول تہے ساتہہ بلند کرنے شریعت کی اور نہین سستی کرتے تہی کوشش مین
بیچ ضبط قواعد ملت کی اور وصیت کرتے تہی ایک دوسری کو ساتہہ حفظ کرنے اوس
قواعد کے اور سکہاتی تہی آدمیون کو وہ مسایل کہ جسمین محتاج ہوتی تہی پس اگر
جایز یا واجب ہوتی تاویل کرنے ظاہر ان آیات کے تو بلاشک کوشش اصحابونکی
فروع شریعت مین زیادہ ہوتی اوس سعی کوشش کے اونہون نے یعنی متاخرین نے
پس جسوقت قطع ہوگیا زمانہ اونکا اور زمانہ تابعین کا اوپر اسی بات کی کہ مشغول
نہوئی طرف تاویل کے پس ہوی نتاویل کرنے حق لایق اتباع کے پس واجب ہی اوپر
صاحب دین کے کہ معتقد ہی تنزیہ باریتعالی کا صفات توبیداسی اور نہ خوض
کرے بیچ تاویل مشکلات کے اور سپرد کری معانی اوسکی طرف رب کے بس چاہیئے
کہ جاری کرے استوے کو اور مجی کو یعنے آنے کو اور قول اللہ تعالی کو لما خلقت بیدی
ویبقی وجه ربك ذو الجلال والاکرام اور قول اللہ تعالی کو تجري باعيننا
اور جو صحیح ہوی ہین احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث نزول
وغیرہ کے جاری کرے اوپر اوسکی کہ بیان کیا ہی ہمنے کہتا ہون نہین چاہیئے کہ معلوم
کرے سایل کہ غرض ہمارے اس جواب سے ذکر کرنا ہی الفاظ بعض ائمہ علماء کا اسباب مین

عقد اتباع سلف الامة والدليل السمعي القاطع في ذلك بان اجماع الامة حجة متبعة وهو مستند معظم الشريعة وقد درج اصحاب رسول الله صلعم على ترك التعرض لمعانيها ودرك ما فيها وهم صفوة الاسلام والمشتغلون باعباء الشريعة وكانوا لا يالون جهدا في ضبط قواعد الملة والتواصي بحفظها وتعليم الناس ما يحتاجون اليه منها فلو كان تاويل هذه الظواهر مسوغا او محتوما لاشك ان يكون

٨٦

اهتمامهم بها فوق اهتمامهم بفروع الشريعة فاذا انصرم عصرهم وعصر التابعين على الاضراب عن التاويل كان هذا الوجه المتبع فحق على ذي الدين ان يعتقد تنزيه الباري تعالى عن صفات المحدثين ولا يخوض في تاويل المشكلات ويكل معناها الى الرب فليجر آية الاستواء والمجيء وقوله تعالى لما خلقت بيدي ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وقوله تجري باعيننا وما صح من اخبار الرسول صلعم كخبر النزول وغيره على ما ذكرنا قلت وليعلم السائل ان الغرض من هذا الجواب ذكر الفاظ بعض ائمة العلماء

الذين ينقلون مذهب السلف ثم
هذا الباب وليس كلامي ما ذكرت شيئا
من فوقه من المتكلمين وغيرهم
نقول بجميع ما يقوله في هذا
الباب وغيره ولكن الحق يقبل
من كل متكلم به وكان معاذ بن
جبل رضي الله تعالى عنه يقول في كلامه
المشهور عنه الذي رواه ابو داود
في سننه اقبلوا الحق من كل من جاء
به وان كان كافرا او فاجرا
واحذروا زيغة الحكيم فقالوا
كيف نعلم ان الكافر يقول الحق
فقال ان على الحق نورا
هذا معناه فاما تقرير ما نقل
بالدليل واما الجواب من

جنہون نے نقل کیا مذہب سلف کا اور نہین یہہ غرض میری کہ جو شخص کہ بیان کیا ہے قول اوسکا متکلین ہو یا غیر اونکی قایل ہین ہم تمام اقوال اونکے اس مسئلہ وغیرہ مین لیکن حق قبول کیا جاتا ہے ہر شخص سے کہ بولی حق اور معاذ بن جبل کہتے تہے کلام اپنی مین کہ مشہور ہے اوس ہی اور روایت کیا اوسکو ابے داؤد نے سنن اپنی مین کہ قبول کرو تم حق کو جو کوئی لاوی اگرچہ کافر ہو وی یا فاجر ہو شک ہی راویکا اور بچو تم سہو حکیم سے پس کہا لوگون نے کسطرح معلوم کرین ہم کافر بہی کہتا ہے کلمہ حق کا فرمایا معاذ نے تحقیق اوپر حق کے نور ہے یا کہا معاذ نے موافق اوسکی بیان شک راویکا ہے ایپر تقریر اس مسئلہ کے ساتہہ دلیل کے اور دفع کرنے شبہات کے اور تحقیق امر کے اوپر اس وجہ کے کہ خالص کردی دلکو اور ٹہنڈا کردے نفس کو اور ٹہری اوپر ایسے مکان کے کہ معلوم کری کہ بندہ ہونے کا یہی مقام ہی پس نہین گنجایش رکہتا اس تقریر کو یہہ فتوی اور لکہی ہے مینی تہوڑی سے یہہ بات اور سمجہادی ہے مینے تہوڑی سی بات بعض ہم مجلس اپنی کو اور کسی وقت لکہونگا مین انشاء اللہ تعالی اسمین ایسی بات کہ حاصل ہو اوس سی مقصود کل اور مجمل یہہ ہی کہ کتاب اور سنت سی حاصل ہوتے ہی کمال ہدایت اور نور اوس شخص کو کہ تدبر کری کلام اللہ تعالی کو اور سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور قصد کری اتباع حق کا اور مونہہ پہیری تبدیل سے کلمات کے جگہہ اونکی سی اور مونہہ پہیرے الحاد سی بیچ اسماء اوسکے اور آیات اوسکی اور نہ گمان کری کوئی کہ کوئی آیت آیات سی مناقض ہے اسمین مثل اوسکی کہ کہے کوئی کہنے والا کہ کتاب اللہ مین اور احادیث مین یہہ بات کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے مخالف ہو ظاہر آیت

والمحاذ في اسماء الله تعالى واياته
ولا يحسب الحاسب
والاعراض عن تحريف الكلم عن مواضعه
سنة نبيه صلى الله عليه وسلم وقصد اتباع الحق
والنور لمن تدبر كتاب الله تعالى
السنة يحصل منها كمال الهدى
وجماع الامر في ذلك ان الكتاب
في ذلك ما يحصل المقصود
وربما اكتب ان شاء الله تعالى
بعض ذلك بعض من يجالس
كتبت شيئا في هذا وخاطبت
يتسع له هذه الفتوى وقد
ان العبارة في هذا المقام فما
النفس ويقف على مواقف
يخلص الى القلب وما يبرد به من
الشبه وتحقيق الامر على وجه

ان شيئا من ذلك يناقض بعضه بعضا البتة مثل ان يقول القائل ما في كتاب الله تعالى والسنة

کے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کہ وہ ساتھہ تمہاری ہے جہان ہوتم اور مخالف ہی
قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب قایم ہووی ایک تمہارا طرف نماز کی پس
اللہ تعالی آگے مونہہ اوسکی کے ہے پس تحقیق یہہ خیال غلط ہی کیونکہ اللہ تعالی نے
ساتھہ ہماری ہی حقیقۃً اور اوپر عرش کے ہے حقیقۃً جسطرح جمع کیا ہی اللہ تعالی
نے ان دونون کو قول اپنی مین هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
اوس اللہ تعالی نے پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے پہر ٹہرا اوپر عرش کے
جانتا ہی اوس چیز کو کہ داخل ہوتی ہے بیچ زمین کے اور جو نکلتی ہے اوس سے اور جو اوترتے
ہی آسمان سے اور جو چڑہتے ہی اوپر اوسکی اور وہ اللہ تعالی ساتھہ تمہاری ہی جہان تم ہو
جانتا ہی اللہ تعالی جو تم عمل کرتے ہو دیکھتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ وہ اوپر عرش
کے جانتا ہی ہر چیز کو اور وہ ساتھہ تمہاری ہے جہان ہووین تم جسطرح کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث اوعال کے یعنی بزکوہی کے کہ اللہ تعالی اوپر
عرش کے ہے اور جانتا ہی جس حال مین ہو تم اور یہہ اسواسطے ہے کہ کلمہ مع کا
بیچ لغت کے کہ جب مطلق بلا قید بولا جاوی پس ظاہر معنی اوسکی مقارنت مطلقہ
ہین بغیر سمجھنے اتصال کے اور برابر اور دامین اور بایئن کے اور جب مقید ہو وہ لفظ مع کا ساتھہ کسی معنی
کی معنا سے دلالت کرتا ہی اوپر مقاربت کی اوسی معنی مین کہ جسمین مقید ہی جیسا کہ عربی لوگ کہتی ہین
مَا زِلْنَا نَسِيْرُ وَالْقَمَرُ مَعَنَا وَالنُّجُوْمُ مَعَنَا یعنی سیر کرتے رہی ہم اور چاند ہماری ساتھہ
اور تارے ہماری ساتھہ تہی اور کہتے ہین اہل عرب ہذا المتاع مَعِيَ

قوله وهو معكم اينما كنتم
وقول النبي صلعم اذا قام
احدكم الى الصلوات فان
الله قبل وجهه ونحو ذلك
فان هذا غلط وذلك لان
الله تعم معنا حقيقة وهو
فوق العرش حقيقة هو كما جمع
الله تعم بينهما في قوله سبحانه وتعم
هو الذي خلق السموت والارض
في ستة ايام ثم استوى على العرش
يعلم ما يلج في الارض وما يخرج
منها وما ينزل من السماء وما
يعرج فيها وهو معكم اين ما كنتم
والله بما تعملون بصير فاخبر انه
فوق العرش يعلم كل شيء وهو
معنا اينما كنا كما قال النبي صلعم
في حديث الاوعال والله فوق
العرش وهو يعلم ما انتم عليه
وذلك ان كلمة مع في اللغة اذا
اطلقت فليس ظاهرها الا
المقارنة المطلقة من غير وجوب
مماسة او محاذاة عن يمين او
شمال فاذا قيدت بمعنى من
المعاني دلت على المقارنة
في ذلك المعنى فانه يقال
ما زلنا نسير والقمر معنا
والنجوم معنا ويقول
هذا المتاع

یعنے یہہ اسباب تیری ساتھہ ہی یہہ کلام ایسا سطح بولتے ہین کہ وہ اسباب ہمراہ اونکی ہوتا ہے اور حالانکہ وہ اسباب اوپر سراونکے ہوتا ہے پس اللہ تعالی بھی ساتھہ خلق کے ہے حقیقۃً اور اوپر عرش کے ہے حقیقۃً پہر احکام اس معیت کی مختلف ہوتے ہین موافق موقع ورود کے پس جب کہا اللہ تعالی نے یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْہَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْہَا وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ ظاہر اس آیت کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ حکم اس معیت کا اور مقتضا اسکا یہہ ہے کہ وہ مطلع ہے اوپر تمہاری اور خبردار ہے اوپر تمہارے اور نگہبان ہے جانتا ہی تمکو اور یہی سبب ہے کہ معنی کئے اس آیت کی سلف نے اِنَّہٗ مَعَھُمْ بِعِلْمِہٖ کہ وہ اللہ تعالی ساتھہ اون لوگونکی ہے علم اپنے سے اور یہہ ظاہر کلام کا ہے اور حقیقت اوسکی اور اسیطرح ہی بیچ قول اللہ تعالے کے مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ وَلَا اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَلَا اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ اَیْنَمَا کَانُوْا ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نہین ہوتے مشورہ کرنے والی تین مگر وہ اللہ چوتہا اونکا ہی اور نہ پانچ مگر وہ اللہ چہٹا اونکا ہے اور نہ کم اوس سے اور نہ زیادہ مگر وہ ساتھہ اونکے ہے جہان ہوین پہر خبر دیگا اونکو دن قیامت کے ساتھہ عمل اونکے کے اور جب کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غار مین لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنے نہ غم کر کہ اللہ تعالی ساتھہ ہماری ہے یہہ بھی حق ہے اور اوپر ظاہر معنے اپنی کے ہے اور دلالت کرتا ہے حال اوپر اس بات کے کہ حکم اس معیت کا اس جگہہ مدد اور تائید ہے مع العلم اور اسیطرح قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنے اللہ ساتھہ

معیۃ الجامعۃ الت وان نحوی فوق راسک فانہ معک مع خلقہ حقیقۃ وہو فوق عرشہ حقیقۃ ثم ہذہ المعیۃ تختلف احکامہا بحسب الموارد فلما قال یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منہا وما ینزل من السماء وما یعرج فیہا وہو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر دل ظاہر الخطاب علی ان حکم ہذہ المعیۃ ومقتضاہا انہ مطلع علیکم شہید علیکم ومہیمن عالم بکم وہذا معنی قول السلف انہ معہم بعلمہ وہذا ظاہر الخطاب وحقیقتہ

وکذلک فی قولہ تعالی ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ہو رابعہم ولا خمسۃ الا ہو سادسہم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا ہو معہم اینما کانوا ثم ینبئہم بما عملوا یوم القیمۃ ولما قال النبی صلعم فی الغار لا تحزن ان اللہ معنا کان ہذا ایضا حقا علی ظاہرہ ودلت الحال علی ان حکم ہذہ المعیۃ ہنا معیۃ الاطلاع والنصر والتائید وکذلک قولہ تعالی ان اللہ مع

اتقوا والذين هم محسنون وكذلك قوله تعالى لموسى وهرون انني معكما اسمع وارى ههنا المعية على ظاهرها وحكمها في هذه المواطن النصر والتائيد وقد يدخل على صبي من يخيفه فيبكي فيشرف عليها ابوه من فوق السقف ويقول له لا تخف انا معك وانا ههنا او انا حاضر ونحو ذلك ينبهه على المعية الموجبة بحكم الحال لدفع المكروه ففرق بين معنى المعية وبين مقتضاها وربما صار مقتضاها من معناها فيختلف باختلاف المواضع

فلفظ قد استعمل في الكتاب والسنة في مواضع في كل موضع امور لا يقتضيها في الموضع الاخر فاما ان تختلف دلالتها بحسب المواضع او تدل على قدر مشترك بين جميع مواردها وان امتاز كل موضع بخاصية فعلى التقديرين ليس مقتضاها ان يكون ذات الرب عز وجل مختلطة بالخلق حتى يقال قد صرفت عن ظاهرها ونظيرها لفظ الربوبية والعبودية فانهما وان اشتركت في اصل الربوبية والتعبيد فلما قال رب العلمين رب موسى وهرون كانت ربوبية خاصة

ان لوگون کے ہے کہ وہ تقوی کرین اور ساتھہ اون لوگون کے ہے کہ خالص بندگی
کرین اور اسیطرح قول اللہ تعالی کا موسی اور ہارون کو اِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ
وَأَرَىٰ مین ساتھہ تمہارے ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون اور معیت
اسجگہہ اوپر ظاہر معنی اپنے کے اور حکم اسکا ان مکانون مین مدد اور تائید ہے
اور کبھی لڑکا ڈرتا ہے کسی چیز سے اور روتا ہے پس دیکھتا ہے جہت کی اوپر
سے باپ اوسکا اور کہتا ہے کہ مت ڈر مین تیری ساتھہ ہون اور یا یون کہتا ہے
کہ مین وہان ہون یا کہتا ہے مین حاضر ہون خبر دیتا ہے اوسکو اوپر ایسی ساتھہ
ہونیکے کہ بحکم حال کے سمجھا جاتا ہے اوس سے دفع کرنا سختی کا پس فرق ہے
درمیان معنے معیت کے اور درمیان مقتضا اوسکی کے اور بسا اوقات
بنجاتا ہے مقتضا اوسکا معنے اوسکی پس مختلف ہوتی ہین ساتھہ اختلاف مکانونکے
پس یہہ معیت ایک لفظ ہی کہ استعمال کیا گیا ہے بیچ کتاب و سنت کے کئی جگہہ مین
مختلف ہی مقتضا ہر جگہہ کا پس یہہ اختلاف الفعال سے خالی نہین یا مختلف ہے
دلالت اوسکی باعتبار مکان کے یا دلالت کرتے ہی اوپر قدر مشترک کے اور تمیز ہے
ہر مکان ساتھہ خاصیت اپنی کے پس ہر دو صورت مین نہین مقتضا اس معیت کا
کہ ہو ذات رب عزوجل کے ملی ہوئے خلقت مین تا کہ کہا جاوے کہ پہیری گئی ہی یہہ
معیت ظاہر اپنی سے اور امثال اوسکی لفظ ربوبیت کا اور عبودیت کا ہے
کہ وہ دونون لفظ اگرچہ مشترک ہین تمام مخلوق مین بیچ اصل معنے ربوبیت
اور عبودیت کے پس جسوقت کہا رب العلمین نے رب موسی و ہارون یعنی رب
موسی اور ہارون کا ہے واسطے ربوبیت موسی اور ہارون کے اختصاص

کہ زیادہ ہے اوپر ربوبیت عام خلقت کے کیونکہ جسکو عطا کری اللہ تعالی کمالیت زیادہ غیر لوگون سے پس تحقیق پرورش کیا اوسکو اوپر پرورش کیا اوسکو پرورش کرنا اوپر تربیت کی اوسکو زیادہ بہ نسبت غیرونکی اور اسیطرح قول اللہ تعالی کا عَیْناً یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰہِ یعنے چشمہ ہوینگی اس سے بندی اللہ کے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا یعنے پاک ہے وہ اللہ کہ جسنے سیر کرایا بندہ اپنی کو راتین پس عبودیت کبھی مراد لی جاتی ہے اوس سے لیاقت عبودیت کی پس یہہ معنی عبودیت کے عام ہین تمام خلقت کو جسطرح کہ قول اللہ تعالی کا اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا نہین ہے کوئی آسمان مین اور زمین مین مگر آنے والا ہے اللہ کے پاس بندہ ہوکر اور کبھی مراد رکھی جاتی ہے ساتھہ اوس عبد کے عابد پس خاص ہے نہین شامل کل کو پھر اس قسم کے عابد کئی طرح کے مختلف الحال ہین جو شخص کہ بہت عابد ہوا زروئے علم اور حال کے ہوگے عبودیت اوسکی کامل پس ہوگی اضافت عبودیت کے بیچ حق اوسکی کے کامل باوجود اوسکی کہ یہہ سب معانی عبودیت کے حقیقی ہین بیچ ہر جگہہ کے اور ایسی الفاظونکا نام بعضے مشکلہ رکھتی ہین واسطے شک پڑجانے سُننے والے کے بیچ اون الفاظون کے آیا یہہ الفاظ اقسام اسماء متواطی سے ہین یا قسم اقسام مشترک فی اللفظ سے فقط اور محقق جانتے ہین کہ یہہ الفاظ نہین باہر جنس متواطی سے کیونکہ واضع لغت نی وضع کیا ہے ان الفاظ کو مقابلہ قدر مشترک کے اگرچہ ہے نوع خاص متواطی سے پس نہین خوف ساتھہ کرنے اوسکے ساتھہ لفظ کے اور جو شخص جانیگا یہہ بات کہ معیت نسبت کیجاتی ہے طرف ہر نوع کے انواع مخلوقات سے مثل اضافت ربوبیت کے اور جانیگا یہہ بات

الاستواء علی العرش لیس لہ معنی الا علو العرش وان اللہ تعالی موصوف بالعلو والفوقیۃ الحقیقیۃ ولا یوصف بالسفول والتحتیۃ قط لا حقیقۃ ولا مجازا ومعنی ذا علم ان القرآن علی ما

کہ استوی علی العرش کے دوسرے معنی نہیں ہیں مگر واسطے عرش کے اور تحقیق اللہ تعالے
وصف کیا جاتا ہے ساتھ علو اور فوقیت حقیقی کے اور صفت نہیں کیا جاتا ہے
ساتھ اسفل ہونیکی اور نہ ساتھ نیچے ہونے کے ہرگز نہ حقیقۃً اور نہ مجازاً تو جانے
گا یہہ بات کہ قرآن اوپر معانے اپنی کے ہے بغیر تحریف کے پھر جو شخص وہم کرے
کہ ہونا اللہ تعالی اوپر آسمانون کے ساتھ ان معنون کے ہے کہ آسمان گھیرتا
اوسکو اور احاطہ کرتا ہے اوسکو وہ جھوٹا ہے اگر نقل کرے اوسکو کسی غیر سے
اور اعتقاد کرے ان معنون کو بیچ حق رب اپنی کے تو گمراہی نہیں سنا ہمنے
کسیکو کہ سمجھا ہوا ان معنون کو اس لفظ سے اور نہیں دیکھا ہمنے کسیکو جو نقل کیا
اوسنے کسی سے اگر سوال کئے جاوین عام مسلمان آیا سمجھتے ہو اس قول اللہ تعالے
سے اور قول رسول اسکی کا کہ تحقیق اللہ تعالی اوپر آسمانونکے ہے یہہ بات کہ آسمان
گھیرتا ہے اوسکو فوراً جواب دیگا ہر ایک اور کہیگا یہہ وہ بات ہی کہ نہیں گذرے
بیچ دل ہمارے کے اور جب یہہ بات ہی تو بڑا تکلف ہے کہ ٹھہرایا جاوے ظاہر
لفظ کو ایسا محال کہ نہیں سمجھتے اوسی اوسکو آدمی پھر ارادہ کرے تاویل اوسکے کا
بلکہ نزدیک مسلمانونکے یہہ دونون باتیں کہ اللہ تعالے آسمانون میں ہے اور اللہ تعالے
اوپر عرش کے ہے ایک ہی بات ہی کیونکہ آسمان بمعنے علو کے ہے پس معنی ان
دونون کی یہہ ہین کہ اللہ تعالے اوپر ہے نیچے اور جانتے ہین تمام مسلمان کہ
اللہ تعالے کے کرسی نے گھیر لیا ہے تمام آسمانون اور زمین کو اور کرسی بہ نسبت
عرش کے مثل ایک حلقہ کی ہے کہ پڑا ہو میدان وسیع مین اور عرش ایک مخلوق ہے
مخلوقات اللہ کی سے نہیں کچھ نسبت اوسکو طرف قدرت اور عظمت اللہ تعالے کے

ھو علیہ من غیر تحریف ثم من توھم ان کون اللہ فی السماء یحیط بہ ویحویہ فھو کاذب ان نقلہ عن غیرہ وضال ان اعتقدہ فی ربہ وما سمعنا احدا یفھمہ من اللفظ ولا رأینا احدا نقلہ عن احد ولو سئل سائر المسلمین ھل یفھمون من قول اللہ تعالی ورسولہ ان اللہ تعالی

۹۲

فی السماء ان السماء تحویہ لبادر کل احد منھم ان یقول ھذا شیء لعلہ لم یخطر ببالنا واذا کان الامر ھکذا فمن التکلف ان یجعل ظاھر اللفظ شیئا محالا لا یفھمہ الناس منہ ثم یرید ان یتاولہ بل عند المسلمین ان اللہ تعالی فی السماء وانہ علی العرش واحد اذ السماء انما یعنی العلو فالمعنی ان اللہ فی العلو لا فی السفل وقد علم المسلمون ان کرسیہ تعالی وسع السموات والارض وان الکرسی فی العرش کحلقۃ ملقاۃ فی ارض فلاۃ وان العرش خلق من مخلوقات اللہ لا نسبۃ لہ الی قدرۃ اللہ تعالی وعظمتہ

یہہ چاند سب تم دیکھتے ہو اوسکو اکیلی اکیلے ہو کر اور وہ ایک نشانی ہے
نشانی اللہ کی سی پس اللہ تعالی اکبر ہے یا جیسا کہ یہہ شک ڈر دیکہا ہی
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دیکھو گے رب اپنی کو جسطرح کہ دیکھتے ہو
سورج اور چاند کو پس تشبیہ دی دیکھنے کو ساتھہ دیکھنے کے اگرچہ دیکھی گے چیز نہین
متشابہ واسطی دیکھی گئے کے یعنی اللہ تعالی کو ساتھہ چاند کے تشبیہ نہین دے
مگر دیکھنے مین تشبیہ دی ہی پس مؤمن جب دیکھینگے رب اپنی کو دن قیامت کے
اور باتین کرینگے اوس سی ہر ایک دیکھی گا اوسکو اوپر اپنی آگے مونہہ اپنی کے
جسطرح دیکھتا ہی چاند اور سورج کو پس نہین منافات ہرگز آیات فوقیت اور آیات
معیت مین جس شخص کو ہی نصیبہ معرفت اللہ تعالی کے کا اور علم راسخ اللہ کا ہوگا
اقرار اوسکا موافق کتاب اور سنت کی بہت پختہ اور علوم کر تحقیق بعض متاخرین سے
وہ شخص ہے کہ کہتا ہی کہ مذہب سلف کا ان آیات مین اقرار کرنا ان آیات کا ہی
جسطرح کہ آئین ہین مع اس اعتقاد کے کہ ظاہر معنے ان آیات کی مراد نہین اور
لفظ ظاہرہا غیر مراد کا مجمل ہے کیونکہ قول اوسکا ظاہرہا غیر مراد احتمال رکہتا ہے
کہ مراد ساتھہ ظاہر کے صفات مخلوقات کے اور صفات نو پیدا کی ہے مثلاً مراد
لیجاوی ہونے اللہ کے سی آگے مونہہ مصلے کے کہ وہ اللہ ٹہرا ہوا بیچ دیوار کے روبرو
مونہہ مصلی کے ہی اور مراد لیجاوی معیتہ اللہ تعالی سے کہ وہ ہماری دائین بائین ہے
اور اسیطرح کے اور الفاظ پس بلاشک اس حدیث سی یہہ معنی نہین مراد اور
جو شخص کہ کہتا ہے کہ مذہب سلف کا یہہ ہی کہ ان آیات سی یہہ معنی مذکورہ مراد نہین
پس تحقیق صواب کیا اوسنی بیچ معنے کے لیکن خطا کیا بیچ بولنے اس قول کے

هل القمر كما كم ترونه عيانا به وهو ايضا من ايات الله القمر فالله اكبر وكما قال النبي صلعم وقال انكم سترون ربكم كما ترون الشمس والقمر فشبه الرؤية بالرؤية وان لم يكن المرئي مشابها للمرئي فالمؤمنون اذا رأوا ربهم يوم القيمة وناجوه كل يراه فوقه قبل وجهه كما يرى الشمس والقمر ولا منافاة اصلا ومن كان له نصيب في المعرفة بالله والرسوخ في العلم بالله يكون اقراره بالكتاب والسنة على ما هما عليه اوكد وعلم ان من المتاخرين من يقول مذهب السلف اقرارها على ما جاءت به مع اعتقاد

94

ان ظاهرها غير مراد وهذا اللفظ مجمل فان قوله ظاهرها غير مراد يحتمل انه اراد بالظاهر نعوت المخلوقين وصفات المحدثين مثل ان يراد بكون الله قبل وجه المصلي انه مستقر في الحائط الذي يصلي اليه وان الله معنا ظاهره انه الى جانبنا ونحو ذلك فلا شك ان هذا غير مراد ومن قال ان مذهب السلف ان هذا غير مراد فقد اصاب في المعنى لكن اخطأ في اطلاق القول

ظاهر الآيات والأحاديث فإن هذا المعنى المحال ليس هو الظاهر على ما قد بيناه في غير الموضع اللهم إلا أن يكون هذا المعنى الممتنع صار يظهر لبعض الناس فيكون القائل لذلك مصيبا بهذا الاعتبار معذورا في هذا الإطلاق فإن الظهور والبطون قد يختلف باختلاف أحوال الناس وهو من الأمور النسبية وكان أحسن من هذا أن يبين لمن اعتقد أن هذا هو الظاهر أن هذا ليس هو الظاهر حتى يكون قد أعطى كلام الله وكلام رسوله حقه لفظا ومعنى وإن كان الناقل عن السلف أراد بقوله الظاهر غير مراد عندهم أن المعاني التي تظهر من هذه الآيات والأحاديث مما يليق بجلال الله وعظمته ولا يختص بصفة المخلوق بل هي واجبة لله أو جائزة عليه جوازا ذهنيا أو جوازا خارجيا غير مراد فهذا قد أخطأ فيما نقله عن السلف أو تعمد الكذب فما يمكن أحدا قط أن ينقل عن واحد من السلف ما يدل لا نصا ولا ظاهرا أنهم كانوا يعتقدون أن الله ليس فوق العرش ولا أن الله ليس له سمع وبصر ويد حقيقة

کہ ظاہر آیات اور احادیث کا یہہ ہی کیونکہ یہہ معنی محال ظاہر معنے اس حدیث کے
نہین ہے جیساکہ بیان کیا ہمنے بیچ کئی مکانون کے یا اللہ مگر یہہ معنی ممتنع
ظاہر ہوگئی ہین بعض آدمیونکو پس ہوا قایل اوسکا صواب پر اس اعتبار سے
اور معذور ہی بیچ بولنی کے کیونکہ ظہور اور خفا مختلف ہی ساتہہ اختلاف احوال
آدمیونکی اور وہ ظہور اور خفا امور نسبیہ سی ہے مگر بہتر یہہ ہے کہ بیان کیا
جاوے واسطے اوس شخص کے کہ جو کہتا ہے کہ یہی معنی ظاہر آیات کے ہین کہا جاوے
اوسکو کہ یہہ معنی ظاہر نہین ہین تاکہ حق ادا کیا جاوے کلام اللہ اور کلام رسول اوسکے کا
لفظاً اور معنیً اگر ناقل سلف نے مراد رکہی ہے ساتہہ قول ظاہر ہا غیر مراد کے یہہ کہ ظاہر
معنے ان آیات اور احادیث کے جو لایق ہین واسطے بزرگی اور عظمت اللہ تعالی کے
اور نہین مشابہ ساتہہ صفت مخلوقات کے بلکہ وہ معنی واجب ہین واسطے اللہ تعالے
کے یا جایز ہین واسطے اللہ تعالے کے جواز ذہنی یا جواز خارجی اور کہتا ہی کہ یہہ
معنے نہین مراد پس تحقیق خطا کیا اوسنی نقل کرنے سلف سی یا دیدہ دانستہ جھوٹ
بولا اوسنی اوپر سلف کے پس نہین ممکن ہے کسیکو نقل کرنی سلف سے ایسا لفظ کہ
دلالت کری نصاً یا ظاہراً اس بات پر کہ اعتقاد سلف کا یہی تہا کہ اللہ تعالی نہین ہے
اوپر عرش کے اور نہ یہہ بات کہ نہین ہے واسطے اللہ تعالی کے سننا اور دیکھنا
اور ہاتہہ حقیقتہً تحقیق دیکھی ہمنے یہہ معنی کہ سمجھہ بیٹھی ہین بعض لوگ حکایت
کرتے ہین سلف سی اور کہتی ہین کہ طریقہ اہل تاویل کا بعینہ طریقہ اہل سلف کا ہے
یعنے دونون فرقون کا اتفاق ہے کہ یہہ آیات اور احادیث نہین دلالت کرتے
ہین اوپر صفات اللہ تعالی کے لیکن سلف ساکت ہوئی ہین تاویل سے اور تسلیم

۹۵

هذا المعنى ينحله بعض من يحكيه عن السلف ويقول إن طريقة أهل التأويل هي في الحقيقة طريقة السلف

دیکھی مصلحت تاویل مین واسطی حاجت کے اور کہتا ہے وہ شخص کہ فرق یہہ ہے
کہ یہہ متاخرین اہل تاویل مراد لیتی ہین ساتھہ تاویل کے اور وہ سلف نہین مراد لیتے
کیونکہ جایز ہے کہ مراد اسکی غیر اس تاویل کے ہو اور یہہ قول علے الاطلاق کذب
صریح ہے اوپر سلف کی ایبر بیچ صفات کے پس یقیناً کذب صریح ہی مثل اس قول
کے اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے یعنی اس قول مین سلف ہرگز تاویل نہین کرتے یہہ شخص
اونپر کذب صریح کہتا ہے جو شخص کہ تامل کری کلام سلف مین کہ منقول ہے اونسے
اور اس فتوی مین دسوان حصہ بہی منقول نہین ہے پس جان لیگا بضرور کہ
سلف نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے حقیقۃً اور
اونہون نے نہین اعتقاد کیا خلاف اوسکی ہرگز اور بہت سلف نے تصریح کی ہے
بیچ اکثر صفات کے مثل اوسکی اور یہہ کہا ہے سلف نے بیچ تمام بحث کے اور
بیچ مطالعہ کلام کے حتی الوسع اپنی کے واللہ اعلم اور نہین دیکھی مینے ہرگز کلام
ایک سلف ہی کہ دلالت کری نصاً یا ظاہراً یا قرینتاً اوپر نفی حقیقت صفات
خبریہ کے بلکہ جو کچھہ دیکھا مینے اکثر کلام اونکی سے دلالت کرتے ہے نصاً یا ظاہراً
اوپر ثبوت جنس صفات کے اور دیکھا مینی کہ ثابت کرتے ہین جنس صفات کو
اور نفی کرتے ہین تشبیہ کو اور انکار کرتے ہین مشبہ پر کہ تشبیہ دیتی ہین اللہ تعالی
کو ساتھہ خلق اوسکی کے اور انکار کرتے ہین سلف اوپر اوس شخص کے کہ نفی
کے اوسنی صفات کی مثل قول نعیم بن حماد خزاعی کے کہ شیخ بخاری کا ہی جو شخص
کہ تشبیہ دی اللہ تعالی کو ساتھہ خلق اوسکی پس تحقیق وہ کافر ہوا اور جو شخص انکار کرے
اوس صفات کا کہ وصف کیا اللہ تعالی نے ساتھہ اوسکی ذات اپنی کو پس تحقیق

المصلحة فی تاویلها السبیل الحاجة الی ذلك ویقول الفرق انهم لا... فقد یعنون المراد بالتاویل واولئک لا یعنون الجواز ان یراد غیره وهذا القول علی الاطلاق کذب صریح

علی السلف اما فی کثیر من الصفات فقطعاً مثل ان الله تعالی فوق العرش فان من تامل کلام السلف المنقول عنهم الذی لم یحک منها عشره علم بالاضطرار ان القوم کانوا مصرحین بان الله فوق العرش حقیقةً وانهم ما اعتقدوا خلاف هذا قط وکثیر منهم قد صرح فی کثیر

96

من الصفات بمثل ذلك والله یعلم انی بعد البحث التام ومطالعة ما امکن من کلام السلف ما رأیت کلام احد منهم یدل لا نصا ولا ظاهرا ولا بالقرائن علی نفی الصفات الخبریة فی نفس الامر بل الذی رأیته ان کثیرا من کلامهم یدل اما نصا واما ظاهرا علی تقریر جنس هذه الصفات ولا انقل عن کل واحد منهم اثبات کل صفة بل الذی رأیته انهم یثبتون جنسها فی الجملة وما رأیت احدا منهم نفاها وانما ینفون التشبیه وینکرون علی المشبهة الذین یشبهون الله بخلقه مع انکارهم علی من ینفی الصفات ایضا کقول نعیم بن حماد الخزاعی

شیخ البخاری من شبه الله بشیء من خلقه فقد کفر ومن جحد ما وصف الله به نفسه فقد

وہ کافر ہی اور نہین تشبیہ اوسمین کہ وصف کیا اللہ تعالے نے ساتھہ اوسکی ذات
اپنی کو اور وصف کے ساتھہ اوسکی رسول اوسکی نے اور جس شخص کو دیکھتی تھے
سلف کہ مبالغہ کرتا ہے نفی تشبیہ مین بغیر اثبات صفات کے کہتی تھے کہ یہہ
جہمی معطل ہے اور یہہ لفظ بہت ہی بیچ کلام اونکے کے کیونکہ جہمی اور معتزلہ
ان دونوین مثبت صفات کو مشبہ کہتے تھے جہوٹ اور افترا سی یہان تک
کہ بعض اونکی ایسی غلو کرنے والی تھے کہ بعض انبیاؤن کو بہی مشبہ ہونے کی
تہمت دیتی تھے جیسا کہ کہا ہے ثمامہ بن اشرس نے کہ سردار جہمیہ کا ہی کہتا ہی کہ تین انبیا
انبیاؤن سے مشبہ ہوی ہین انمین سے ایک موسی علیہ السلام کہا اونہوں نے اِنْ
هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ یعنی نہین ہے یہہ مگر فتنہ تیرا ہے یا اللہ دوسرا عیسے
علیہ السلام کہ کہا اوسنی تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا اَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ
جانتا ہی تو وہ شی دل میری مین ہے اور نہین جانتا مین وہ شی کہ دل تیری مین ہے
تیسرے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا اوسنی کہ اوترتا ہے رب ہمارا یہانتک
کہ ایک بڑی معتزلہ نے داخل کیا ہی کل آیمہ کو قسم مشبہ مثل امام مالک اور اصحاب
اوسکی کے اور ثوری اور اصحاب وسکی اوزاعی اور اصحاب اوسکی اور امام شافعی
اور اصحاب اوسکی اور امام احمد اور اصحاب اوسکی اور اسحاق بن راہویہ اور ابی
عبیدہ وغیرہم کو اور تصنیف کی ابو اسحاق ابراہیم بن عثمان بن درباس شافعی نے
ایک کتاب نام رکہا اوسکا تنزیہ ایمۃ الشریعۃ عن الالقاب الشنیعۃ یعنی پاک کرنا
ائیمہ شریعت القاب بری سے اور ذکر کے بیچ اوسکی کلام سلف کے اور غیر اونکے
کے بیچ معانی اس القاب مشبہ کے اور ذکر کیا ہے کہ اہل بدعت سی ہر جماعت نی لقب

کفر ولیس ما وصف اللہ بہ نفسہ و رسولہ تشبیہا وکانوا اذا رأوا الرجل قد اغرق فی نفی التشبیہ من غیر اثبات الصفات قالوا ہذا جہمی معطل وہذا کثیر جدا فی کلامہم فان الجہمیۃ والمعتزلۃ الی الیوم یسمون من اثبت شیئا من الصفات مشبہا کذبا منہم وافتراء حتی ان منہم من غلا ورمی الانبیاء صلوات اللہ تعالی علیہم بذلک حتی قال ثمامۃ بن اشرس من رؤساء الجہمیۃ ثلاثۃ من الانبیاء مشبہۃ موسی حیث قال ان ہی الا فتنتک وعیسی حیث قال تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک ومحمد صلعم حیث قال ینزل ربنا وحتی جعل المعتزلۃ یقولون عامۃ الائمۃ مثل مالک واصحابہ والثوری واصحابہ والاوزاعی واصحابہ والشافعی واصحابہ واحمد واصحابہ واسحاق بن راہویہ وابی عبید وغیرہم فی قسم المشبہۃ وقد صنف ابو اسحاق ابراہیم بن عثمان بن درباس الشافعی جزءا سماہ تنزیہ ائمۃ الشریعۃ عن الالقاب الشنیعۃ وذکر فیہ کلام السلف وغیرہم فی معانی ہذا الباب وذکر ان اہل البدع کل صنف منہم یلقب

اہل سنت کو ساتہہ القاب جہوٹونکی آور گمان کیا رائی فاسد اپنی مین کہ یہہ لقب صحیح ہین جسطرح کہ مشرکین لقب دیتی تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ القاب جہوٹونکی پس رافضی نام رکہتی ہین اہل سنت کا ناصبی آور قدریہ نام رکہتی ہین اہل سُنت کا مجبرہ اور مرجیہ نام رکہتی ہین اہل سُنت کا شکاک اور جہمی نام رکہتی ہین مُشبّہ اور اہل کلام نام رکہتی ہین حشویہ اور خارجی نام رکہتی ہین وَغث اور غُثر یعنی بیقدر اور کمینہ اور یہی مثل اوسکی جیسا کہ قریش نے نام رکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کبہی مجنون اور کبہی شاعر اور کبہی کاہن کبہی مفتری کہا اہل سنت نے کہ یہہ علامت درستی صحیح کے اور کمال متابعت کے ہی آور کہتی مین اہل سُنت کہ سُنت وہی ہی کہ تہے اوپر اوسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم از روئی اعتقاد اور از روئی چلن اور قول عمل کے پس جسطرح کہ منکرین نام رکہتی تہے اونکا ساتہہ نامون بری جہوٹونکے اور بسبب عقیدہ فاسدہ اپنی کے اُن القابون کو سچّا جانتی تہے اوسیطرح حال تابعدارون انبیاؤن کا ہی کہ بہت قریب اوسکی ہین زندگے اور موت مین اور ظاہر اور باطن مین اور جو لوگ کہ موافق ہی باطن اونکا اور عاجز ہین قایم کرنے ظاہر سی اور وہ لوگ کہ موافق ہی ظاہر اونکا اور عاجز ہین تحقیق باطن کے سے اور وہ لوگ کہ موافق ہین ظاہر اور باطن مین جتنے الوسع ضرور ہے واسطی مونہہ پہیرنے والون کے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بات کہ ناقص جانین ان لوگونکو اور برا جانین اونکو اور نام رکہین اونکی جہوٹی نامونسی مثل قول رافضی کہ جو شخص کہ نہ برا کہی ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہتا ہی کہ دشمن ہے علی کا کیونکہ دوستی نہین ہوتی ہے علی سے مگر ساتہہ بیزاری ابو بکرؓ اور عمرؓ کے پہر نام رکہتا ہی

اوس شخص کا کہ دوست رکھتا ہی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو
ناصبے واسطے بنا کرنے اوپر اوسی قاعدہ باطل اپنی کے کہ اعتقاد کرتا ہی اوسکو
صحیح یا متعصب معاندہی اوس قاعدہ مین اور غالب یہی ہے کہ متعصب معاندہی ہوتا ہے
اور مثل قول قدریہ کے جو اعتقاد کری کہ اللہ تعالی ارادہ کرنے والا ہی اور پیدا کرنے
والا ہے کاروبار بندونکی کہتا ہی وہ قدریہ اس اعتقاد کرنے والیکو کہ دور کردیا اوسنی
اختیار اور قدرت بندونکا اور کردیا بندونکو مجبور مثل پتھرونکی بے ارادہ اور بے قدرت
اور مثل قول جہمی کے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہی اللہ تعالی اوپر عرش کے ہی کہتا ہے
جہمی کہ اوسنی محصور کردیا اللہ تعالی کو اور مقرر کردیا اللہ تعالی کو جسم مرکب محدود اور
کردیا اوسکو مشابہ خلق کے اور مثل قول جہمے کے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے
واسطے اللہ تعالی کے علم ہے اور قدرت ہی کہتا ہی جہمیہ کہ مقرر کیا اوس شخص نے
اللہ تعالی کو جسم اور یہہ مشبہ کیونکہ یہہ صفات اعراض کے ہین اور اعراض نہین
قایم ہوتی مگر ساتھہ جوہر کے کہ محتاج مکان کا ہے وہ جسم ہے یا جوہر فرد ہی اور
جو کہی یہہ وہ مشبہ ہی کیونکہ اجسام باہم متماثل ہین یعنے جو حکم ایک کا ہی وہی حکم
دوسریکا ہے اور جو شخص حکایت کری اقوال آدمیونکی اور نام رکھے اونکو ایسے
نام جھوٹے واسطے بنا کرنے عقیدہ باطلہ اپنی کے کہ مخالف ہین وہ لوگ عقیدہ اوسکی
سے پس قسم ہے رب اوسکی کے کہ اللہ تعالی مقابل اوسکی گہات مین ہی اور نہین
پوچھنا مگر برائی کا مگر برائی والی کو حاصل کلام کا یہہ ہی کہ اقسام ممکنہ آیات صفات
مین اور احادیث صفات مین چھہ قسم ہین ہر قسم پر ایک جماعت ہی اہل قبلہ سے
دو قسم کہتی ہین کہ جاری کرین ہم ان آیات اور احادیث کو اوپر ظاہر اونکے

من احب ابابكر وعليا رضي الله عنهما
ناصبيا بناء على هذه القاعدة الباطلة التي اعتقدها صحيحة وهو الغالب في
او عامد فيها وهو الغالب
كقول القدرية من اعتقد ان الله تعالى خالق الكائنات وخلق افعال
العباد فقد سلب الاختيار من العباد والقدرة وجعلهم مجبورين كالجمادات التي لا ارادة لها ولا قدرة
وكقول الجهمية من قال ان الله فوق العرش فقد زعم انه محصور وانه جسم مركب محدود وانه مشابه لخلقه
وكقول الجهمية من قال ان لله علما وقدرة فقد زعم انه جسم
وهو مشبه لان هذه الصفات اعراض والعرض لا يقوم الا بجوهر متحيز وكل متحيز جسم او جوهر فرد ومن قال ذلك فهو مشبه لان الاجسام متماثلة
ومن حكى عن الناس المقالات وسماهم بهذه الاسماء المكذوبة بناء على عقيدتهم التي هم مخالفون لها
فهو ورب السماء ... بالجهات ...
وحاصل الكلام ان الاقسام الممكنة في آيات الصفات واحاديثها ستة اقسام كل قسم عليه طائفة من اهل القبلة قسمان يقولون تجرى على ظواهرها

اور دو قسم کہتے ہین کہ یہہ کل آیات اور احادیث خلاف ظاہر کے ہین
اور دو قسم خاموش ہین آسپر پہلے یعنی جو جاری کرنے والی ہین ظاہر پر وہ بہی
دو قسم ہین ایک ذکا وہ ہی کہ جاری کرتا ہی آیات کو اوپر ظاہر اونکی کے اور ٹہراتا
ہے ظاہر اونکی کو جنس صفات مخلوقات کے سی اور یہہ لوگ مُشبہ ہین اور مذہب
اونکا باطل ہے انکار کیا انپہ سلف نے اور اہل حق طرف اونکی متوجہ ہوئے واسطے رد
کرنیکے اور دوسرا قسم ان دونو نین وہ ہی کہ جاری کرتا ہی اون آیات کو اوپر ظاہر
اونکی کے جیسا کہ لایق ہے ساتہہ بزرگی الله تعالیٰ کی جسطرح کہ جاری کرتا ہی اسم علیم
اور قدیر اور رب اور الله اور موجود اور ذات کا اور سوا اوسکی اوپر ظاہر اونکی
کے کہ لایق ہے ساتہہ جلال الله تعالیٰ کے کیونکہ ظاہر ان صفات کی بیچ حق مخلوق کے
یا جوہر ہین نو پیدا یا عرض ہین قایم ساتہہ اوس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور
مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل انکی بیچ حق بندونکی اعراض
ہین اور مونہہ اور ہاتہہ اور آنکہہ بیچ حق اوس بندہ کے اجسام ہین اور جب
ہو الله تعالیٰ موصوف نزدیک اکثر اہل اثبات کے ساتہہ علم اور قدرت کے
اور کلام اور مشیت کے اور اگر یہہ ہر ایک عرض نہین کیسی عرض کہ جایز ہو اوپر
اونکی وہ چیز کہ جایز ہے اوپر صفت مخلوقات کے پس جایز ہے یہہ کہ ہو مونہہ
الله کا اور دونو ہاتہہ الله کے صفتین نہ اجسام کہ جایز ہے اوپر اونکی وہ چیز کہ جایز
ہے اوپر صفات مخلوقات کے یعنی اگر علم اور قدرت
وغیرہ کو اعراض نہین جانتے پس ید اور وجہ وغیرہ کو بہی اجسام نہ سمجہنا چاہئے
یہہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اوسکو خطابی نے اور غیر اوسکی نے سلف سی اور

وقسم يقولون هي خلاف وقسم يسكتون اما هؤلاء فيقولون فقسمان احدهما من يجريها على ظاهرها ويجعل ظاهرها من جنس صفات المخلوقين فهو مشبه

المشبهة ومذهبهم باطل انكره السلف واليه توجه الرد بالحق والثاني من يجريها على ظاهرها اللائق بجلال الله كما يجري ظاهر اسم العليم والقدير والرب والاله والموجود والذات ونحو ذلك على ظاهرها اللائق بجلال الله فان ظواهر هذه الصفات في

100

حق المخلوق اما جوهر محدث واما عرض قائم به فالعلم والقدرة والكلام والمشية والرحمة والرضى والغضب ونحو ذلك في حق العبد اعراض والوجه واليد والعين في حقه اجسام فاذا كان الله موصوفا عند عامة اهل الاثبات بان له علما وقدرة وكلاما ومشية

وان لم يكن ذلك عرضا يجوز عليه ما يجوز على صفات المخلوقين جاز ان يكون وجه الله ويداه صفات ليست اجساما يجوز عليها ما يجوز على صفات المخلوقين وهذا هو المذهب الذي حكاه الخطابي وغيره عن السلف

اوسپر دلالت کرتے ہی کلام جمہور سلف کی اور کلام باقی اماموں کی بہی مخالف
نہین ہے اونکی اور یہہ امر واضح ہے کیونکہ صفات مثل ذات کی ہوتے ہین پس جب
ذات اللہ کی ثابت ہی حقیقتہ بغیر اوسبات کی کہ ہو جنس ذوات مخلوقات سے
پس اسیطرح صفات اللہ کے ثابت ہین حقیقتہ بغیر اسبات کے کہ ہون جنس صفات
مخلوقات کی سے پس جو شخص کہے کہ نہین سمجہتا ہون مین علم اور ید کو مگر جنس اوس علم
اور ید سے کہ مقرر اور مشہور ہین کہا جاوی واسطے اوسکی کسطرح سمجہتا ہی تو ذات کو
بغیر جنس مخلوقات کی سے اور معلوم ہی یہہ بات کہ صفات ہر موصوف کی مناسب ہے
ذات اوسکی کو اور مناسب ہے حقیقت اوسکی کو پس جو شخص سمجہے صفات رب کے کہ لیس
کمثلہ شیئ ہی مگر اوسیطرح کہ مشابہ مخلوق کے پس گمراہ ہوا عقل اپنی مین اور دین اپنے مین
کیا اچہا کہا ہے بعضون نے جسوقت کہی تجکو جہمی کہ استوی کسطرح ہی اور کسطرح اوترتا
ہی رب آسمان دنیا مین اور کسطرح ہین دونو ہاتہہ اوسکی یا مثل اوسکی پس کہہ تو اوسکو
کہ کسطرح وہ ذات اپنی مین ہے جب کہی جہمی اوسکی جواب مین کہ نہین جانتا کوئی اوسکو
مگر وہی اور کنہ باریتعالی کے غیر معلوم ہی واسطے بشر کے پس کہہ تو اوسکو کہ علم کیفیت
صفات کا مستلزم ہی علم کیفیت موصوف کو پس کسطرح ممکن ہے کہ معلوم ہو کیفیت
صفت اوس چیز کے کہ خود کیفیت اوسکی معلوم نہین بلا شک علم ذات و صفات کا
از روئی حکمت کے اوسی وجہ سی ہوتا ہی کہ لایق ہے اوس ذات کو بلکہ یہہ دیکہو
مخلوقات بہشت کی کہ ثابت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا ابن عباس نے نہین کوئی
چیز دنیا مین مگر ہمنام ہی اشیاء آخرت سی اور خبر دی اللہ تعالی نے کہ نہین جانتا
کوئی آدمی اوس شی کو کہ پوشیدہ رکہی ہے اللہ نے واسطے اوسکی ٹہنڈک آنکہون کی

علیہ یدل کلام جمہور السلف وکلام الباقین ... واضح فان الصفات کالذات فکما ان ذات الله تعالی ثابتة حقیقة من غیر ان تکون من جنس المخلوقات فصفاته ثابتة حقیقة من غیر ان تکون من جنس صفات المخلوقات فمن قال لا اعقل علما ویدا الا من جنس العلم والید المعهودین قیل له فکیف تعقل ذاتا من غیر جنس ذوات المخلوقات ومن المعلوم ان صفات کل موصوف تناسب ذاته وتلائم حقیقته فمن لم یفهم من صفات الرب الذی لیس کمثله شیئ الا ما یناسب المخلوق فقد ضل فی عقله ودینه وما احسن ما قال بعضهم اذا قال لک الجهمی کیف استوی او کیف ینزل الی سماء الدنیا وکیف یداه ونحو ذلک فقل له کیف هو فی نفسه فاذا قال لا یعلم ما هو الا هو وکنه الباری غیر معلوم للبشر فقل له فالعلم بکیفیة الصفة مستلزم للعلم بکیفیة الموصوف فکیف یمکن ان تعلم کیفیة صفة لموصوف لم تعلم کیفیته وانما تعلم الذات والصفات من الوجه الذی یلیق ... المخلوقات فی الجنة قد ثبت عن ابن عباس
انه قال لیس فی الدنیا مما فی الآخرة الا الاسماء وقد اخبر الله تعالی انه لا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین

واخبر النبی صلعم ان فی الجنة ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاذا کان نعیم الجنة وهو خلق من خلق الله کذلک فما الظن بالخالق سبحانه وهذه الروح التی فی بنی آدم قد علم العاقل اضطراب الناس فیها وامساک النصوص عن بیان کیفیتها افلا یعتبر العاقل بها عن الکلام فی کیفیة الله مع انا نقطع بان الروح فی البدن وانها تخرج منه وتعرج الی السماء وانها تسل منه وقت النزع کما نطقت بذلک النصوص الصحیحة لا نغلو فی تجریدها غلو

یعنی انعام جنت سی اور خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتون مین وہ شے ہی کہ نہ آنکہون نے دیکہا اور نہ کانون نے سُنا اور نہ گذری اوپر دل کسی آدمی کے جب نعمت بہشتون کی کہ ایک مخلوق ہی مخلوق اللہ تعالیٰ کی سے اسطرح ہو پس کیا خیال ہے تیرا ساتہہ خالق سبحانہ تعالیٰ کے اور یہہ دیکھ روح کہ بیچ آدم کے ہی جانتا ہی عاقل کسطرح بیقرار ہین آدمی بیچ سمجہنے حقیقت اوس روح کے اور خاموش ہوئی ہی نص بیان کیفیت اوسکی سے آیا ہمین عبرت پکڑتا عاقل ساتہہ ان باتونکی کلام کرنے سی بیچ کیفیت اللہ تعالیٰ کے باوجود کہ ہم یقین رکہتی ہین کہ روح بدن مین ہی اور نکلتا ہے اوس سے اور چڑہتی ہے وہ روح طرف آسمان کے اور کہینچی جاتی ہے اوس بدن سے وقت نزع کے جسطرح صریح ہی احادیث صحیح مین نہین غلو کرتے ہین ہم مجرد کہنے اوسکی مین مثل غلو متفلسفہ کے اور جو موافق اونکی ہین کیونکہ وہ نفی کرتے ہین اوس سے چہڑنے کو اور اوترنے کو اور اتصال ساتہہ بدن کے اور انفصال اوس بدن سے اور اسیطرح خبط کرتے ہین اوسمین کیونکہ اعتقاد کیا اونہون نے روح کو کہ غیر جنس بدن اور صفات بدن کی ہے پس غیر جنس ہونا اوسکا واسطی بدنکی نفی نہین کرتا اسبات کو کہ ہووین یہہ صفات ثابت واسطی روح کے جیساکہ لایق ہے واسطی اوس روح کے پس بہتر یہہ ہے کہ تفسیر کرین کلام ان متفلسفین کہ موافق نصوص کے پس اس صورت مین خطا بولنے مین ہوگی اور کہان ملتا ہی اونکو یہہ درجہ آیہ دوقسم وہ کہ نفی کرتے ہین ظاہر ان آیات کے یعنی وہ لوگ کہتی ہین نہین واسطہ ان آیات کے باطن مین کوئی معنے کہ وہ صفت ہون اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کی ثبوتی کوئی صفت نہین بلکہ صفات اوسکی یا سلبی ہین یا اضافی یا مرکب ہین ان دونونسی اور ثابت کرتے ہین بعض صفات کو کہ وہ صفات

المتفلسفة ومن وافقهم حیث نفوا عنها الصعود والنزول والاتصال بالبدن والانفصال عنه وتخبطوا فیها حیث رأوها من غیر جنس البدن وصفاته فعدم مماثلتها للبدن لا ینفی ان تکون هذه الصفات ثابتة لها بحسبها الا ان یفسروا کلامهم بما یوافق النصوص فیکونون قد اخطأوا فی اللفظ وانی لهم بذلک واما القسم الثانی وهم نفاة الظاهر اعنی الذین یقولون لیس لها فی الباطن مدلول هو صفة الله تعالی قط وان الله لا صفة له ثبوتیة بل صفاته اما سلبیة واما اضافیة واما مرکبة منهما

سبعیہ یا ثمانیہ یا خمسۃ عشریہ یعنی سات یا آٹھہ یا پندرہ ان مین اور ثابت کرتے
ہین احوال کو نہ صفات کو اور ہیچ کے جو تحقیق معلوم کیا جاتا ہے مذاہب متکلمین کے سے پس یہہ
بہی دو قسم ہین ایک قسم تاویل کرتے ہین آیات کے اور مقرر کرتے ہین مراد کو مثل
قول انکے کے استوی بمعنی استولا بمعنے غالب ور استوی بمعنے علو مکانیہ اور
بمعنے قدر اور بمعنے ظہور نور اوسکی کا واسطے عرش کے یا بمعنے انتہا خلق کا طرف
اوسکی اور غیر اوسکی معانی متکلمین سے اور دوسری قسم ہی کہتے ہین کہ اللہ جانتا ہے
ارادہ اپنی کو ان آیات مین لیکن اسقدر جانتے ہین ہم کہ نہین ارادہ کیا اللہ تعالی نے
ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا کہ خارج ہی علم ہماری سے آپہر دو قسم کہ سکوت اور
توقف کرنے والے ہین ایک قسم انمین سے کہتا ہی جایز ہے کہ ہووے مراد ان آیات سے
ظاہر معنی او نکی کہ لایق ہوں ساتہہ اللہ کے اور جایز یہہ ہی کہ نہو مراد صفت اللہ
کے اور اسیطرح کے اور یہہ طریقہ ہی اکثر فقہا وغیرہ کا اور دوسرا قسم یہہ ہی کہ بالکل
خاموش رہتی ہین ان سب سے اور نہین پہرتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت
حدیث کی یعنی انکی قسمت مین صرف تلاوت کرنے ہین قرآن کو بے سمجھنے کے اور روکتے
ہین دل کو اور زبان اپنی کو سب باتون سے پس یہہ چہہ قسم ہوئی نہین ممکن کہ نکلے
آدمی انمین سے اور صواب اکثر آیات اور احادیث مین یقین کرنا ہی ساتہہ طریقہ
دوسری کے مثل آیات اور احادیث کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اس بات کے اللہ
تعالی اوپر عرش کے ہی اور معلوم کیا جاتا ہی طریقہ صواب کا اس آیت مین ساتہہ دلالت قرآن
اور حدیث اور اجماع امت کے ایسی دلالت کہ نہین احتمال رکہتی نقیض ہے اور بعض
دلایل مین ظن غالب ہوتا ہی اوپر احتمال کے اور تردد کے اور مومن ان دلایل مین

السبعیۃ او ثمانیۃ او خمسۃ عشر ویثبتون الاحوال دون الصفات علی ما قد عرف من مذاهب المتکلمین فهؤلاء قسمان قسم یتأولونها ویعینون المراد مثل قولهم استوی بمعنی استولی او بمعنی علو المکانۃ والقدر او بمعنی ظهور نوره للعرش او بمعنی انتهاء الخلق الیه الی غیر ذلک من معانی المتکلمین وقسم یقولون الله اعلم بما اراد بها لکنا نعلم انه لم یرد اثبات صفۃ خارجۃ عما علمناه واما القسمان الواقفان فقسم یقولون یجوز ان یکون ظاهر المراد اللائق بالله عز وجل ویجوز ان لا یکون المراد صفۃ الله ونحو ذلک وهذه طریقۃ کثیر من الفقهاء وغیرهم وقوم یمسکون عن هذا کله ولا یزیدون علی تلاوۃ القرآن وقراءۃ الحدیث معرضین بقلوبهم والسنتهم عن هذه التقدیرات فهذه ستۃ اقسام لا یمکن ان یخرج الرجل عن قسم منها والصواب في کثیر من آیات الصفات واحادیثها القطع بالطریقۃ الثابتۃ کالآیات والاحادیث الدالۃ علی ان الله فوق عرشه ویعلم طریقۃ الصواب في هذا وامثاله بدلالۃ الکتاب والسنۃ والاجماع علی ذلک دلالۃ لا تحتمل النقیض وفي بعضها قد یغلب علی الظن ذلک مع احتمال وتردد والمؤمن في ذلک

موافق اوسکی معاملہ کرتاہے کہ دیا گیاہے اوسکو علم اور ایمان اور جس شخص کو کہ نہین بخشا اللہ تعالی نے نور پس نہین ہے حاصل اوسکو کچھہ روشنی پس جس شخص پر یہہ باتین وغیرہ مشتبہ رہین پس دعا مانگی واسطی اپنی ساتہہ اوس دعا کے کہ روایت کیا اوسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عائشہ رضی اللہ عنہا سی فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ جب اوٹہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو واسطی پڑہنی نماز کے کہتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ بِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنے ای اللہ رب جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا تو فیصلہ کریگا درمیان بندون اپنی کے جس بات مین اختلاف کرتے ہین ہدایت کر مجکو طرف حق کے کہ اختلاف کیا گیا ہے اوسمین ساتہہ اذن تیرے کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتاہے طرف سیدہی راستہ کے اور بیچ ایک روایت کے ابوداود سی یہہ ہے کہ حضرت تکبیر کہتے نماز اپنی مین یعنی تکبیر تحریمہ پہر پڑہتے یہہ دعا پس جسوقت کہ محتاج ہووے بندہ طرف اوس اللہ تعالی کے اور دعا مانگے اوس سے اور ہمیشہ رکہی نظر بیچ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کے اور کلام صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کے کہل جاتا ہی اوسکو راستہ ہدایت کا پہر جسوقت معلوم کرایا جاوی اسکو انجام کار اور نہایت قدم ان متفلسفہ متکلمین کا اس باب مین اور معلوم کرایا جاوی اوس چیز کو کہ سمجہتے ہین اوسکو بیچ زعم اپنے کے برہان قاطع اور فی الحقیقت اوسکے وہ شبہ ہو اور میرا

بحسب ما اوتاه من العلم والايمان ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور ومن اشتبه عليه ذلك او غيره فليدع بما رواه مسلم في صحيحه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلعم اذا قام من الليل يصلي افتتح قال اللهم رب جبرائيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم وفي رواية ابو داود انه كان يكبر في صلاته ثم يقول ذلك فاذا افتقر العبد الى الله ودعاه وادمن النظر في كلام الله وكلام رسوله وكلام الصحابة والتابعين وائمة المسلمين انفتح له طريق الهدى ثم ان كان قد خبر نهايات اقدام المتفلسفة والمتكلمين في هذا الباب وعرف ان غالب ما يزعمونه برهانا وهو شبهة ورأى

یہو ہی کہ تحقیق بہت دلایل کہ اعتماد اونکا اوپر اونکی ہے وہ سب بالکل بے تحقیق ہین
یا شبہات ہین مرکب قلیل فاسد سی یا قضیہ کلیہ ہی کہ نہین صحیح کلیت اوسکی یا دعوی جامع کا
ہی کہ محض یا حقیقت ہی یا پنجہ مارنا اوپر کسی مذہب کے ہی یا دلیل پکڑنے ساتہہ الفاظ
مشترک کے ہی پہر یہہ سب باتین مرکب ساتہہ اکثر الفاظ طویل اور غریب کے فریب مین
ڈالینگے اوس شخص کو کہ نہین جانتا اصطلاحات اونکی جیسا کہ فریب مین ڈالتا ہی
سراب پیاسہ کو پہر زیادہ ہووے گا از روی ایمان اور علم کے ساتہہ اوس چیز کے کہ آیا
کتاب اور سنت مین کیونکہ حسن ہر چیز کا ظاہر ہوتا ہی ساتہہ دیکہنی ضد اوسکی کے
اور جو شخص باطل کا بہت عالم ہوگا تو حق پر پختہ اور سخت ہوگا اور خوب معلوم کریگا
قدر اور تعظیم اوس حق کے اوپر متوسط متکلمین سے خوف کیا جاتا ہی اوپر اونکے اسقدر کہ
نہین خوف کیا جاتا ہی اوپر اوس شخص کے کہ نہین داخل ہے بیچ اون متکلمین کے اور نہین
خوف اوس شخص پر کہ پہونچا ہی نہایت اوسکی کو کیونکہ وہ شخص کہ نہین داخل ہوا ہی انمین
وہ عافیت مین ہے اور جو شخص کہ نہایت کو پہونچا ہے پس معلوم کیا اوسنی غایت
اور نتیجہ اونکا پس نہین باقی رہا خوف اوسکو کسی اور شی سی پس جب ظاہر ہوگا واسطی اوسکی
حق اور حالانکہ پیاسہ ہی اوسکا تو قبول کریگا اوسکو اوپر متوسط پس وہم مین پڑتا ہی بسبب اون
باتون خوفناک کے کہ پکڑی ہین اوسنی ازروی تقلید اور تحقیق کہا بعض آدمیون نے اکثر فساد دنیا مین
آدہا متکلمین سے ہی اور آدہا فقیہون سی اور آدہا طبیبون سے اور آدہا نجومیون سے ہی متکلمین فساد کرتے
ہین دین مین اور فقیہہ فساد ڈالتی ہین شہرون مین اور طبیب فساد ڈالتی ہین جسمون مین اور نجومی
فساد ڈالتی ہین زمانون مین اور جو شخص کہ جانی اس بات کو کہ متکلمین اور متفلسفہ اور غیر
اونکی اکثر اقوال اپنی مین مختلف ہین جان لیگا ذکی عاقل کہ نہین ہین وہ عبرت پر اوپر قول

عنہ من افلت یعلم الزکی العاقل منہم انہ لیس ہو فیما یقولہ علی بصیرۃ

اپنی دراو تحقیق و تعجب اونکی نہین ظاہر اور یہہ مثل اوس شعر کی ہی جو کہا گیا ہی ۵ تہافت کالزجاج

تخالها حقا وکل کاسر مکسور یعنی بعض دلایل ایسے ہین کہ ٹوٹی ہوئی

ہین مثل شیشی کے اور تو خیال کرتا ہی اونکو حق اور حالانکہ ہریک کہوٹی اور ٹوٹی ہوئی ہین اور

جانتا ہی جاننی والا اور دیکہنی والا بیچ اونکی ایک وجہ سی کہ وہ لائق ہین اس بات کی کہ کہا

شافعی نے بیچ حق اونکے حکم میرا اہل کلام مین یہہ ہی کہ مارو تم اونکو ساتہہ قمچی کہجور ونکی اور جوتونکی

اور پہیرا جاوی اونکا محلہ محلہ مین اور کہا جاوی یہہ جزا اوس شخص کی کہ چہوڑی کتاب اور سنت کو

متوجہ ہووی طرف علم کلام کی اور دوسری وجہ سی کہ اگر نظر کرین تو طرف اونکی ساتہہ آنکہون قدر اور

دانائی کے کہ غالب ہین اوپر اونکی شیاطین کہ احاطہ کیا شیاطین نے اوپر اونکی تو رحم کرا اوپر اونکی او نرمی کر

اوپر اونکی کہ دی گئی ہین ذکاوت اور نہین دی گئی نور اور دی گئی فہم اور نہین دی گئے

علوم اور دی گئی ہین کان اور آنکہہ اور دل کچہہ فایدہ نہ دیا کانون اونکی نے اور آنکہہ اونکی نے

اور دل اونکی نے کیونکہ انکار کرتے ہین آیات اللہ تعالی کا اور گہیرا اونکو اوس چیز نے کہ ساتہہ

اوسکی مسخری کرتے ہین اور جو شخص کہ عالم ہووی اون باتونکا تو ظاہر ہوگی اوسپر تیزی عقل

سلف کی اور علم اونکا اور دانائی اونکی اس بابت ہین کیونکہ ڈرایا اونہون نے علم کلام سے

اور منع کیا اونہون نے اوس سے اور برا کہا اونہون نے اہل کلام اور عیب کیا اونہون نے

اونکو اور بتادیا اونہون نے اس بات کو کہ جو شخص طلب کریگا ہدایت کو بغیر کتاب

اور سنت کے نہ زیادہ ہوگی اوسکو مگر دوری اور سوال کرتے ہین

ہم اللہ تعالی سے کہ ہدایت کری ہمکو راہ سیدہی راہ اونکا کہ انعام کیا

تمنی اوپر سوائے اونکی کہ غصہ کیا ہے اوپر اونکی نہ گمراہونکو

تمام شد

حيث قال الحكم في اهل الكلام ان يضربوا بالجريد والنعال ويطاف بهم في القبائل والعشائر ويقال هذا جزاء من ترك الكتاب والسنة واقبل على الكلام من وجه وان نظرت اليهم بعين القدر والحجر مستولية عليهم الشياطين مستحوذ عليهم رحمتهم وقد اعطوا ذكاء وما اعطوا زكاء واعطوا فهوما وما اعطوا علوما واعطوا سمعا وابصارا وافئدة فما اغنى عنهم سمعهم ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شيء اذ كانوا يجحدون بآيات الله وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون ومن كان عالما بهذا الامر تبين له حذاق السلف وعلمهم حيث حذروا عن الكلام ونهوا عنه وذموا اهله وعابوهم وعلموا ان من ابتغى الهدى في غير الكتاب والسنة لا يزداد الا بعدا فنسأل الله العظيم ان يهدينا صراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين وحسبنا الله ونعم الوكيل

ويعلم العليم البصير فيهم من وجه قال الشافعي

حجج تهافت كالزجاج تخالها حقا وكل كاسر مكسور

وان تجد ... قبل فيها شعر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ - احوال مصنف کی بیان مین اسم شریف مصنف کا احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن خضر بن محمد بن خضر بن علی بن عبد اللہ ابن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی تقی الدین ابو العباس دوشنبہ کے دن ربیع الاول سنہ ۶۶۱ کی دسوین تاریخ شہر حران مین تولد ہوا اور سنہ چھ سو ستر ہجریہ مین بہ سبب فتنہ و فساد قوم تتر کے کہ حران مین واقع ہوا تھا ہمراہ اپنے والد کے ہو رہا یونکی شہر دمشق مین جا کر اقامت اختیار کی اور وہان قریب بیس فضلاء مشتہرین کے جو متین کہ ایمۂ عصر تھے علم حدیث حاصل کیا صحاح ستہ وغیرہ مسانید و معجم طبرانی کبیر وغیرہ کتب اسلام کے کئی بار استاد کی روبروی پڑہین اور اپنی ہاتھ سے لکہین صغیر سن مین ہر علم مین لایق ہوا اور ہر فن مین فایق اور اپنی والد شریف اور اور مشایخ سے علم فقہ اور اصول سے بہرہ یاب ہوا - علم عربیت اور تفسیر مین بڑی بڑی اکابر زمانہ سے فوقیت لیگیا تہوڑی دنون مین ان سب علوم سے ایسا ماہر ہوا کہ فتوی اور تدریس کے لایق ہوگیا - اور ابھی عمر بیس تک نہین پہونچی تھی کہ مسند افتا پر بیٹھا قوۃ حافظہ اسکو اللہ تعالی نے اسقدر عطا فرمائی تھی کہ جس چیز کو ایک دفعہ یاد کر لیتا عمر بھر فراموش نہوتی بعد انتقال والد اپنی کے مسند نشین ہوا اور دار الحدیث مین درس شروع کیا بڑی بڑی فاضل مثل قاضی القضاۃ بہاؤ الدین ذکی اور شیخ تاج الدین فزاری وغیرہما اس درس مین بخدمت شیخ الاسلام حاضر ہوتے علماء عصر اور ائمہ امصار اسکی اور اوصاف مین کئی دفتر لکھی ہین مشتی نمونہ خروار چند نقلین بطریق اختصار - لکہی جاتی ہین ذہبی لکہتا ہے کہ فزاری اسکی درس کو اپنی ہاتھ سے لکہتا اور اسکی تعظیم مین جانسے کوشش کرتا اور ذہبی نے اپنی معجم مین اسکا ترجمہ یعنی صفت اسطرح سے لکہی ہے کہ وہ یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ یکتای زمانہ تھا علم اور معرفت اور شجاعت اور ذکا اور انوار الہی اور خیر خواہی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین کثرت سے احادیث لکہین اور پڑہین اور طبقات رجال مین نظر فرمائی اور وہ چیز حاصل کی کہ اور شخص کو حاصل نہوئی تفسیر مین سب سے بلند تھا اور فایق تفسیر مین طبع اوسکی سیال تھی اور مواقع اور مواضع اشکال مین غوطہ مارنے والے اپنے دل کی روشنی اور تیزی فہم سے ایسی ایسی مسایل استنباط کرے

کہ اس سی پہلے کسی نے نکی تہی حفظ حدیث اور اختلاف روایت اور احوال متکلمین مین ابن ہامان سے
فایق تہا اور دلایل ظاہرہ سی سنت کی تائید اور اہل بدعت کو بقوۃ علم پایمال کرتا بہت خلق خدا کو
گمراہی سی راہ پر لایا اور راہ سنت اور نصرت دین مین ایذا او ٹہائی اسکی اوصاف زیادہ اوس سے
ہین کہ بیان مین آسکین ذہبی کہتا ہے کہ میرے طاقت نہین ہے کہ اوسکی اوصاف بیان
کرسکون خانہ کعبہ کے رکن اور مقام کے مابین قسم کرکے کہہ سکتا ہون کہ میری آنکہہ نے اوسکی
مثل نہین دیکہا اور نہ اوسی یعنی شیخ نے اپنی آنکہہ سی کوئی اپنی مثل دیکہا ہی اور شیخ کمال الدین
ابن زملکانی نے لکہا ہے کہ جب شیخ کسی علم سے پوچہا جاتا تو دیکہنی والہ کہتا کہ اسکو بجز اس فن
کے اور کوئی فن نہین آتا اور فوراً حکم کرتا کہ اس سی زیادہ اوس فن کو کوئی شخص نہین جانتا یعنی
اسمین بڑا کامل ہے اور تمام شروط اجتہاد کے اوسمین جمع تہین ذہبی نے اپنی مختصر مین لکہا ہے
کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ علوم دیانت مین متبحر تہا اور صحیح الذہن جلد فہم صاحب اوصاف حمیدہ کا
تیز فہم بڑی شجاعت والا کریم اور حلیم لذت کہانی اور پینی اور جماع سی فارغ تہا اسکو بجز لذت
اشاعت علوم دین اور تصنیف کتب کی اور عمل بالخیر کے کوئی لذت نہ تہی ہرچند عہدہ قاضی القضاۃ
کا اوسکو دیے اوس نے اس لذت کے باعث سی قبول نکیا حدیث اور تفسیر اور فقہ مین سنن
اور آثار مین سردار تہا اور ذہبی نے تاریخ کبیر مین لکہا ہے کہ کوئی اسکی زمانہ مین اسکی مرتبہ کا
نہ تہا ایسا واقف اور ماہر احادیث اور آثار کا تہا کہ یہہ بات اوسکی حق مین صادق آتی ہے
کہ کوئی کہی کہ جس حدیث کو اور آثار کو ابن تیمیہ نہین جانتا وہ حدیث یا اثر نہین ہے یعنی ایسا
حدیث سی ماہر تہا کہ کوئی حدیث اوسکی یاد سی باہر تہی ابن زملکانی نے کتاب ابطال التحلیل پر
کہ شیخ رحمت اللہ کی تصنیف ہی بعد لکہنی ثناء عظیم کے اور توصیف جسیم کے اور ترجمہ اور نام شیخ
رحمت اللہ تعالے علیہ کے یہہ قطعہ لکہا ہے ؎ مَاذَا یَقُوْلُ الْوَاصِفُوْنَ لَهٗ × وَصِفَاتُهٗ
جَلَّتْ عَنِ الْحَصَرِ × یعنی کیا کہی اسکی صفت کرنیوالا + کیونکہ اسکی صفات گنتی سی زیادہ ہین هُوَ
حُجَّةٌ لِلّٰهِ قَاهِرَةٌ × هُوَ بَيْنَنَا اُعْجُوْبَةُ الدَّهْرِ یعنی وہ اللہ تعالے کی حجت ہی سب حجتون پر غالب
وہ ہماری بیچ میں اعجوبۃ الدہر ہے + هُوَ اٰيَةٌ لِلْخَلْقِ ظَاهِرَةٌ × اَنْوَارُهَا اَرْبَتْ عَلَى الْفَجْرِ ×
یعنی وہ نشانی ظاہری واسطی خلق کے + نور اوسکی فجر کے انوار پر غالب ہوئی + اہل طبقات نے

کہی

کئی قصاید اور ابیات اوسکی وصف مین نقل کی ہین ان اوراق مین اونکی گنجایش نہین ہی جب ابن
دقیق العید اونکا ہم مجلس ہوا اور اونکی باتین سُنین تو کہا کہ مجکو امید نہین کہ تیری مثل پیدا ہو
ابو الحجاج المزی الحافظ اوسکی تعظیم اور تکریم مین مبالغہ کرتا اور کہتا کہ اسکی مثل چار سو برس سے
نہین دیکھا گیا صحیح روایت مین ابن زملکانی سی منقول ہے کہ اوسنی کہا کہ پانچ سو برس سی اوسکی
مثل کوئی پیدا نہین ہوا شیخ کمال الدین ابن زملکانی نے اپنی دستخط سی اوپر کتاب رفع الملام عن
ائمتہ الاعلام کے کہ تصنیف شیخ کی ہی لکھا ہی کہ اس مضمون سی کہ یہہ کتاب شیخ امام عالم کی
ہی کہ علامہ اور حافظ اور مجتہد اور عابد اور برگزیدہ اور امام اماموں کا برگزیدہ زمانہ کا علامہ
جہان کا وارث انبیاء کا آخر مجتہدین کا سردار علماء دین کا برکت اسلام کی حجت عالموں کے
برہان متکلمین کا جڑہ اوکھاڑنیوالا مبتدعین کا زندہ کرنیوالا سنت کا اوسکی بزرگی سی اللہ کا
احسان ہم پر ہے اور اوسکی وجود سی اللہ کے دشمنوں پر اوسکی حجت ہی اوسکی برکت اور
اوسکی اخلاق سی کئی دل روشن ہوئی کہ نام اوسکا تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن
عبد السلام ابن تیمیہ حرانی ہے بلند کری اللہ تعالی بلندی اوسکی اور محکم کرے ساتھ اوسکے
ارکان دین کے اور ابن زملکانی نے یہہ ثنا اوسکی اوسوقت کی جب عمر اوسکی تیس سال کی
تہی اور بہت شیوخ اور علماء عصر نے اوسکی اوصاف لکھی ہین مثال شمس الدین ابی عمر
اور شیخ تاج الدین فزاری اور ابن منذا و ابن دقیق العید و ابن نحاس و ابن عبد القوی و
قاضی خوئی وغیرہم اور شیخ عماد الدین واسطی نی کہ علماء عارفین سی تہا کہا کہ یہہ شیخ نمونہ
خلفاء الراشدین کا تہا اور تتمہ مجتہدین کا تہا جامع ظاہر اور باطن کا شیخ علی قاری نے
رسالۃ العذبہ مین پیچہے نقل کرنے کلام ابن حجر مکی کے شرح شمایل سے لکھا ہی کہ مین کہتا ہون
کہ نگاہ رکھی اللہ تعالی اون دونوں کو یعنی شیخ رح اور شاگرد اوسکا حافظ ابن القیم ان صفات
قبیحہ اور اخلاق فضیحہ سی کہ لوگ اونکی حق مین بیان کرتے ہین جو شخص منازل السایرین کو مطالعہ کری
اوسپر خوب ظاہر ہو جاوی کہ یہہ دونون شخص اکابر اہل سنت وجماعت کے تھے ابو عبد اللہ
کہتا ہی کہ خاتمہ مین مجکو کچہہ احوال شیخ کا بیان کرنا منظور تہا اتحاف النبلاء تصنیف علامہ عصر
ناصر اہل سنت نواب والا جاہ امیر الملک محمد صدیق حسن خان بہادر بہوپال دام فیضہ اور صواعق الہیہ تصنیف

مولانا شیخ المشایخ مولوی بشیر الدین صاحب جنکا فیض تمام ملک مین پہیل رہاہے زاد بقاءہ سی
نقل کیا بہت اختصار سی تہوڑا تہوڑا انتخاب کرکے بقدر حاجت لکہا اگر شیخ صاحب کی حالات کو
بالاستیعاب ذکر کیا جاوی تو کئی دفتر چاہیئے جسکو تفصیل مطلوب ہو اتحاف النبلاء اور صواعق
الہیہ کی طرف رجوع کرے شیخ اپنی وقت مین ایسا تہا کہ کوئی اوسکی مثل نہ تہا بہت مسئلون کو
اوسنی استنباط کئی اور تحقیق کے روسی بہت مسائل متقدمین پر کلام کے دو مسئلون پر اوسوقت
کے آدمیون نے تعصب و رحسد روسی اوسپر بلوی کیا اور اوسکی ایذا دہی مین کوشش کی گئی
اوسپر بلوی ہوئی اللہ تعالے نے اوسکو نجات دہی سات سو پانچ سوال عقاید کے علماء اور
اور قضاۃ کی بڑی مجلس مین اوس سی کی گئی اوسنی عقیدہ واسطی پڑہا سبنے اتفاق کیا کہ یہہ عقیدہ
سلف کا ہی آخر حساد اہل مصر نے حسد کرکے قاضی کے حضور مین بلوایا اور بعض افترا سے جو اوسپر
باندہی گئی تہی سوال کیا شیخ نے خطبہ کیواسطی حمد شروع کیا قاضی نے کہا کہ تو خطبہ کو نہین آیا جوابدہی
کر شیخ نے کہا کس کے سامہنی جوابدہی کرون تو ہی تو میرا مدعی ہے اس سخن سی قاضی خفہ ہوا
اور اوسکو محبس مین بہیجدیا قصہ مختصر شیخ محبس ہی مین فوت ہوا اور جو مفتی صدر الدین صاحب نے
لاجواب ہونا شیخ کا اسی قصہ مین بیان فرمایا ہے سو غلط ہے سبکی نے کہ شیخ کا ہم عصر تہا اوسکی
رد مین بہت کوشش کی آخرش اوسکی بزرگی اور علم کا قایل ہوا اور اوسکی فضیلت اور حقانیت
پر اعتراف کیا جیسا کہ حافظ ابن حجر نے درر الکامنہ مین بیان کیا ہے کہ ذہبی نے سبکی کے طرف
بہ سبب اوسکی کہ اوس نے شیخ کے حق مین کلام کئی تہے عتاب نامہ لکہا سبکی نے جواب لکہا جسکے
مضمون کا بعض یہہ ہے کہ جو آپ نے شیخ تقی الدین کے باب مین لکہا ہے پس اس بندہ
نے شیخ کے قدر کی بزرگی اور علوم عقلیہ و نقلیہ کی فراخی اور کمال ذکا اور اوسکا بحر ذخار ہونا
اور اجتہاد اور ان سبہ چیزون مین پوہنچنا حد سے زیادہ ثابت کیا ہے اور بندہ تو ان سبہ کا
ہمیشہ سی قایل ہے اوسکا قدر فی نفسہ بڑا ہی اور جو کچہہ اوسکی ذات مین زہد اور ورع اور
دیانت اور نصرت حق اور قیام اوس مین اور چلنا اوسکا سلف کے طریقہ پر اور پکڑنا اوسکا
اس طریقہ کو اکثر نا پورا اور نادر ہونا اوسکی مثل کا اوس زمانہ مین بلکہ تمام زمانون مین اللہ تعالی نے
جمع کیا ہے ایک بڑا مرتبہ ہے اوسکی سوا ہم کچہہ اور نہین ظاہر کرتے انتہی بالترجمہ ما نقل